سیریز
پرفیکشن
مظہر کلیم ایم اے

ناشران -------- اشرف قریشی

------------ یوسف قریشی

پرنٹر -------- محمد یونس

طابع -------- ندیم یونس پرنٹرز لاہور

قیمت -------- /70- روپے

چند باتیں

معزز قارئین! السلام مسنون! سپریم جوبلی نمبر کے بارے میں پسندیدگی کے خطوط اتنی تعداد میں آئے ہیں کہ میں فرداً فرداً جواب نہیں دے سکتا اس لئے میں ان سب قارئین کا تہہ دل سے شکریہ ادا کرتا ہوں جنہوں نے اس ناول کی پسندیدگی پر مجھے خطوط لکھے۔ یقین کیجئے آپ کی پسندیدگی ہی میری محنت کا صلہ ہوتی ہے۔ میں ان قارئین کا بھی مشکور ہوں جنہیں ناول تو ضرور پسند آیا ہوگا لیکن انہوں نے خط لکھنے کی بجائے وہیں الہیم کرہی اپنی پسندیدگی کا اظہار کر دیا ہوگا اگر آپ بھی ان کی طرح بھٹی یا ساتویں حس کے قائل ہیں تو پھر یقین کیجئے کہ ان قارئین کے تحسین آمیز جذبات بھی مجھ تک پہنچ چکے ہیں۔ البتہ ان قارئین کے لئے میری دعا ہے کہ خط نہ لکھ کر انہوں نے جو ۸۰ پیسے بچائے ہیں اللہ تعالیٰ ان میں اتنی برکت ضرور ڈالے کہ اس برکت سے کم از کم ایک لفافے جتنی رقم اکٹھی ہو جائے تاکہ آئندہ وہ ۸۰ پیسے بچا کر بھی مجھے خط ضرور لکھ دیں۔

اب آئیے موجودہ ناول کے بارے میں بھی کچھ بات ہو جائے۔ یہ ناول واقعی ایڈونچر مشن ہے اور ایڈونچر میں جو سنسنی خیزی، ساحرانہ کشش اور پوشیدہ لطف ہوتا ہے وہ سب کچھ اس ناول میں بھی ہے اس لئے مجھے یقین ہے کہ یہ ناول بھی آپ کو ضرور پسند آئے گا۔ جب سے قارئین کے خطوط کے جوابات کا سلسلہ پیش لفظ میں شروع ہوا ہے ہر قاری کا یہ اصرار ہوتا ہے کہ اس کے خط کا جواب پیش لفظ میں ضرور دیا جائے اور وہ بھی اس طرح کہ پہلے پورا خط شائع ہو اور پھر جواب۔ لیکن تنگیٔ قرطاس کی وجہ سے ایسا ممکن نہیں ہے اس لئے میں خط میں درج ناول کے بارے میں تعریفی کلمات حذف کر کے صرف وہ بات درج کر دیتا ہوں جس سے دوسرے قارئین بھی لطف لے سکیں۔ تو آئیے چند خطوط ملاحظہ کرتے ہیں۔

منظفر گڑھ سے محمد حنیف شہزاد صاحب لکھتے ہیں کہ ہر ناول میں سیکرٹ سروس کے ممبران جب پکڑے جاتے ہیں تو انہیں کرسیوں پر جکڑ دیا جاتا ہے لیکن ہر بار کرسیاں اتنی ہی ہوتی ہیں جتنی پکڑے جانے والے ممبروں کی تعداد۔ کیا مجرموں کو پہلے سے الہام ہو جاتا ہے کہ اس قدر ممبر پکڑے جائیں گے۔ اس لئے وہ اتنی ہی کرسیاں رکھتے ہیں"۔

محمد حنیف شہزاد صاحب کی خدمت میں عرض ہے کہ کرسیوں کا ہی تو سارا چکر ہے ایک کرسی کی خاطر لوگ نجانے کس کس کے گلے کاٹتے ہیں۔ یہ مجرموں کی اعلیٰ ظرفی ہے کہ وہ عمران اور اس کے ساتھیوں کو کرسیوں پر تو بٹھاتے ہیں اور اگر آپ چاہتے ہیں کہ وہ عمران اور اس کے ساتھیوں کو پکڑنے سے پہلے کسی ٹینٹ ہاؤس سے رابطہ قائم کریں تو اور بات ہے۔ ویسے ناول میں تو کئی ایسی باتیں نہیں لکھی جاتیں جو موجود تو ہوتی ہیں لیکن ان کا ذکر کہانی کی روانی کے لئے ضروری نہیں ہوتا۔ اُمید ہے آپ سمجھ گئے ہوں گے۔

اصغر حسین صاحب۔ مصطفےٰ آباد لاہور سے لکھتے ہیں۔ "بعض لوگوں کا خیال ہے کہ آدمی ناول پڑھ کر سُست اور تخیل پرست ہو جاتا ہے جبکہ میرے خیال میں آپ کے ناول انسان کی آنکھیں کھولنے کے لئے کافی ہیں جو اندرون اور بیرون وطن ایسے المیوں کو بے نقاب کرتے ہیں کہ انسان ان سے اپنی زندگی کے لئے سبق حاصل کرتا ہے۔

اصغر حسین صاحب! آپ نے ان چند سطور میں آدمی اور انسان کے درمیان جو فرق ملحوظ خاطر رکھا ہے کہ آدمی ناول پڑھے تو سُست اور تخیل پرست ہو جاتا ہے اور انسان کی آنکھیں میرے ناول پڑھنے سے کھل جاتی ہیں تو میں اس کے لئے آپ کا بیحد مشکور ہوں کہ میرے ناول آدمی کو انسان بنانے کا فریضہ انجام دے رہے ہیں"۔ غالب کا ایک مصرعہ ہے۔

ع آدمی کو بھی میسر نہیں انساں ہونا"۔ اور واقعی غالب کے زمانے میں میرے ناول میسر نہیں تھے۔

والسّلام

مظہر کلیم ایم اے

۵

252

سُرخ رنگ کی کار ٹریفک سے پُر سڑک پر کس قدر خوفناک رفتار سے دوڑ رہی تھی کہ جیسے وہ کار کی بجائے جیٹ جہاز ہو اور سڑک پر چلنے والی ٹریفک خود بخود کائی کی طرح چھٹتی چلی جا رہی تھی۔ ہر شخص یوں حیرت اور خوف سے اس بے پناہ رفتار سے چلنے والی کار کو دیکھ رہا تھا جیسے انہیں یقین نہ آ رہا ہو کہ کوئی کار اس قدر مصروف سڑک پر اس خوفناک رفتار سے دوڑنے کے باوجود صحیح سلامت رہ سکتی ہے۔

کار کا سٹیرنگ جوزف کے ہاتھوں میں تھا۔ اور وہ اُسے یوں گھما رہا تھا جیسے وہ سٹیرنگ کی گردش کو چیک کر رہا ہو سٹیرنگ کار سے بھی زیادہ تیز رفتاری سے کبھی بائیں طرف گھوم جاتا اور کبھی دائیں طرف۔ جوزف کے چہرے پر ہلکے ہلکے جوش کے آثار نمایاں تھے۔ جبکہ ساتھ والی سیٹ پر بیٹھے ہوئے جوانا نے برا سا منہ بنایا ہوا تھا۔ پچھلی سیٹ پر لیٹے ہوئے

عمران کے خراٹے کار میں گونج رہے تھے۔

"ہوں۔ یہ رفتار ہے؟ جوزف ابھی تم کار ڈرائیونگ میں بچے ہو۔ اس سے دگنی رفتار سے تو ناراک کی سڑکوں پر بچے کار چلاتے رہتے ہیں"۔ جوانا نے کہا۔

اور جوزف نے ہونٹ بھینچ کر اپنی ٹانگ کا پورا زور ایکسیلیٹر پر ڈال دیا۔ لیکن کار پہلے ہی اپنی انتہائی رفتار سے دوڑ رہی تھی اس لئے اس کی رفتار میں مزید کوئی اضافہ نہ ہوا۔

"واہ۔ اب تو مسٹر جوانا شاعر ہوتے جا رہے ہیں بچے اور بچے۔ واہ شاندار قافیہ بندی ہے۔ ویسے جوزف تم پریشان نہ ہو۔ ناراک کے بچے ناراک کی سڑکوں پر کار چلا ہی نہیں سکتے۔ انہیں لائسنس ہی نہیں دیا جاتا"۔

عمران نے سیدھے ہو کر بیٹھتے ہوئے کہا۔

"میں سچ کہہ رہا ہوں ماسٹر۔ اب آپ خود دیکھئے، یہ بھی کوئی رفتار ہے۔ مجھے تو ایسا محسوس ہو رہا ہے جیسے میں قبل از مسیح کے زمانے میں آگیا ہوں"۔ جوانا نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"باس آپ مجھے بارہ سلنڈر کی کار لے کر دیں فوراً۔ پھر میں جوانا کو بتاؤں گا کہ کار کتنی رفتار سے دوڑتی ہے۔ یہ چار سلنڈر کار کیا دوڑے گی۔" جوزف نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"یہ کار ریسنگ آخر ہو کس خوشی میں رہی ہے۔ کیا ہسپتال میں دوائیں مفت ملنے لگ گئی ہیں یا قبرستانوں کا ایریا وسیع

ہو گیا ہے"۔ عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"یہ جوانا کہہ رہا تھا کہ تم جنگل کے رہنے والے کار چلانا کیا جانو"۔ جوزف نے جواب دیا۔ لیکن نہ ہی کار کی رفتار کم ہوئی اور نہ جوزف کے ہاتھوں میں سٹیئرنگ کا بجلی کی سی تیزی سے گھومنا بند ہوا تھا۔

"اور تم اس پر ثابت کر رہے ہو کہ واقعی جنگل میں کاریں اسی رفتار سے چلتی ہیں۔ یہ دارالحکومت کی سڑک ہے جناب جوزف دی گریٹ صاحب"۔ عمران نے ہنستے ہوئے کہا اور جوزف نے کار کی رفتار کم کرنی شروع کر دی۔

"آپ کے خراٹے ہی بند نہ ہو رہے تھے اس لئے میں نے سوچا کہ چلو شاید تیز رفتاری کی وجہ سے خراٹوں کی آوازیں دب جائیں۔" جوانا نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"میں بارہ سلنڈر کی کار کی فل رفتار سے بھی زیادہ اونچی آواز میں خراٹے لے سکتا ہوں۔ میرے خراٹے نارمل انداز میں پچاس سلنڈر کی کار کے برابر ہوتے ہیں۔ اس لئے تم میرے خراٹوں کی فکر نہ کرو۔ اور جوزف کو کار آہستہ چلانے دو"۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور دوبارہ سر اٹھا کر آنکھیں بند کر لیں۔

کار کی رفتار اب خاصی کم ہو چکی تھی اور اس کے ساتھ ساتھ سٹیئرنگ کے گھومنے کی رفتار میں بھی نمایاں کمی آگئی تھی۔ لیکن اس کے باوجود کار کی رفتار دوسری کاروں سے

تقریباً دوگنی تو ضرور ہو گی۔ اور پھر اچانک ایک سائیڈ سے
سائرن بجاتی ہوئی ٹریفک سارجنٹ کی کار نکلی اور تیزی
سے جوزف کی کار کے پیچھے چلنے لگی۔

"ارے یہ مجھ سے اونچے خراٹے لینے والا کون پیدا ہو
گیا ہے۔" عمران نے اپنی پشت پر تیز سائرن کی آواز سن کر
آنکھیں کھولتے ہوئے کہا۔

"یہ ٹریفک سائرن ہے۔ وہ شاید ہمیں روکنا چاہتے ہیں۔
کیا حکم ہے" جوزف نے ہونٹ بھینچتے ہوئے کہا۔

"رک ہی جاؤ تو بہتر ہے ورنہ میں نے سنا ہے کہ فرار
ہونے والی کاروں کو پکڑنے کے لئے ٹریفک والوں نے
جیٹ جہاز خرید لیے ہیں۔"

عمران نے کہا اور جوزف نے سائیڈ پر آنے کا اشارہ دیکر
کار کی رفتار مزید آہستہ کر دی۔

"میں تو سو رہا ہوں کم بخت بڑی نیند آ رہی ہے۔" عمران
نے کہا اور دوبارہ سیٹ سے سر ٹکا کر آنکھیں بند کر لیں اور
ایک بار پھر اس کے خراٹے اس طرح گونجنے لگے جیسے
عمران نے اپنے حلق میں خراٹے لینے والی مشین نصب کر
رکھی ہو۔ کہ بس بٹن آن کیا اور خراٹے شروع ہو گئے۔

جوزف نے کار سڑک پر روکی تو ٹریفک کار اس سے آگے
آ کر ترچھی ہو کر رک گئی۔ اور کار میں سے ایک ٹریفک سارجنٹ
بڑے غصیلے انداز میں نکل کر جوزف کی طرف بڑھا۔

"مسٹر ——— تم پاگل تو نہیں ہو۔ کہاں ہیں تمہارے کاغذ"
سارجنٹ نے بھڑکتے ہوئے لہجے میں کہا۔

"تمیز سے بات کرو سارجنٹ ——— تم نے جوزف دی
گریٹ کو پاگل کہنے کی جرأت کیسے کی" جوزف نے دھاڑتے
ہوئے لہجے میں کہا۔

"شٹ اپ" ——— ایک تو پاگلوں کی طرح فل رفتار سے کار
چلاتے ہو، اوپر سے آنکھیں نکالتے ہو ——— کہاں ہیں کاغذ۔
نکالو اور سنو تم اپنے آپ کو حراست میں سمجھو اور یہ کون سو
رہا ہے" سارجنٹ نے پہلے سے زیادہ غصیلے لہجے میں کہا۔

"واہ ——— اسے کہتے ہیں لو آپ اپنے دام میں صیاد آ
گیا۔ سارجنٹ صاحب میرا سونا ہی ثابت کر رہا ہے کہ کار
نارمل سپیڈ پر چل رہی ہے۔ فل رفتار میں دوڑنے والی کار
میں سونے والے دوبارہ آنکھیں نہیں کھول سکتے۔ کیا خیال
ہے۔ چلو جوزف ——— مسئلہ ہی حل ہو گیا۔ بائی۔ بائی"
عمران نے آنکھیں کھول کر مسکراتے ہوئے کہا۔ اور ساتھ
ہی اس نے کھڑکی سے ہاتھ نکال کر اس طرح لہرانا شروع کر
دیا جیسے الوداع کہہ رہا ہو۔

"کاغذات نکالو ——— اور سنو تم دونوں بھی کار سے اتر جاؤ
یہ کار بھی اب ٹریفک آفس جائے گی۔ میں اسے ضبط کرنے
کی سفارش کروں گا۔ جلدی نکالو کاغذ"
سارجنٹ نے پہلے سے بھی زیادہ غصیلے لہجے میں کہا۔

"اچھا ـــ ٹھیک ہے لے جاؤ کار ـــ ویسے بھی تو یہ کار کسی نہ کسی پولیس والے نے برآمد کرنی تھی۔ چلو سادہ پولیس نہ سہی ٹریفک پولیس ہی سہی" عمران نے کہا اور دروازہ کھول کر باہر نکل آیا۔

"کیا مطلب ـــ کیا یہ کار چوری کی ہے ـــ یہ بات ہے خبردار" ـــ سارجنٹ نے اچھل کر ہولسٹر سے ریوالور نکالتے ہوئے کہا۔ اس کے چہرے پر اب غصے کی بجائے بھرپور جوش کے آثار ابھر آئے تھے جیسے اس نے بہت بڑے مجرم پکڑ لئے ہوں۔

"ارے ـــ ارے ـــ جب میں خود ہی باہر آ گیا ہوں تو پھر اس ریوالور کو باہر نکالنے کی کیا ضرورت تھی۔ بھئی تم نے کار لے جانی ہے لے جاؤ۔ ہم پیدل چل لیں گے۔ کون سا دور جانا ہے۔ بس پرائم منسٹر ہاؤس تو نزدیک ہی ہے۔ البتہ پرائم منسٹر کو انتظار کرنا پڑے گا۔ تو کرتے رہیں ـــ آخر ٹریفک سارجنٹ کسی وزیراعظم سے تو کم نہیں"

عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"کک ـــ کک ـــ کیا مطلب ـــ کیا آپ پرائم منسٹر سے ملنے جا رہے ہیں" ٹریفک سارجنٹ پر پرائم منسٹر ہاؤس اور پرائم منسٹر سے ملاقات کا حوالہ بم بن کر گرا تھا۔ اس کا پھولا ہوا سینہ پچک گیا تھا۔ اور ریوالور بردار تنا ہوا ہاتھ یکلخت ڈھیلا پڑ گیا تھا۔

"نہ صرف ملنے جا رہے ہیں بلکہ ان کا حکم تھا کہ ہم پوری رفتار سے کار چلاتے ہوئے آئیں۔ کوئی ٹاپ ایمرجنسی کا مسئلہ تھا۔ جس میں ایک لمحے کی دیر سے بھی ملک کی سلامتی کو نقصان پہنچ سکتا ہے ـــ لیکن بہرحال آپ ٹریفک کے مالک ہیں۔ لے جائیں کار۔ ہم پیدل چل پڑیں گے۔ اب ملک کی سلامتی کو خطرہ ہے تو ہوتا رہے۔ آخر سرکاری آدمیوں کے حکم کی تعمیل بھی تو لازمی ہے"

عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"اوہ ـــ اوہ ـــ ویری سوری ـــ اوہ آپ نے پہلے کیوں نہیں بتایا۔ آپ جائیں بے شک اس سے زیادہ تیز رفتار سے جائیں ـــ آئی ایم سوری"

ٹریفک سارجنٹ اب پوری طرح بوکھلا گیا تھا اور دوسرے لمحے وہ فل سپیڈ سے دوڑتی ہوئی کار سے بھی زیادہ رفتار سے دوڑتا ہوا اپنی کار میں بیٹھا اور دوسرے لمحے اس کی کار جوزف کی کار کی رفتار سے بھی زیادہ تیز رفتاری سے سڑک پر دوڑتی ہوئی آگے بڑھ گئی۔

"ارے ـــ ارے ـــ کار کو نہ لے جاؤ، جوزف کو تو لے جاؤ ـــ چلو کچھ روز تو شراب کی بچت ہو گی۔ ارے" عمران نے کہا لیکن ٹریفک سارجنٹ نے جواب دینا تو ایک طرف مڑ کر بھی نہ دیکھا تھا۔

"چل بھئی جوزف ـــ تمہیں تو اب ٹریفک والے بھی

قبول نہیں کرتے۔" عمران نے برا سا منہ بناتے ہوئے کہا
اور دوبارہ کار میں سوار ہو گیا۔ اور جوزف نے جھٹکے سے کار
آگے بڑھا دی۔

"باس ـــ جانا کہاں ہے" جوزف نے سنجیدہ لہجے
میں پوچھا۔

"ارے ـــ واقعی یہ تو ہم نے سوچا بھی نہیں۔ وہ
بیچارہ ٹریفک سارجنٹ تو پرائم منسٹر ہاؤس کا نام سن کر ہی
بھاگ کھڑا ہوا ورنہ اسی سے پوچھ لیتے ـــ اچھا چلو پرائم منسٹر
ہاؤس ہی چلو" عمران نے کہا۔

"پرائم منسٹر ہاؤس ـــ لیکن وہاں جا کر کیا کریں گے"
جوزف نے حیرت بھرے انداز میں پوچھا۔

"میں تمہاری شراب کا کوٹہ بڑھانے کی درخواست دینا چاہتا
ہوں" عمران نے کہا۔

"اوہ ـــ پھر ٹھیک ہے ـــ میں بھی کافی عرصے سے
سوچ رہا تھا کہ آپ سے کوٹہ بڑھانے کا کہوں۔ خواہ مخواہ
الماری کا تالا جعلی چابی سے کھولنا پڑتا ہے" جوزف نے کہا۔

"ارے ـــ ارے ـــ کیا مطلب ـــ کیا تم نے
الماری کی جعلی چابی بنوا رکھی ہے" عمران نے بری طرح
چونکتے ہوئے کہا۔

"تو اور کیا کروں باس ـــ تالا کھلے بغیر شراب نہیں
نکال سکتا ـــ اور شراب نہ نکالوں تو پی نہیں سکتا۔ اور

پیئوں تو سرور نہیں آتا اور سرور نہ آئے تو جوزف، جوزف
دی گریٹ نہیں رہتا ـــ اور جوزف دی گریٹ نہ رہے تو..."
جوزف نے عمران کے ہی انداز میں بولنا شروع کر دیا۔

"بس ـــ بس ـــ کافی ہے ـــ اتنا ہی سبق کافی ہے۔
اب تھوڑا سا سبق جوانا کو بھی سنانے دو" عمران نے منہ
بناتے ہوئے کہا اور جوزف مسکرا کر خاموش ہو گیا۔

"ماسٹر ـــ میں نے آپ سے ایک ضروری بات کرنی ہے"۔
جوانا نے جو اب تک خاموش بیٹھا ہوا تھا۔ سنجیدہ لہجے
میں بول پڑا۔

"بات کرنے کی کیا ضرورت ہے ـــ تم بھی چابی بنوا لو"
عمران نے کہا اور جوانا بے اختیار ہنس پڑا۔

"باس ـــ کیا واقعی پرائم منسٹر ہاؤس میں کام ہے۔
وہ قریب آ گیا ہے"
جوزف نے بات کاٹتے ہوئے کہا۔

"اگر تم نے ٹریفک سارجنٹ کی رپورٹ کرنی ہو تو چلے
چلتے ہیں ورنہ مجھے تو پرائم منسٹر صاحب جانتے ہی نہیں"
عمران نے جواب دیا۔

"تو پھر کہاں چلنا ہے"؟ جوزف نے منہ بناتے
ہوئے کہا۔

عمران انہیں رانا ہاؤس سے کار میں لے کر چل پڑا تھا
اس نے نہ ہی انہیں کچھ بتایا تھا اور نہ انہوں نے کچھ پوچھا تھا۔

" تم کار چلاتے جاؤ۔ آخر کہیں تو پٹرول ختم ہوگا ہی، وہیں بیٹھ کر ملہار گائیں گے ـــــ سُنا ہے ملہار گانے سے بارش ہوتی ہے۔ اب خدا تو ہر چیز پر قادر ہے۔ پرانے زمانے میں لوگوں کو پانی کی ضرورت ہوتی تھی اس لئے ملہار گانے سے پانی کی بارش ہوتی تھی۔ اب پانی تو مل جاتا ہے، پٹرول نہیں ملتا۔ اس لئے ہو سکتا ہے پٹرول کی بارش شروع ہو جائے "۔

عمران نے کہا اور جوزف سمجھ گیا کہ عمران کی کوئی منزل نہیں ہے۔ بس ویسے ہی وہ گھومنے پھرنے نکل آیا ہے۔

" باس ـــــ وہ میری بات تو رہ گئی "۔ جوانا نے کہا۔

" رہ گئی تو رہ جانے دو ـــــ ویسے مجھے معلوم ہے تم واپس ایکریمیا جانا چاہتے ہوگے۔ بیوی بچے یاد آ رہے ہوں گے "۔ عمران نے کہا اور جوانا بے اختیار کھلکھلا کر ہنس پڑا۔

" بیوی بچے ـــــ اور میرے جیسے آدمی کے ـــــ میں ایسے جھنجھٹوں میں پڑنے والا نہیں ـــــ اور مجھے ایکریمیا جانے کی بھی خواہش نہیں ہے۔ میں تو یہ کہنا چاہتا ہوں کہ میں رانا ہاؤس میں بیکار بیٹھے بیٹھے تنگ آ گیا ہوں "۔

جوانا نے کہا۔

" تو پاجامہ ادھیڑ کر سینا شروع کر دو ـــــ اس میں پوچھنے والی کون سی بات ہے "۔

عمران نے سادہ لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

" پاجامہ ـــــ کیا مطلب "؟ جوانا شاید یہ لفظ پہلی بار ہی سُن رہا تھا۔

" پاجامے کا مطلب پاجامہ ہی ہوتا ہے ـــــ اب دیکھو کل تم پاخانہ کا مطلب پوچھنے بیٹھ جاؤ تو میں کیا بتا سکتا ہوں "۔ عمران نے کہا اور جوانا ایک بار پھر ہنس پڑا۔

" اچھا ـــــ اچھا ـــــ سمجھ گیا یعنی لیٹرین "۔ جوانا نے اس طرح کہا جیسے واقعی پاجامہ کا مطلب یہی ہو۔

" پاجامہ یہاں پتلون کو کہتے ہیں "۔ جوزف نے اُسے سمجھاتے ہوئے کہا۔

" پتلون کو ـــــ اوہ ـــــ لیکن پہلے تو تم نے خود ہی لیٹرین بتایا تھا "۔

" وہ پاخانے کو کہتے ہیں پاجامے کو نہیں "۔

جوزف نے اس انداز میں کہا جیسے استاد کند ذہن بچے کو سمجھاتے سمجھاتے تنگ آ گیا ہو۔

" واہ ـــــ یہ اچھا استاد ملا ہے جوانا کو "۔ عمران نے ہنستے ہوئے کہا۔

" باس ـــــ میں مارشل آرٹ سکول کھولنا چاہتا ہوں "۔ جوانا نے مڑ کر کہا۔

" مارشل آرٹ کا سکول ـــــ اوہ ـــــ لیکن تمہاری تو

"عمر زیادہ ہے" عمران نے حیرت بھرے انداز میں کہا۔
"عمر زیادہ ہے ــــ کیا مطلب؟" جوانا نے چونک کر پوچھا۔
"یار مطلب تو تم اپنے استاد جوزف سے پوچھنا۔ مجھے تو اتنا معلوم ہے کہ فوج میں چھوٹی عمر کو بھرتی کیا جاتا ہے۔" عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا۔
"فوج میں ــــ لیکن مجھے کیا ضرورت ہے فوج میں بھرتی ہونے کی۔" جوانا نے حیرت بھرے انداز میں کہا۔
"تو پھر مارشل کیسے بنو گے ــــ وہ کیا کہتے ہیں فیلڈ مارشل" عمران نے کہا اور جوانا بے اختیار ہنس پڑا۔
"میں اس فوج والے مارشل کی بات نہیں کر رہا۔ مارشل آرٹ کی بات کر رہا ہوں" جوانا نے ہنستے ہوئے جواب دیا۔
"باس ــــ میں کہار جھیل کی طرف جا رہا ہوں" اچانک جوزف نے ایک چوک سے کار موڑتے ہوئے کہا۔
"لیکن وہ تو خشک ہو چکی ہے ــــ اس میں چلو بھر پانی کیسے ملے گا۔"
عمران نے کہا اور اس بار جوزف ہنس پڑا۔ وہ عمران کے ساتھ رہتے رہتے اب محاوروں کو سمجھنے لگ گیا تھا۔
"آپ نے بتایا نہیں کیسا آئیڈیا ہے ــــ کم از کم ہاتھ پیر چلانے کا موقع تو مل جائے گا۔"
جوانا اپنی بات پر اڑا ہوا تھا۔

"سنو جوانا ــــ یہاں کے لوگوں کی صحتیں خاصی کمزور ہیں۔ ایسا نہ ہو کہ سکول کے پہلے ہی دن ٹوٹی ہوئی ہڈیوں کا ڈھیر لگا پڑا ہو۔ میرے پاس تو ضمانت دینے کی رقم نہیں مقدمہ لڑنا تو کجا رہا۔" عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا۔
"تو پھر آپ ہی بتائیے میں کیا کروں ــــ جوزف تو شراب پینے میں مصروف رہتا ہے اور میں کیا کروں۔ میں واقعی اس بیکاری سے تنگ آ گیا ہوں"
جوانا نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا۔
"یہ واقعی سوچنے کی بات ہے ــــ اچھا ٹھیک ہے وعدہ رہا۔ فرصت ملتے ہی تمہارے مسئلے پر سوچوں گا" عمران نے کہا۔
"آپ کو فرصت ملے گی تو" جوانا نے ہنستے ہوئے کہا۔
"اب مصیبت یہ ہے کہ تم پر میرا میک اپ نہیں ہو سکتا ورنہ تمہیں عمران بنا کر میں دو چار ماہ اطمینان سے ٹانگ پہ ٹانگ چڑھا کر رانا ہاؤس میں اخباریں رسالے پڑھتا ــــ اب تو یہی ہو سکتا ہے کہ تم جوزف کی جگہ شراب پینی شروع کر دو اور جوزف تمہاری جگہ پاجامہ ــــ میرا مطلب ہے پتلون ادھیڑ ادھیڑ کر سینا شروع کر دے۔" عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا۔
"ماسٹر ــــ کیا ایسا نہیں ہو سکتا کہ میں یہاں ایک زیر زمین تنظیم بنا لوں ــــ آپ تو بین الاقوامی مجرموں سے

لڑتے رہتے ہیں، میں ملکی مجرموں کی ہڈیاں توڑتا رہوں "
جوانا نے ایک اور تجویز پیش کرتے ہوئے کہا۔

" ارے ـــ ارے۔ ایسا نہ کرنا ـــ تم تو میری روزی پر لات مارنا چاہتے ہو " عمران نے کہا۔

" آپ کی روزی پر ـــ کیا مطلب " جوانا نے حیران ہو کر کہا۔

" جب یہاں مجرم ہی نہ رہیں گے تو سوپر فیاض کو کون رقمیں دے گا ـــ اور جب سوپر فیاض کو رقمیں نہیں ملیں گی تو میرا باورچی خانہ کون چلائے گا۔ اور ویسے بھی تم دونوں نے پہلے تنظیم بنائی تھی۔ نتیجہ کیا نکلا کہ پہلے ہی دن ہسپتال میں ہڈیوں کا وارڈ فل ہو گیا۔"

عمران نے جواب دیا اور جوانا ہونٹ بھینچ کر خاموش ہو گیا۔

" پھر ٹھیک ہے باس ـــ میں واپس ایکریمیا چلا جاتا ہوں " جوانا نے چند لمحے خاموش رہنے کے بعد کہا۔

" اگر جوزف کو بھی ساتھ لے جاؤ تو ہوائی جہاز کا کرایہ میرے ذمے " عمران نے کہا لیکن دوسرے لمحے کار کو ایک زوردار جھٹکا لگا اور عمران نے بڑی مشکل سے اپنا چہرہ آگے والی سیٹ سے ٹکرانے سے بچایا۔

" کیا ہو گیا ـــ کیا پہیئے کے نیچے چھپکلی آ گئی ہے "
عمران نے غصیلے لہجے میں کہا کیونکہ یہ جھٹکا کار کے اچانک

رکنے کا تھا۔ جوزف نے یکلخت پوری قوت سے بریک لگا دی تھی۔

" باس ـــ خدا حافظ ـــ میں جھیل میں ڈوبنے جا رہا ہوں۔ اگر جوزف اب باس پر بوجھ بن گیا ہے تو پھر اسے مر جانا چاہیئے "

جوزف نے کار کا دروازہ کھول کر نیچے اترتے ہوئے کہا۔

" لیکن جھیل کے سرکنڈوں میں تو آجکل ماکاشی چیل نے انڈے دے رکھے ہیں۔ تمہارے جھیل میں کودنے سے ان پر چھینٹے پڑ جائیں گے اور ماکاشی چیل کے انڈوں پر پانی پڑ جائے تو رامکا دیوتا ناراض ہو جاتا ہے۔"

عمران نے بڑے سنجیدہ لہجے میں کہا۔

" بب ـــ بب ـــ باس ـــ فار گاڈ سیک۔ باس رامکا دیوتا کو ناراض نہیں ہونا چاہیئے۔ اور رامکا دیوتا ناراض ہو جائے تو زلزلے آتے ہیں۔ خوفناک طوفان پھٹ پڑتے ہیں۔ چمکتی ہوئی بجلیاں کڑکڑاتی ہیں ـــ اوہ ماسٹر رامکا کی تباہی خوفناک تباہی لاتی ہے۔ ماسٹر پلیز اسے مت ناراض ہونے دو "

باہر نکلتے ہوئے جوزف نے خوف سے بری طرح کانپتے ہوئے لہجے میں کہا۔

" کیا خیال ہے جوانا ـــ ناراض ہونے دوں رامکا

دیوتا کو۔" عمران نے جوانا سے مخاطب ہو کر کہا اور جوانا
کھلکھلا کر ہنس دیا۔

"مجھے حیرت ہوتی ہے جوزف کے منہ سے ایسی باتیں
سن کر۔" جوانا نے سر ہلاتے ہوئے کہا۔

"بب ___ بب ___ باس ___ پلیز جوانا نہیں جانتا
رامکا دیوتا کی ناراضگی کو۔" جوزف نے خوف زدہ لہجے میں
کہا۔

"چلو ٹھیک ہے ___ تم جھیل میں نہ کودو۔ میں رامکا
دیوتا کو ناراض نہ ہونے دوں گا۔" عمران نے کہا۔

"مم ___ مم ___ نہیں کودوں گا ___ وعدہ رہا۔"

جوزف نے قدرے مطمئن انداز میں کہا اور اس نے
کار کو ایک بار پھر آگے بڑھا دیا۔

"ارے ___ یہ کیا؟" اچانک جوانا نے ایک طرف دیکھتے
ہوئے کہا۔ اور عمران بھی چونک پڑا۔

جھیل کی طرف جانے والی سڑک کے کنارے سے ذرا
ہٹ کر ایک پرانے سے مکان سے آگ کے شعلے آسمان
تک بلند ہو رہے تھے۔ پورا مکان اس طرح دھڑا دھڑ
جل رہا تھا۔ جیسے وہ اینٹوں کی بجائے سرکنڈوں کا بنا ہوا
ہو

"اوہ ___ جوزف کار ادھر موڑو۔ شاید اس آگ میں
کوئی پھنسا ہوا ہو۔" عمران نے تیز لہجے میں کہا اور جوزف

نے تیزی سے کار ادھر موڑ لی اور پھر اس نے مکان کے قریب
جا کر بریک لگائی ہی تھی کہ عمران دروازہ کھول کر باہر نکلا اور
تیزی سے دوڑتا ہوا اس مکان کی طرف بڑھ گیا۔

جوزف اور جوانا بھی کار سے نکل کر اس کے پیچھے دوڑے

اسی لمحے عمران کے کانوں میں مکان کے اندر سے
آتی ہوئی چیخوں کی آواز سنائی دی۔ یہ آواز نسوانی تھی اور عمران
یکلخت بجلی کی سی تیزی سے اچھلا اور دوسرے لمحے آگ کی دیوار
میں اس طرح گھستا چلا گیا جیسے وہ آگ کی بجائے کسی باغ
میں دوڑتا ہوا جا رہا ہو۔

جوزف اور جوانا دونوں ہونٹ بھینچے ہوئے وہیں رک گئے۔
چند لمحوں بعد عمران آگ کے شعلوں سے نمودار ہوا۔ اور اس
نے اپنے کاندھے پر کسی عورت کو لادا ہوا تھا۔

باہر آ کر اس نے کاندھے پر لدی ہوئی عورت کو جو آگ کا
شعلہ سا بنی ہوئی تھی نیچے گھاس پر پھینکا اور خود تیزی سے
کروٹیں بدلنے لگا۔ اس کے کپڑوں کو بھی آگ لگی ہوئی تھی۔

جوزف اور جوانا نے جھپٹ کر اس عورت کے کپڑوں کو
لگی ہوئی آگ بجھانی شروع کر دی۔ عورت بیہوش بھی تھی
اور اس کے ہاتھ اور پیر رسیوں سے بندھے ہوئے تھے۔

آگ بجھتے ہی عمران اٹھ کھڑا ہوا۔ اس کے کپڑے
جگہ جگہ سے جل گئے تھے۔ بالوں کے سرے بھی جل گئے تھے۔
لیکن ویسے وہ ٹھیک ٹھاک تھا۔

"اس کو کھولو جوانا ——— میں آرہا ہوں۔" عمران نے اٹھتے ہوئے کہا۔ اور ایک بار پھر دوڑتا ہوا آگ کے اس سمندر میں کود گیا۔

اور تھوڑی دیر بعد جب وہ دوبارہ آگ کے اس سمندر سے نکلا تو اس کے کاندھے پر ایک اور آدمی لدا ہوا تھا۔ پہلے کی طرح اس بار بھی عمران نے اس آدمی کو گھاس پر پھینکا، اور خود تیزی سے کروٹیں لے کر اپنے کپڑوں کو لگی ہوئی آگ بجھائی جبکہ جوزف اس آدمی پر جھپٹ پڑا تھا۔

یہ بوڑھا آدمی تھا۔ اس کے سینے میں گولی لگی ہوئی تھی۔ لیکن بہرحال اس کا سانس آہستہ آہستہ چل رہا تھا۔

"جوزف ——— جلدی سے کار سے ایمرجنسی ایڈ باکس لاؤ۔ جلدی کرو اور جوانا تم دیکھو کہیں قریب سے پانی مل جائے۔" عمران نے بوڑھے پر جھکتے ہوئے چیخ کر جوزف اور جوانا سے کہا۔

"پانی ڈگی میں ہے۔" جوانا نے کہا اور وہ کار کی ڈگی کی طرف بھاگ پڑا۔ جبکہ جوزف پچھلی سیٹ کی طرف بڑھ رہا تھا۔ پھر جوزف نے پچھلی سیٹ کے نیچے موجود ایمرجنسی ایڈ باکس جوانا کو پکڑایا اور خود چابی سے ڈگی کھولنے میں مصروف ہو گیا۔

ڈگی میں واقعی پانی سے بھرا ہوا ایک ٹن موجود تھا۔ جوانا کی عادت تھی کہ وہ پانی سے بھرا ہوا ٹن لازماً کار کی ڈگی میں رکھتا تھا۔ یہ عادت اسے ایکریمیا سے پڑی ہوئی تھی کیونکہ

وہاں ہائی وے پہ دور دور تک پانی دستیاب نہ ہوتا تھا اور اکثر کار کے گرم ہونے کی صورت میں اس میں پانی ڈالنا پڑتا تھا۔ اس لئے وہاں طویل سفر کرنے والے پانی کے ٹن ڈگی میں رکھ کر چلتے تھے۔

عمران نے بیگ کھول کر اس میں موجود ایک انجکشن اس بوڑھے کو لگایا اور پھر ٹن سے پانی نکال کر اس نے بیگ میں سے ایک باریک سا نشتر نکال کر دھویا اور اس کے بعد وہ نشتر لے کر بوڑھے کے سینے پر جھک گیا۔

چند لمحوں بعد وہ زخم میں سے چھوٹی سی گولی باہر نکال لینے میں کامیاب ہو گیا۔ اس نے گولی ایک طرف رکھی اور پھر بوڑھے کے زخم کو دھو کر اس کی ڈریسنگ میں مصروف ہو گیا۔

اس کے ہاتھ کسی ماہر سرجن کی طرح کام کر رہے تھے۔ زخم کی ڈریسنگ کرنے کے بعد اس نے بیگ سے ایک اور انجکشن نکال کر بوڑھے کو لگایا اور اس کی نبض چیک کرنے لگا۔

"اب یہ خطرے سے باہر آگیا ہے۔"

عمران نے ایک طویل سانس لے کر اٹھتے ہوئے کہا، اور پھر اس نے ایک طرف پڑی ہوئی خون میں لتھڑی گولی اٹھائی اور اسے پانی سے صاف کر کے غور سے دیکھنے لگا۔

اسی لمحے لڑکی کی کراہ سنائی دی۔ وہ ہوش میں آرہی تھی۔ عمران نے گولی جیب میں ڈالی اور اس طرف متوجہ ہو گیا۔

"پا ——— پاپا ——— پاپا۔" لڑکی نے یکلخت آنکھیں کھولتے

ہی چیخ کر کہا۔

" تمہارے پاپا اب ٹھیک ہیں " عمران نے مسکرا کر کہا اور لڑکی بے اختیار اچھل کر کھڑی ہو گئی۔

وہ حیرت سے عمران، جوزف اور جوانا کو دیکھ رہی تھی اور پھر جیسے ہی اس کی نظریں بوڑھے پر پڑیں وہ دوڑ کر اس پر جھک گئی۔

" اوہ پاپا ——— اوہ پاپا " اس نے تیزی سے بوڑھے سے لپٹتے ہوئے کہا۔

" تمہارا پاپا اب خطرے سے باہر ہے ——— میں نے اس کا آپریشن کر دیا ہے لیکن بہرحال اسے ہسپتال تو لے جانا ہی ہوگا "

عمران نے آگے بڑھ کر لڑکی کو بازو سے پکڑ کر بوڑھے سے علیحدہ کرتے ہوئے کہا۔

" اوہ ——— اوہ ——— تم نے ہمیں بچایا ہے ۔ ہاں تمہارے کپڑے جلے ہوئے ہیں ۔ اوہ ——— تم ہمارے محسن ہو۔ شکریہ بے حد شکریہ " لڑکی نے چونک کر کہا اور دوسرے لمحے وہ یوں اچھل کر عمران کے گلے سے لپٹ گئی جیسے معصوم بچی اپنے باپ کے گلے سے لپٹتی ہے۔

" ارے ——— ارے ——— کیا کر رہی ہو ——— ارے نامحرم اوہ " عمران نے بری طرح بوکھلاتے ہوئے اسے زبردستی اپنے گلے سے علیحدہ کرتے ہوئے کہا۔

" تم ——— تم شکریہ ادا نہیں کرنے دیتے ——— اوہ پاپا "

لڑکی علیحدہ ہوتے ہی چھوٹی بچیوں کی طرح زمین پر اکڑوں بیٹھ گئی اور اس بری طرح رونا شروع کر دیا کہ اس کی ہچکیاں بندھ گئیں۔

" جوانا ——— اس " اوہ پاپا " کو اٹھا کر کار میں ڈالو " عمران نے جوانا سے مخاطب ہو کر کہا۔

" اوہ ——— نہیں نہیں ——— تم ہاتھ مت لگاؤ ——— اوہ نہیں " لڑکی نے یکلخت چونکتے ہوئے کہا۔ اور اٹھ کر تیزی سے بوڑھے کی طرف بڑھی۔

دوسرے لمحے عمران کی بھی آنکھیں حیرت سے پھیلتی چلی گئیں۔ لڑکی نے خاصے جسیم بوڑھے کو دونوں ہاتھوں پر اس طرح اٹھا لیا تھا جیسے وہ بوڑھا گوشت پوست کی بجائے کاغذ کا بنا ہوا ہو۔

" تم باڈی بلڈنگ میں مس والڈ تو نہیں ہو " عمران نے حیران ہو کر کہا۔

" چلو چلو ——— ہسپتال چلو۔ باتیں مت کرو " لڑکی نے غصیلے لہجے میں کہا۔

اور پھر جوزف کے دروازہ کھولنے پر اس نے بے ہوش بوڑھے کو کار کی پچھلی سیٹ پر لٹا دیا اور خود ساتھ بیٹھنے لگی۔

" ارے ——— ارے ——— تم کہاں جا رہی ہو۔ تم نے تو میرے ساتھ تھانے جانا ہے ——— پولیس میں رپورٹ ہوگی "

عمران نے اسے بازو سے پکڑ کر اپنی جانب کھینچتے ہوئے کہا۔

"نہیں ـــــ نہیں ـــــ پولیس میں کوئی رپورٹ نہیں ہوتی"۔ لڑکی نے بوکھلائے ہوئے انداز میں کہا اور ایک زوردار جھٹکے سے عمران کے ہاتھ سے بازو چھڑا کر کار کے پچھلے دروازے سے گزر کر سیٹ پر بیٹھ گئی۔

"میں پھر یہیں رکتا ہوں ـــــ تم انہیں ہسپتال چھوڑ کر واپس آجاؤ"۔ عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"تم اکیلے یہاں رکو گے ـــــ نہیں میں بھی تمہارے ساتھ رکوں گی ـــــ تمہیں اکیلے میں ڈر لگ گیا تو"۔ لڑکی نے عمران کی بات سنتے ہی کہا۔

اور پھر وہ جتنی تیزی سے کار میں بیٹھی تھی اتنی ہی تیزی سے باہر آگئی۔

"جوانا ـــــ تم بوڑھے کا خیال رکھو اور جوزف تم اسے ہسپتال چھوڑ آؤ۔ میں اس دوران ذرا اپنے باڈی گارڈ سے کچھ باتیں ہی کر لوں گا۔"

عمران نے باڈی گارڈ کا لفظ استعمال کرتے ہوئے معنی خیز نظروں سے لڑکی کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔

لیکن لڑکی اب دھڑا دھڑ جلتے ہوئے مکان کی طرف متوجہ تھی۔ اس نے عمران کی بات کا جواب ہی نہیں دیا۔ اس کا انداز ایسا تھا جیسے اس نے عمران کی بات ہی نہ سنی ہو۔

"بڑا خوبصورت نظارہ ہے ـــــ میری بچپن سے یہ خواہش تھی کہ میں فائر بریگیڈ میں ملازمت کروں تاکہ آگ لگنے کے خوبصورت نظارے تو نظر آتے رہیں۔ لیکن نانی اماں آگ سے ڈرتی تھیں۔ اس لئے انہوں نے مجھے منع کر دیا اور تم جانتی ہو کہ میں نانی اماں کا لاڈلا تھا۔" عمران نے کہا۔

"خاموش رہو ـــــ تم ضرورت سے زیادہ بولتے ہو۔"

لڑکی نے بڑے غصیلے انداز میں عمران کو جھاڑتے ہوئے کہا لیکن اس نے اپنا چہرہ بدستور مکان کی طرف ہی رکھا تھا۔

جوزف اور جوانا اس بوڑھے کو ہسپتال لے گئے تھے لیکن لڑکی نے ایک بار بھی مڑ کر نہ دیکھا تھا۔ اس کا انداز ایسا تھا جیسے اسے اب بوڑھے سے کوئی دلچسپی نہ رہ گئی ہو۔

"میں ان سے انتقام لوں گی ـــــ ایسا انتقام کہ ان کی نسلیں بھی مدتوں روتی رہیں گی ـــــ میرا نام مارسیلا ہے مارسیلا۔ انہوں نے مجھ پر ہاتھ ڈال کر اپنی موت کو آواز دی ہے"۔ لڑکی نے لاشعوری انداز میں بڑبڑاتے ہوئے کہا۔

"میں نے تو نہیں سنی آواز ـــــ کیا واقعی آواز دی ہے"۔ عمران نے بڑے سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"اوہ ـــــ پاپا ـــــ کہاں ہیں پاپا؟" لڑکی جس کا نام مارسیلا تھا بری طرح چونک کر پلٹی اور دوسرے لمحے اس طرف کو دوڑنے لگی جدھر پہلے کار کھڑی تھی۔

"تمہارا اوہ پاپا ہسپتال پہنچ گیا ہوگا"۔ عمران نے کہا۔

اس کی نظروں میں اب لڑکی کے لیے خاصی دلچسپی کے آثار ر
تھے۔ وہ لڑکی کی ذہنی کیفیات کا بغور مطالعہ کر رہا تھا۔

"ہسپتال —— اوہ —— اچھا۔ اچھا۔ ٹھیک ہے ——
تم نے بھیجا ہے اسے ہسپتال میں۔ تمہارا شکریہ"۔ لڑکی نے
سر ہلاتے ہوئے کہا۔ اور ایک بار پھر عمران کے گلے سے لپٹنے
کے لیے دوڑ پڑی۔

لیکن دوسرے ہی لمحے وہ بُری طرح چیختی ہوئی پیچھے گری کیونکہ
عمران نے اپنی طرف دوڑ کر آتی ہوئی مارسیلا کو زور دار تھپڑ
جڑ دیا تھا اور مارسیلا تھپڑ کھا کر ہی چیختی ہوئی پیچھے گری تھی۔

"تت —— تت۔ تم —— تم نے مجھے تھپڑ مارا ہے —— تم
نے مارسیلا کو —— یعنی مجھے"۔ مارسیلا نے گال پر ہاتھ رکھ کر
اُٹھتے ہوئے بڑے خوفناک لہجے میں کہا۔

وہ بولتے وقت اس طرح دانت پیس رہی تھی جیسے
اُٹھ کر عمران کو کچا چبا جائے گی۔

"میں نے پہلے بھی کہا ہے کہ نامحرموں سے گلے نہیں ملنا
نانی اماں نے کہا ہے کہ جو نامحرموں سے گلے ملے اسے تھپڑ مارنے
چاہئیں۔ اور تم جانتی ہو میں نانی اماں کا بڑا لاڈلا ہوں"
عمران نے سپاٹ لہجے میں جواب دیا۔

"اوہ —— اوہ تم نے مارسیلا کو مارا ہے۔ اور مارسیلا
تمہیں نہیں مار سکتی —— تم مارسیلا کے محسن ہو۔ اوہ تو ماما
کہاں جائے۔ آخر کہاں جائے"۔ مارسیلا نے بُری طرح

ئے کہا اور دوسرے لمحے وہ یکلخت اپنی جگہ سے اُچھلی اور اس
عمران کو اچھل کر پشت کے بل گرنا پڑا۔

مارسیلا نے انتہائی ماہرانہ انداز میں عمران کے سینے پر فلائنگ
کک لگائی تھی۔ اس کی کک میں اس قدر طاقت تھی کہ عمران جیسا
بھی گرنے پر مجبور ہو گیا تھا۔

"اوہ —— اوہ —— میں نے محسن کو گرا دیا —— اوہ ویری
سیڈ —— اوہ پاپا ویری سیڈ"۔ مارسیلا نے کک مار کر قلابازی
کھاتے ہوئے سیدھے ہو کر کہا۔

عمران اس بار بڑے غصیلے انداز میں اُٹھا تھا لیکن دوسرے
لمحے اس کی آنکھیں ایک بار پھر پھیلتی گئیں۔ جب مارسیلا نے زمین
پر گر کر ایک بار پھر ہچکیاں لے لے کر رونا شروع کر دیا۔ روتے
ہوئے وہ بالکل ہی معصوم بچی نظر آ رہی تھی۔

"تم مجھ سے بھی عقل میں دو قدم آگے نظر آتی ہو"۔ عمران
نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

"تم —— تم —— مجھے معاف کر دو"۔ مارسیلا نے اُٹھ کر باقاعدہ
ہاتھ جوڑتے ہوئے کہا۔

"اگر نہ کروں تو ——؟" عمران نے غصیلے لہجے میں کہا۔

"کیسے نہ کرو گے —— تمہاری یہ جرأت کہ مارسیلا تم سے
معافی مانگے اور تم معاف نہ کرو —— تم نے ایسی بات ہی کیسے
کہی"۔ مارسیلا کا موڈ یکلخت بدل گیا اور وہ بپھرے ہوئے
انداز میں عمران کی طرف بڑھی۔ اس کا انداز خاصا جارحانہ

تھا۔ لیکن عمران اپنی جگہ خاموش کھڑا رہا۔

"نہیں کرو گے معاف ——" مارسیلا نے قریب آکر پھنکارتے ہوئے کہا۔ اس کی آنکھوں سے شعلے نکل رہے تھے۔

"نہیں" عمران نے کہا۔

اور دوسرے لمحے مارسیلا نے یکلخت اچھل کر بجلی کی سی تیزی سے عمران کی پسلیوں پر لات مارنے کی کوشش کی لیکن دوسرے لمحے وہ بری طرح چیختی ہوئی فضا میں اچھلی اور پہلو کے بل گھاس پر جا گری۔

عمران نے اس کے اچھلتے ہی ہاتھ لہرایا تھا اور اس کی زوردار ضرب مارسیلا کے جھکے ہوئے پیٹ پر پڑی تھی۔ جس نے مارسیلا کو اچھل کر گرنے پر مجبور کر دیا تھا۔

"ہونہہ —— تم نے پھر مارسیلا پر ہاتھ اٹھایا ہے اب تمہاری موت یقینی ہو گئی ہے۔ اب دیوتاؤں کا حکم صادر ہو چکا ہے —— اب مارسیلا مجبور ہے۔"

مارسیلا نے اٹھ کر کھڑے ہوتے ہوئے کہا اور دوسرے لمحے اس نے تیزی سے اپنی آستین کو جھٹکا دیا تو ایک پتلی دھار کا انتہائی تیز خنجر اس کے ہاتھ میں چمکتا نظر آیا۔ مارسیلا کا چہرہ ایسے ہو گیا تھا جیسے وہ اس دنیا کی مخلوق ہی نہ ہو۔

"ہوش میں آجاؤ —— ورنہ" عمران نے غراتے ہوئے کہا لیکن اس کے ساتھ ہی اسے انتہائی تیز رفتاری سے اچھل کر ایک طرف ہٹنا پڑا۔ کیونکہ مارسیلا نے واقعی انتہائی تیز رفتاری

سے وہ تیز دھار خنجر اس کے سینے میں مار دیا تھا۔ اور اگر عمران کو پلک جھپکنے کی بھی دیر ہو جاتی تو یہ خنجر لازماً عمران کے سینے میں پیوست ہو جاتا۔

"تم بچ گئے —— اوہ —— اس کا مطلب ہے دیوتاؤں کو تمہاری موت منظور نہیں ہے —— ٹھیک ہے —— آئی ایم سوری" اچانک مارسیلا نے اس طرح مسکراتے ہوئے کہا۔ جیسے وہ عمران کی انتہائی گہری دوست ہو۔

"لیکن دیوتاؤں کو تمہاری پٹائی ضرور منظور ہے۔"

عمران نے کہا اور دوسرے لمحے اس نے اچھل کر انتہائی تیزی سے مارسیلا کی پسلیوں میں لک جما دی۔ اور مارسیلا بری طرح چیختی ہوئی پہلو کے بل گھاس پر جا گری۔ لیکن دوسرے لمحے وہ تڑپ کر سیدھی ہوئی اور اس نے برق رفتاری سے جمپ لگایا اور اس بار عمران اس کے وار سے نہ بچ سکا اور مارسیلا فضا میں کسی لٹو کی طرح گھومتی ہوئی پوری قوت سے عمران سے ٹکرائی لیکن عمران نے لڑکھڑانے اور گرنے کی بجائے یکلخت دونوں ہاتھوں سے اسے فضا میں اچھالا اور اس کے ساتھ ہی اس کا بازو تیزی سے گھوما اور نیچے گرتی ہوئی مارسیلا کی کنپٹی پر ایک زوردار ضرب لگی اور مارسیلا کے حلق سے چیخ نکلی اور وہ گھاس پر گر کر ساکت ہو گئی۔

"عجیب مصیبت سے پالا پڑ گیا ہے —— کسی طرح ہوش میں نہیں آرہی۔" عمران نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

اسی لمحے اسے اپنی کار واپس آتی دکھائی دی۔ دھڑادھڑ جلتے ہوئے مکان سے نکلنے والے شعلے اب مدھم پڑ گئے تھے۔ کار عمران کے قریب آکر رکی۔

"اسے اٹھا کر رانا ہاؤس لے چلو"۔ عمران نے جوانا سے کہا اور جوانا سر ہلاتا ہوا مارسیلا کی طرف بڑھا اور اس نے گھاس پر بے ہوش پڑی ہوئی مارسیلا کو اٹھا کر کار کی پچھلی سیٹ پر ڈال دیا۔ اور خود اس کے ساتھ ہی بیٹھ گیا۔ جبکہ عمران جوزف کے ساتھ بیٹھ گیا۔

"کس ہسپتال میں چھوڑ آئے ہو اس کے اوہ پاپا کو"۔

عمران نے کار کے آگے بڑھتے ہی پوچھا۔

"جنرل ہسپتال میں —— وہاں سر رحمان کا نام لینا پڑا تب ہماری جان چھوٹی ورنہ وہ ہمیں واپس ہی نہ آنے دے رہے تھے۔" جوزف نے سر ہلاتے ہوئے کہا۔

"ہونہہ —— مجھے دانش منزل اتار کر تم رانا ہاؤس چلے جاؤ —— اور اس لڑکی کا خیال رکھنا۔ یہ خاصی خطرناک ہے"۔ عمران نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"لڑکی خطرناک ہے —— یہ کیا کہہ رہے ہیں آپ"۔

پچھلی سیٹ پر بیٹھے ہوئے جوانا نے انتہائی حیرت بھرے انداز میں کہا۔

"اگر ہوش میں آنے کے باوجود اس کی موجودہ کیفیت دور نہ ہوئی تو تمہیں خود ہی پتہ چل جائے گا۔ بہرحال محتاط

بنا اور جب تک میں نہ کہوں اسے کسی صورت بھی رانا ہاؤس سے باہر نہیں آنا چاہئے"۔ عمران نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا۔

اور پھر دانش منزل پہنچنے تک خاموشی رہی۔ دانش منزل کے گیٹ پر عمران کار سے اترا اور جوزف نے کار آگے بڑھا دی۔

تھوڑی دیر بعد عمران آپریشن روم میں داخل ہو رہا تھا۔

"آپ آج کچھ زیادہ ہی سنجیدہ نظر آ رہے ہیں، خیریت"۔ آپریشن روم میں بیٹھے ہوئے بلیک زیرو نے مسکرا کر پوچھا۔

"مجھے جولیا کا مستقبل خطرے میں نظر آ رہا ہے"۔ عمران نے کرسی پر بیٹھتے ہوئے انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"کیا مطلب —— جولیا کا مستقبل کیسے خطرے میں نظر آ رہا ہے"۔ بلیک زیرو نے بری طرح چونکتے ہوئے کہا۔

"ابھی بتاتا ہوں —— ذرا فون کر لوں"۔

عمران نے کہا اور رسیور اٹھا کر اس نے تیزی سے نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔

بلیک زیرو ہونٹ بھینچ کر خاموش ہو گیا لیکن اس کے چہرے پر حیرت کے آثار نمایاں تھے۔

"یس —— سول ہسپتال"۔ چند لمحوں بعد رسیور سے

ایک آواز سنائی دی۔

"اسسٹنٹ ڈائریکٹر سنٹرل انٹیلیجنس ——— سرجیکل [illegible] ملواؤ۔" عمران نے بڑے باوقار لہجے میں کہا۔

"اوہ ——— یس سر ——— ہولڈ آن کریں۔" دوسری طرف سے مؤدبانہ لہجے میں کہا گیا۔

اور پھر چند لمحوں بعد ایک اور آواز سنائی دی۔

"یس ——— ڈاکٹر اعظم فرام سرجیکل وارڈ۔" بولنے والے کا لہجہ خاصا مؤدبانہ تھا۔ شاید پہلے آدمی نے اسے عمران کا عہدہ بتا دیا تھا۔

"ڈاکٹر اعظم ——— ایک بھاری جسامت کے بوڑھے آدمی کو تھوڑی دیر پہلے آپ کے وارڈ میں داخل کرایا گیا ہے ——— ان کی کیا پوزیشن ہے۔ کیا انہیں ہوش آ گیا ہے؟" عمران نے پوچھا۔

"اوہ ——— آپ سر نائٹ کے بارے میں پوچھ رہے ہیں۔ انہیں تو سپیشل سروسز ہسپتال منتقل کیا جا چکا ہے سیکرٹری وزارت خارجہ کے خصوصی حکم پر ——— انہوں نے ہوش میں آتے ہی سر سلطان سے بات کرنے کی خواہش ظاہر کی ——— اور پھر سر سلطان نے حکم دیا کہ انہیں سپیشل سروسز ہسپتال پہنچا دیا جائے۔ ابھی چند لمحے پہلے ایمبولینس انہیں لے کر گئی ہے۔"

ڈاکٹر اعظم نے پوری تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"تھینک یو ——— " عمران نے کہا اور رسیور رکھ دیا۔

"پہلے تو صرف خطرہ تھا ——— اب سمجھو بالکل ہی تاریک ہو گیا ہے جولیا کا مستقبل۔" عمران نے رسیور رکھ کر منہ بناتے ہوئے کہا۔

"میں سمجھا نہیں جناب ——— یہ سر نائٹ کون ہیں اور ان کے ہسپتال پہنچنے سے جولیا کا مستقبل کیسے تاریک ہو گیا۔" بلیک زیرو نے الجھے ہوئے لہجے میں کہا۔ وہ لاؤڈر پر عمران اور ڈاکٹر اعظم کے درمیان ہونے والی گفتگو سن چکا تھا۔

"یہ سر نائٹ آثار قدیمہ پر پوری دنیا میں اتھارٹی سمجھے جاتے ہیں۔ انہیں اعزازی طور پر پوری دنیا کی شہریت حاصل ہے ——— یہ ہر ملک میں اس کے شہری کی حیثیت سے رہ سکتے ہیں۔ ویسے ان کا اصل وطن ویسٹرن نارمن ہے لیکن مجھے یہ معلوم نہ تھا کہ یہ پاکیشیا میں ہیں ——— ان کی کوئی لڑکی ہے مارسیلا ——— جو خود بھی آثار قدیمہ کی ماہر سمجھی جاتی ہے اور وہ اس وقت رانا ہاؤس میں موجود ہے۔ ویسے ابھی تمہاری ملاقات مارسیلا سے نہیں ہوئی۔ ورنہ اب تک تم بھی سمجھ جاتے کہ جولیا کا مستقبل کیسے تاریک ہو گیا ہے۔"

عمران نے کہا اور بلیک زیرو بے اختیار ہنس پڑا۔

"اوہ ——— میں اب سمجھا ——— کیا واقعی بے حد

خوب صورت ہے ـــــ جولیا سے بھی زیادہ۔" بلیک زیرو
نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"خوب صورت اور جولیا سے ـــــ لاحول ولا۔ یعنی
تم جولیا کو خوب صورت سمجھتے ہو ـــــ یار تمہاری بدذوقی
بھی اب انتہا کو پہنچ چکی ہے۔ جولیا کو اگر حسینہ عالم کے
مقابلے میں بھیجا جائے تو وہ لازماً آخری نمبر پر آئے گی۔"
عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"یہ تو آپ زیادتی کر رہے ہیں۔" بلیک زیرو نے باقاعدہ
احتجاج کرتے ہوئے کہا۔

"یہ زیادتی میں نہیں کر رہا بلکہ حسینہ عالم کا انتخاب
کرنیوالا پینل کر رہا ہے۔ انہیں کیا معلوم خوبصورتی کسے
کہتے ہیں۔ صرف فیتہ اٹھا کر کمر ناپنے سے تو خوبصورتی کے
نمبر تو نہیں دیئے جا سکتے ـــــ ہاں البتہ تنویر اس پینل
میں شامل ہو تو پھر جولیا کے حسینہ عالم بننے میں کوئی شک
نہیں ہو سکتا۔" عمران نے کہا۔

"یعنی مطلب ہے، ایک طرف آپ اسے خوبصورت بھی
تسلیم کر رہے ہیں اور دوسری طرف نہیں ـــــ یہ کیا بات
ہوئی۔" بلیک زیرو نے کہا۔

"تم نے لفظ خوب صورت استعمال کر کے جولیا کی توہین
کی ہے ـــــ جولیا ہرگز خوبصورت نہیں ہے۔ وہ تو خوش
صورت ہے اور خوب سے خوش زیادہ معیاری لفظ ہے۔

بلیک زیرو ـــ یہ مارسیلا البتہ اس پینل کے آدمیوں کی ٹھکائی کر کے انعام
جیت لے گی۔" عمران نے کہا اور بلیک زیرو بے اختیار
ہنس پڑا۔

اسی لمحے ٹیلیفون کی گھنٹی بج اٹھی اور عمران نے ہاتھ
بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

"ایکسٹو ـــــ" عمران نے مخصوص لہجے میں کہا۔

"میں جوزف بول رہا ہوں ـــــ باس یہاں آئے ہیں۔"
دوسری طرف سے جوزف کی پریشان سی آواز سنائی دی۔

"اوہ جوزف ـــــ کیا بات ہے۔ تمہاری آواز سے پریشانی
ظاہر ہو رہی ہے۔" عمران نے چونک کر اصل آواز میں پوچھا۔

"باس ـــــ اس لڑکی نے تو ہمارا ناطقہ بند کر دیا ہے۔
یا آپ اسے یہاں سے لے جائیں یا پھر میں اور جوانا دونوں
خودکشی کر لیں گے۔" جوزف کی آواز سنائی دی۔

"ارے ـــــ کار میں تو حیران ہو رہے تھے کہ لڑکی اور
احتیاط ـــــ اب کیا ہوا۔ کیوں زیادہ چوٹیں تو نہیں لگ گئیں
تمہیں۔" عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"چوٹیں ـــــ چوٹیں کیسی باس۔" جوزف نے حیران ہو
کر پوچھا۔

"وہ مارشل آرٹ کی ماہر ہے ـــــ اس لئے پوچھ رہا ہوں۔"
عمران نے کہا۔

"مارشل آرٹ کی ماہر اور یہ ـــــ نہیں باس، اس پیاری

سی لڑکی نے کیا لڑنا ہے ——— وہ تو جب سے ہوش میں آئی
ہے ، بڑی طرح رو رہی ہے ، دھاڑیں مار مار کر ۔ ہم نے
اسے چپ کرانے کی بے حد کوشش کی ہے لیکن وہ کسی
طرح چپ ہی نہیں ہو رہی ——— بس چیخ چیخ کر روئے جا
رہی ہے ——— ہم تو تنگ آگئے ہیں اس کے رونے سے "
جوزف نے جواب دیا ۔

" اوہ ——— اچھا یہ بات ہے ——— میں سمجھا اس نے
تم لوگوں کی ٹھکائی کر دی ہے ۔ بہرحال ٹھیک ہے مجھ سے
بات کراؤ فون پر ——— میں اسے بہلانے کی کوشش کرتا
ہوں ۔ گو بچوں کو بہلانے کا تجربہ تو ابھی نہیں ہوا بہرحال
پھر بھی ریہرسل ہی سہی ۔"

عمران نے کہا اور میز کے دوسری طرف بیٹھا ہوا بلیک زیرو
عمران کے فقرے پر بے اختیار مسکرا دیا ۔

دوسرے لمحے دور سے کسی کے چیخنے اور رونے کی آوازیں
نزدیک آتی سنائی دیں ۔ مارسیلا واقعی بڑی طرح رو رہی تھی ۔
اور پھر چند لمحوں بعد اس کی آواز فون کے بالکل قریب سنائی
دی ۔ وہ واقعی چیخیں مار مار کر رو رہی تھی ۔

" ہیلو بے بی مارسیلا ——— دیوتاؤں کا حکم ہے کہ تم خاموش
ہو جاؤ " عمران نے زور سے کہا ۔

" دو ——— دو ——— دیوتاؤں کا حکم ہے ——— اچھا
ٹھیک ہے " اچانک مارسیلا کی سپاٹ آواز سنائی دی ۔

یسے جیسے وہ اب تک بالکل نہ روئی ہو ۔

" سر نائم ہوش میں آگئے ہیں ——— اگر کہو تو تمہیں
ن تک پہنچا دیا جائے " عمران نے کہا ۔

" سر نائم ——— وہ کون ہیں " مارسیلا نے چونک کر پوچھا

" سر نائم ——— وہ تمہارے اوہ پاپا "

عمران نے حیرت بھرے لہجے میں کہا ۔ اسے شاید خواب
میں بھی خیال نہ آیا تھا کہ مارسیلا اس طرح سر نائم کو جاننے
سے انکار کر دے گی ۔

" کون اوہ پاپا ——— کیا تمہارا دماغ خراب ہے ۔ میں
کسی سر نائم یا اوہ پاپا کو نہیں جانتی ۔ اور یہ کالے حبشی کون
ہیں ——— ارے کہیں تم میرے وہ محسن تو نہیں ہو جس
نے مجھے آگ سے بچایا تھا "

مارسیلا بات کرتے کرتے یکلخت چیخ پڑی ۔

" میرا نام محسن نہیں ، علی عمران ہے " عمران نے
سر ہلاتے ہوئے جواب دیا ۔

" علی عمران ——— اچھا نام ہے ——— بہت اچھا نام
ہے ——— کس نے رکھا ہے یہ نام " مارسیلا نے چونک کر
جواب دیتے ہوئے کہا ۔

" تمہیں پسند ہے تو تم رکھ لو " عمران نے جواب دیا ۔

" اچھا ——— بہت بہت شکریہ ۔ مارسیلا علی عمران
واقعی اچھا نام ہے ——— بہت بہت شکریہ " مارسیلا نے

کہا اور عمران بے اختیار اپنے سر پر ہاتھ پھیرنے لگا۔

" ارے ——— ارے ——— نام ہی رکھنا ہے تو پھر مارسیلا کے ساتھ نہیں ملانا" عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

" کیوں ——— اس میں کیا ہرج ہے ——— ویسے تم اپنا نام علی عمران مارسیلا رکھ لو۔ ہاں ٹھیک ہے ——— واہ کیا خوب صورت نام بن گیا ہے۔"

دوسری طرف سے مارسیلا کی آواز کے ساتھ ساتھ تالیوں کی بھی آواز سنائی دی اور عمران بے اختیار ہنس پڑا۔

" کیا واقعی سر نائٹ تمہارے پاپا نہیں ہیں" عمران نے موضوع بدلنے کے لئے کہا۔

" سر نائٹ ——— اوہ ہاں ——— بالکل ہیں۔ ارے وہ کہاں ہیں ——— اوہ پاپا۔ وہ تو زخمی تھے۔ اوہ پاپا"

مارسیلا کی دماغی رو پھر بدل گئی تھی۔

" وہی تو بتا رہا ہوں کہ تمہارے اوہ پاپا ہوش میں آ گئے ہیں اور تمہیں بُلا رہے ہیں" عمران نے جان چھڑانے کے سے انداز میں کہا۔

" بلا رہے ہیں ——— کیسے بلا رہے ہیں ——— کیوں بُلا رہے ہیں ——— اچھا بلا رہے ہیں۔ ٹھیک ہے بلا رہے ہوں گے۔" مارسیلا نے بڑبڑاتے ہوئے کہا۔

" وہ تم سے ملنے کے لئے تمہیں بلا رہے ہیں کہہ رہے ہیں کہ دیوتاؤں کا حکم ہے" عمران نے کہا۔

" اوہ ——— دیوتاؤں کا حکم ——— اوہ ٹھیک ہے۔ پھر تو مجھے ملنا ہوگا ——— کہاں ہیں وہ" مارسیلا نے کہا۔

" یہ حبشی تمہیں چھوڑ آئے گا ——— ریسیور اسے دو" عمران نے کہا۔

" باس ——— یہ آپ کس پاگل کو اٹھا لائے ہیں ——— ارے ارے" جوزف کے فقرہ مکمل کرنے سے پہلے ہی اس کی ہلکی سی چیخ سنائی دی۔ ساتھ ہی ریسیور کے میز پر گرنے کا دھماکہ بھی سنائی دیا۔

اور عمران بے اختیار ہنس پڑا۔

دوسرے لمحے مارسیلا کی چیخ سنائی دی اور پھر خاموشی چھا گئی۔

" ہیلو باس ——— میں اسے گولی مار دوں گا" چند لمحوں بعد جوزف کی غراتی ہوئی آواز سنائی دی۔

" پہلے یہ بتاؤ بے ہوش ہوئی ہے یا مر گئی ہے" عمران نے مسکراتے ہوئے پوچھا۔

" پاگل بغیر گولی کے نہیں مرتے ——— لڑکی تھی اس لئے میں لحاظ کر گیا۔ ورنہ اس نے جس طرح میرے جبڑے پر پنچ رسید کیا تھا میں ٹوٹل ناک ڈاؤن کر دیتا۔ مگر وہ دو پنچوں میں ہی بے ہوش ہو گئی۔" جوزف نے دانت پیستے ہوئے کہا۔

" جوانا سے کہو اسے سپیشل سروسز ہسپتال چھوڑ کر آئے

وہ وہاں بتا دے گا کہ یہ سر نائٹم کی لڑکی ہے۔"

عمران نے کہا اور رسیور رکھ دیا۔ اس کے ہونٹوں پر ابھی تک مسکراہٹ کھیل رہی تھی۔

"یہ لڑکی تو واقعی مجھے پاگل لگتی ہے۔" بلیک زیرو نے طویل سانس لیتے ہوئے کہا۔

"اسی لئے تو کہہ رہا ہوں کہ مجھے جولیا کا مستقبل تاریک لگ رہا ہے۔ لڑکیاں پاگل ہی اچھی لگتی ہیں۔ ورنہ یونیورسٹی اور کالج کی تمام پروفیسر خواتین اب تک شادی شدہ نہ ہو چکی ہوتیں۔ عقلمند لڑکیاں تو کریلا نیم چڑھا کے مصداق ہو جاتی ہیں اور بدقسمتی سے جولیا اب نیم پر زیادہ اونچی چڑھتی جا رہی ہے"

عمران نے جواب دیا اور بلیک زیرو کھلکھلا کر ہنس پڑا۔

"اوہ ۔۔۔ اب سمجھا آپ کا مطلب ۔۔۔ لیکن اس کا سامنا ابھی جولیا سے نہیں ہوا۔ ورنہ وہ اس سے بھی زیادہ پاگل نظر آنے لگتی ہے۔" بلیک زیرو نے جواب دیا اور عمران ہنس پڑا۔

"تو پھر کرا دیا جائے مقابلہ ۔۔۔ کیا خیال ہے؟"

عمران نے کہا۔ لیکن اس سے پہلے کہ بلیک زیرو جواب دیتا۔ ٹیلیفون کی گھنٹی ایک بار پھر بج اٹھی اور اس بار عمران کے اشارے پر بلیک زیرو نے رسیور اٹھا لیا۔

"ایکسٹو" ۔۔۔ بلیک زیرو نے مخصوص لہجے میں کہا۔

"سلطان بول رہا ہوں ۔۔۔ عمران سے بات کراؤ۔"

دوسری طرف سے سر سلطان کی بے حد سنجیدہ آواز سنائی دی۔

"جی بات کیجئے ۔۔۔ وہ موجود ہیں۔" بلیک زیرو نے اصل آواز میں کہا اور مسکراتے ہوئے رسیور عمران کی طرف بڑھا دیا۔

"جی فرمایئے ۔۔۔ کیا سر نائٹم کا داخلہ نہیں ہو رہا، سپیشل سروسز ہسپتال میں ۔۔۔ چٹ کی ضرورت ہے۔"

عمران نے رسیور ہاتھ میں لیتے ہوئے کہا۔

"اوہ ۔۔۔ تمہیں کیسے معلوم ہوا سر نائٹم کے بارے میں" سر سلطان کی حیرت میں ڈوبی آواز سنائی دی۔

"میں نے ہی انہیں ہسپتال بھجوایا تھا۔" عمران نے جواب دیا۔

"اوہ ۔۔۔ اچھا تو تم نے ہی ان کی بینڈیج کی تھی۔ ڈاکٹر حیران تھے کہ کس نے ان کا آپریشن کیا ہے۔ بہرحال تم فوراً میرے پاس پہنچو ۔۔۔ سر نائٹم کے سلسلے میں ہی ایک ضروری بات کرنی ہے ۔۔۔ فوراً آجاؤ۔"

دوسری طرف سے سر سلطان نے کہا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا۔ وہ رسیور رکھ چکے تھے۔

"یہ سر نائٹم والا چکر گلے پڑتا نظر آ رہا ہے۔ مجھے پہلے ہی شک تھا۔ کیونکہ مارسیلا بندھی ہوئی پائی گئی تھی اور مارسیلا نے اپنی مخصوص ذہنی کیفیت کے دوران کسی سے انتقام لینے

کی بات بھی کی تھی ——— بہرحال ٹھیک ہے میں سر سلطان
کے پاس جا رہا ہوں ۔ تم ایسا کرو کہ صفدر اور کیپٹن شکیل
کو اس جلے ہوئے مکان کی طرف بھجوا دو تاکہ وہ وہاں جا کر
اس کی راکھ کی تلاشی لیں، شاید ایسی کوئی چیز مل جائے جو آئندہ
ہمارے کام آئے ۔"

عمران نے بڑے سنجیدہ لہجے میں کرسی سے اٹھتے ہوئے
کہا۔

" اس مکان کا پورا پتہ" بلیک زیرو نے میز پر رکھا ہوا
کاغذ اپنی طرف کھسکاتے ہوئے پوچھا اور عمران نے اسے اس
مکان کی تفصیل بتا دی۔

" صفدر کو کہہ دینا کہ وہ اردگرد کا علاقہ بھی چیک کرے۔
کیونکہ ظاہر ہے وہ لوگ کسی سواری پر ہی آئے ہوں گے۔ ہو سکتا
ہے کوئی کلیو اس طرح بھی مل جائے۔"

عمران نے کہا اور پھر تیز تیز قدم اٹھاتا بیرونی دروازے کی
طرف مڑ گیا۔

چار خچروں پر مشتمل قافلہ خاصی تیز رفتاری سے انتہائی
دشوار پہاڑی علاقے میں سفر کرتا ہوا آگے بڑھا جا رہا تھا۔
تین خچروں پر جوگیا رنگ کے لمبے لمبے چوغے پہنے
سر سے گنجے تین افراد سوار تھے۔ جن میں سے ایک ادھیڑ
عمر اور دو نوجوان تھے۔ جبکہ چوتھے خچر پر مختلف قسم کا سامان
لدا ہوا تھا۔ اور اس چوتھے خچر کی راس تیسرے خچر سے
بندھی ہوئی تھی۔

سب سے آگے والے خچر پر ادھیڑ عمر یوگی سوار تھا۔ اس
کے چہرے پر یوگیوں جیسی مخصوص نرمی کی بجائے زیر زمین
وزاد کے چہروں پر پائی جانے والی مخصوص سفاکی اور درشتگی
کے آثار نمایاں تھے جبکہ پچھلے دو خچروں پر سوار نوجوان
بظاہر سیدھے سادے یوگی تھے ——— لیکن وہ تینوں ہی غیر ملکی

تھے۔ انتہائی دشوار گزار پہاڑی پگڈنڈی پر جس کی دونوں
سائیڈوں پر ہزاروں فٹ گہری کھائیاں تھیں یہ قافلہ
بڑے اطمینان بھرے انداز میں چلا جا رہا تھا۔

ایک پہاڑی پر پہنچ کر قافلہ رک گیا۔ اور اس ادھیڑ
عمر یوگی نے خچر کے ساتھ لٹکے ہوئے چمڑے کے تھیلے میں
ہاتھ ڈال کر ایک جدید قسم کی دوربین نکالی اور اسے آنکھوں
سے لگا کر پہاڑی کی دوسری طرف گہرائی کا جائزہ لینے
لگا۔

اور پھر اسے دور گہرائی میں اٹھتی ہوئی دھوئیں کی پتلی
سی لکیر نظر آئی تو اس نے دوربین اس پر فکس کر دی۔
دھواں گھنے درختوں کے درمیان سے نکل رہا تھا۔

وہ چند لمحے اس دھوئیں کو غور سے دیکھتا رہا۔ اور پھر
اس کے پتلے پتلے ہونٹوں پر معنی خیز مسکراہٹ رینگنے
لگی۔ اس نے دوربین آنکھوں سے ہٹا کر واپس تھیلے میں ڈالی
اور پھر تھیلے میں سے ایک چھوٹا لیکن انتہائی جدید قسم کا ٹرانسمیٹر
نکال کر اس کے مختلف بٹن دبانے لگا۔

"ہیلو ——— ہیلو ——— راج یوگی کالنگ مہا یوگی۔ اوور"

ادھیڑ عمر آدمی نے تیز اور کرخت لہجے میں فقرہ بار بار
دہرانا شروع کر دیا۔

"یس ——— مہا یوگی اٹنڈنگ۔ اوور"

چند لمحوں بعد ایک باریک مگر چیختی ہوئی آواز سنائی دی

"باس ——— اونچی پہاڑی سے مجھے دھوئیں کی لکیر نظر آگئی
ہے ——— اوور" راج یوگی نے کہا۔

"ٹھیک ہے ——— اب تم جا سکتے ہو۔ وہاں موجود سرپ
تمہیں مزید گائیڈ کرے گا۔ میں اسے تمہاری آمد کی اطلاع دے
دیتا ہوں ——— اوور"

مہا یوگی نے مطمئن لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

"یس باس ——— اوور" راج یوگی نے سر ہلاتے ہوئے جواب
دیا۔

"اوور اینڈ آل" دوسری طرف سے کہا گیا اور اس کے
ساتھ ہی اس نے ٹرانسمیٹر آف کر کے واپس تھیلے میں ڈالا اور
مڑے بغیر اس نے اپنا ہاتھ اونچا کیا تو پیچھے کھڑے ہوئے دونوں
یوگی بجلی کی سی تیز رفتاری سے خچروں سے نیچے اترے اور
آگے بڑھ کر راج یوگی کے سامنے مؤدبانہ انداز میں کھڑے ہو
گئے۔

"مشین گنیں ہاتھوں میں لے لو ——— اپنے خچروں کو
میرے خچر کے ساتھ باندھ دو اور تم دونوں نیچے اتر کر چیک کرو
کہ کیا واقعی یہ دھواں سفید مندر سے ہی نکل رہا ہے۔ اگر ایسا
ہے تو تم میں سے ایک واپس آئے گا اور دوسرا اس وقت
تک وہیں چھپا رہے گا جب تک میں اسے کاشن نہ دوں۔ ہمیں
ہر قدم پر محتاط رہنا ہو گا۔"

راج یوگی نے بڑے تحکمانہ انداز میں دونوں نوجوانوں کو

ہدایات دیتے ہوئے کہا۔
"حکم کی تعمیل ہوگی باس"۔ دونوں نوجوانوں نے سر جھکاتے
ہوئے کہا۔
اور پھر وہ دونوں بجلی کی سی تیزی سے حرکت میں آ گئے
انہوں نے راج یوگی کے حکم کی تعمیل میں خچروں کے ساتھ موجود
بڑے بڑے چمڑے کے تھیلوں سے جدید قسم کی مشین گنیں
نکالیں اور پھر خچروں کی باگیں ایک دوسرے سے باندھ کر انہیں
راج یوگی کے خچر کے ساتھ باندھ دیا۔
اور پھر وہ کسی پھرتیلے بندر کی طرح مشین گنیں سنبھالے
پہاڑی سے نیچے اترتے چلے گئے۔ جبکہ راج یوگی وہیں چوٹی پر
ہی موجود رہا۔
وہ دونوں چند ہی لمحوں میں راج یوگی کی نظروں سے
غائب ہو گئے۔
پھر تقریباً دس منٹ بعد ایک یوگی واپس اوپر چڑھتا
دکھائی دیا۔ اور وہ راج یوگی کے سامنے پہنچ کر مودبانہ انداز میں
جھک گیا۔
"یہ سیاہ مندر ہی ہے باس اور سروپ وہاں ہمارے
انتظار میں کھڑا ہے۔ میں نے اچھی طرح چیک کر لیا ہے۔ ٹولی
وہیں چھپ گیا ہے"۔
آنے والے نے رپورٹ دیتے ہوئے کہا۔
"سروپ نے تو ٹولی کو نہیں دیکھا"۔ راج یوگی نے کرخت

لہجے میں پوچھا۔
"نو باس ——— ہم علیحدہ علیحدہ گئے ہیں اور سروپ
نے ہم دونوں کو نہیں دیکھا"۔ نوجوان نے جواب دیا۔
"ٹھیک ہے ——— اب تم آخری خچر سے کچھ سامان اتار کر
ٹولی والے خچر پر باندھ دو تاکہ سروپ یہ نہ سمجھے کہ ہمارا ایک
آدمی ساتھ نہیں ہے۔ اور اپنے خچر پر سوار ہو جاؤ اور
سنو ——— وہاں تم نے بھی انتہائی محتاط رہنا ہے۔"
راج یوگی نے کہا۔
"یس باس ——— لیکن سروپ تو ہمارا خاص آدمی ہے باس"۔
نوجوان نے کہا۔
"تم نہیں سمجھتے آرتھر ——— مجھے اطلاعات ملی ہیں کہ سروپ
نے مندر سے نکل کر رتنا پہاڑی کے دامن میں چند مشکوک
لوگوں سے خفیہ ملاقات کی ہے۔ اور اس ملاقات کے بارے
میں کوئی تفصیل اس نے ہیڈ کوارٹر کو نہیں بھیجیں۔ جلدی کرو
ہمیں مزید دیر نہیں ہونی چاہیے"۔
راج یوگی نے ہونٹ کاٹتے ہوئے کہا۔
اور آرتھر تیزی سے اس کے حکم کی تعمیل میں مصروف ہو گیا۔
چند لمحوں بعد خچروں کا یہ قافلہ پہاڑی سے نیچے
اترنے لگا۔ لیکن اب قافلے میں دو خچروں پر سامان لدا ہوا تھا۔
جبکہ تین کی بجائے دو آدمی خچروں پر سوار تھے۔
پہاڑی سے اترتے ہوئے خچروں کی رفتار خاصی تیز تھی

اور پھر جلد ہی یہ قافلہ ان درختوں کے درمیان پہنچ گیا جہاں سے دھوئیں کی لکیر اوپر جاتی دکھائی دے رہی تھی۔ اور تھوڑی دیر بعد پہاڑی کے دامن میں گھنے درختوں کے درمیان گھرا ہوا سیاہ رنگ کا مندر نظر آنے لگا۔

یہ مندر سیاہ رنگ کے پتھروں سے بنا ہوا تھا اور بےحد قدیم لگ رہا تھا۔ مندر کا علاقہ خاصا وسیع تھا۔ مندر کی مخصوص عمارت کے ساتھ ہی ایک اور چھوٹی سی عمارت بھی موجود تھی جو پجاریوں کی رہائش گاہ تھی اور اس کے مین دروازے کے سامنے ایک ادھیڑ عمر یوگی کھڑا انہیں دیکھ رہا تھا۔

قافلہ جیسے ہی مندر کے قریب پہنچا وہ نوجوان یوگی تیزی سے آگے بڑھا اور اس نے راج یوگی کو مودبانہ انداز میں جھک کر سلام کرتے ہوئے اس کے خچر کی راس پکڑ لی۔

" سروپ آپ کو سیاہ مندر میں خوش آمدید کہتا ہے "۔ نوجوان یوگی نے بڑے مودبانہ انداز میں کہا۔

" مہاتما تمہیں خوشیاں دے سروپ "۔ راج یوگی نے کہا اور خچر سے نیچے اتر آیا۔ آرتھر بھی اس کے پیچھے ہی خچر سے نیچے اترا تھا۔

" آپ اندر تشریف لائیں ——— پجاری ان خچروں کو لے جائیں گے "۔ سروپ نے کہا اور راج یوگی سر ہلاتا ہوا اس عمارت کی طرف بڑھ گیا جبکہ خچر وہیں رک گئے۔

عمارت اندر سے خاصی شاندار تھی۔ یہ ایک بیرک نما عمارت

تھی جس کے درمیان راہداری اور دونوں اطراف میں بڑے بڑے کمرے تھے۔ تمام کمروں کے دروازے بند تھے سروپ راج یوگی اور آرتھر کو ہمراہ لئے ایک بڑے کمرے میں داخل ہوا۔ اندر کمرہ جدید تہذیب کے انداز میں سجا ہوا تھا۔ وہاں بڑے قیمتی صوفے اور نیچے فرش پر پھیلا ہوا ایرانی قالین نظر آ رہا تھا۔

" تشریف رکھیئے باس "۔ سروپ نے مسکراتے ہوئے قدرے بے تکلفی سے کہا۔

" شکریہ "—— راج یوگی نے کہا۔ اور ایک صوفے پر بیٹھ گیا جبکہ آرتھر مودبانہ انداز میں راج یوگی کے پیچھے کھڑا ہو گیا۔ سامنے والے صوفے پر سروپ بیٹھ گیا۔

" آپ کے لئے کیا منگواؤں "۔ سروپ نے مودبانہ لہجے میں کہا۔

" وہسکی "—— راج یوگی نے مسکراتے ہوئے کہا۔ اور اس نے چوغے کے تسمے کھولنے شروع کر دیئے۔

" میں حاضر ہوتا ہوں "۔

سروپ نے سر ہلاتے ہوئے کہا اور اٹھ کر دروازے کی طرف بڑھ گیا۔

راج یوگی نے چوغہ اتار کر صوفے پر رکھ دیا۔ اب چوغے کے نیچے وہ چست پتلون اور چست جیکٹ پہنے ہوئے تھا۔ اس نے کنپٹی پر چٹکی بھری اور دوسرے لمحے ایک مخصوص قسم کی

جھلی اس نے سر سے اتار کر چوغے کے اوپر پھینک دی۔ نیچے
اس کے سرخ رنگ کے بال سر کے ساتھ جمے ہوئے نظر آنے
لگے۔ راج یوگی نے بالوں میں ہاتھ پھیر کر انہیں ایڈجسٹ کیا۔
" تمہارے پاس ریوالور ہے نا؟" راج یوگی نے مڑ کر آرتھر
سے پوچھا۔
" یس باس —— میں محتاط ہوں؟" آرتھر نے جواب دیا اور
راج یوگی نے سر ہلا دیا۔
" چند لمحوں بعد خود سروپ ہاتھ میں ایک بڑی بوتل اور ایک
جام اٹھائے اندر داخل ہوا۔ اس نے راج یوگی کی اس کایا پلٹ
پر چونکے بغیر مؤدبانہ انداز میں بوتل اور جام راج یوگی کے
سامنے رکھ دیا۔
راج یوگی نے بوتل کا ڈھکن کھولا اور بوتل میں موجود وہسکی
سے آدھا جام بھر کر اس نے جام ہاتھ میں اٹھا لیا۔
" آپ کی اچانک آمد کی وجہ میں نہیں سمجھ سکا۔" سروپ
نے مؤدبانہ لہجے میں پوچھا۔
" ہیڈ کوارٹر کو اطلاع ملی ہے کہ تم نے کل رات رتنا پہاڑی
کے دامن میں چند یوگیوں سے ملاقات کی ہے۔ کیا یہ اطلاع
درست ہے؟"
راج یوگی نے شراب کا بڑا سا گھونٹ لیتے ہوئے سخت
لہجے میں کہا۔
" اوہ —— تو یہ بات ہے۔ میں نے واقعی ملاقات کی ہے

لیکن وہ درحقیقت یوگی تھے اور تبت کی طرف سے آئے تھے۔
وہ کافرستان کے بڑے مندر کی زیارت کو جا رہے تھے انہوں
نے سیاہ مندر میں رہائش کی اجازت مانگی لیکن میں نے انہیں
ٹال دیا تھا۔"
سروپ نے بڑے مطمئن انداز میں جواب دیتے ہوئے کہا۔
" لیکن تم نے ہیڈ کوارٹر کو اس کی اطلاع نہیں دی۔"
راج یوگی کا لہجہ یکلخت سخت ہو گیا۔
" یہ روٹین کی بات تھی اس لئے میں نے اسے کوئی اہمیت
نہ دی تھی۔" سروپ نے جواب دیا۔
" لیکن ہیڈ کوارٹر کی اطلاع کے مطابق یہ لوگ کافی لمبا چکر کاٹ
کر واپس آئے تھے اور ایک رات مندر میں رہ کر گئے ہیں؟"
راج یوگی کا لہجہ بے حد سخت ہو گیا تھا۔
" نہیں —— یہ اطلاع غلط ہے؟" سروپ نے احتجاج
کرتے ہوئے کہا۔
" اگر اس کا ثبوت پیش کر دیا جائے تو؟" راج یوگی نے
کرخت لہجے میں کہا۔
" جب ایسا ہوا ہی نہیں تو ثبوت کیسا ہو سکتا ہے۔ آپ
نارٹن سے بیشک پوچھ لیں۔" سروپ نے کہا۔
" دیکھو سروپ —— تم ہمارے خاص آدمی ہو۔ اور تمہیں
خاص آدمی سمجھتے ہوئے اس اہم اڈے کا انچارج بنایا گیا ہے چونکہ
مندر میں یوگی آتے جاتے رہتے ہیں۔ یہ کوئی نئی یا انوکھی بات

نہیں ہے لیکن تم نے اطلاع نہ دے کر ہمیں چونکا دیا ہے۔ اور
اب تم جھوٹ بھی بول رہے ہو —— اب بھی وقت ہے کہ
صاف اور سیدھی بات بتا دو۔"

راج یوگی نے ہونٹ کاٹتے ہوئے سرد لہجے میں کہا۔

"آپ صاف اور سیدھی بات واقعی سننا چاہتے ہیں۔ ٹھیک ہے تو پھر سن لیں" سروپ نے کہا اور اس سے پہلے کہ اس کا فقرہ مکمل ہو۔ ایک سائیڈ سے دروازہ کھلا اور دو آدمی ہاتھوں میں مشین گنیں اٹھائے اندر داخل ہوئے۔

ان میں سے ایک نے بجلی کی سی تیزی سے آرتھر کی پشت سے مشین گن کی نال لگا دی اور دوسرے نے نال کا رخ راج یوگی کی طرف کر دیا۔

"یہ ہے صاف اور سیدھی بات —— مسٹر برٹ عرف راج یوگی صاحب" سروپ نے فاتحانہ انداز میں مسکراتے ہوئے کہا۔

"مطلب یہ ہوا کہ تم ہیڈ کوارٹر سے بغاوت پر اتر آئے ہو کس کے تحت کام کر رہے ہو"

راج یوگی نے اسی طرح مطمئن لہجے میں کہا۔

"شونہار تنظیم کو تو تم جانتے ہی ہو گے —— میں شونہار میں شامل ہو گیا ہوں —— ہمارے ملک کی دولت تم لوگ کیوں لے جاؤ۔ ہم اسے خود کیوں نہ استعمال کریں۔ اور یہ بھی سن لو کہ تمہارے ہیڈ کوارٹر پر بھی اب تک قبضہ ہو چکا ہو

" سروپ نے کہا۔

"یہ تمہاری بھول ہے سروپ —— تم نے ایگل فائٹرز کو بے وقوف سمجھ لیا ہے۔ حالانکہ ایگل فائٹرز وہ تنظیم ہے جس کی صلاحیتوں کا لوہا پوری دنیا مانتی ہے"

راج یوگی نے سرد لہجے میں کہا۔

"ابھی تم شونہار کا لوہا مان لو گے —— مجھے ہیڈ کوارٹر پر قبضہ کی اطلاع کا انتظار ہے۔ اس کے بعد تمہاری لاشیں یہاں گیدڑ ہی کھائیں گے" سروپ نے سر ہلاتے ہوئے جواب دیا۔

"وہ اطلاع کبھی نہیں آئے گی البتہ تمہاری موت آ چکی ہے کیونکہ تمہارے متعلق میں نے ریڈ کاشن دے دیا ہے"

راج یوگی نے بڑے مطمئن انداز میں جواب دیا۔

اور پھر اس سے پہلے کہ سروپ کوئی جواب دیتا کمرہ مشین گن کی تڑتڑاہٹ اور انسانی چیخوں سے گونج اٹھا۔

راج یوگی تو اطمینان سے بیٹھا رہا لیکن سروپ تڑپ کر اٹھا اور اس نے چوغے کے اندر ہاتھ ڈالنے کی کوشش کی۔ کمرے میں موجود دونوں مشین گن بردار چیختے ہوئے نیچے گر چکے تھے۔

"خبردار —— ہاتھ اٹھا دو" ایک اور دروازے سے چیختی ہوئی آواز سنائی دی اور اس کے ساتھ ہی راج یوگی کے پیچھے کھڑے ہوئے آرتھر نے بھی بجلی کی سی تیزی سے ریوالور نکال لیا تھا۔

ایک اور دروازے سے راج یوگی کا ساتھی ٹونی ہاتھ میں

مشین گن پکڑے اندر داخل ہوا۔ اس کی مشین گن سے ابھی
تک دھوئیں کی لکیر نکل رہی تھی۔
سروپ نے بے اختیار دونوں ہاتھ اوپر اٹھا دیئے۔
اس کا دمکتا ہوا چہرہ یکلخت بجھ گیا تھا۔
"پیچھے دیوار کی طرف منہ کرو جلدی"
لوٹی نے دھاڑتے ہوئے لہجے میں کہا اور سروپ نے
دیوار کی طرف منہ کیا تو آرتھر بجلی کی سی تیزی سے آگے بڑھا
اور اس نے انتہائی پھرتی سے اس کی تلاشی لے کر ایک پسٹل
نکال لیا۔
اس کے بعد اس نے سروپ کے دونوں ہاتھ پیچھے کر کے
ان میں کلپ ہتھکڑی ڈال دی۔ سروپ نے کوئی احتجاج نہ
کیا اور نہ ہی کوئی رد عمل ظاہر کیا۔
"اسے صوفے پر بٹھا دو۔" راج یوگی نے جو اسی طرح
بڑے مطمئن انداز میں وہسکی پینے میں مصروف تھا، تحکمانہ
لہجے میں کہا۔ اور آرتھر نے اسے بازو سے پکڑ کر صوفے پر
بٹھا دیا۔
سروپ کے چہرے پر دھواں سا پھیلا ہوا تھا۔
"لوٹی ـــ تم اس الماری کے پیچھے چھپ جاؤ۔ ابھی اس
کا کوئی ساتھی اطلاع دینے آئے گا۔"
راج یوگی نے کہا اور لوٹی سر ہلاتا ہوا الماری کی طرف
بڑھ گیا۔

"آرتھر تم ان دونوں کی لاشیں گھسیٹ کر صوفوں کے پیچھے
ڈال دو اور مشین گن اٹھا کر اپنی پشت پر چھپا لو۔"
راج یوگی نے آرتھر سے کہا اور آرتھر نے پلک جھپکنے میں اس
کے احکامات کی تعمیل کر دی۔
"ہاں ـــ اب بولو سروپ ـــ شو نہار تنظیم کے متعلق تمام
تفصیلات بتا دو ـــ ہو سکتا ہے میں تمہاری جان بخش دوں"
راج یوگی نے سامنے بیٹھے ہوئے سروپ سے مخاطب ہو کر
کہا۔
"مجھے اپنی زندگی سے کوئی دلچسپی نہیں رہی۔ مجھے معلوم نہ
تھا کہ تم لوگ اتنے ہوشیار ثابت ہو گے۔ ورنہ میں تمہیں دیکھتے
ہی گولیوں سے اڑا دیتا۔" سروپ نے ہونٹ کاٹتے ہوئے کہا۔
"تم شاید اب بھی یہی سمجھ رہے ہو کہ ایگل فائٹرز کو کسی بات
کا علم نہیں ـــ چلو میں بتا دیتا ہوں کہ شو نہار تنظیم کے
چار کارکن جو تمہارے پاس یہاں رات رہ کر گئے تھے انہیں
ہم نے گرفتار کر لیا۔ ان سے ہمیں معلوم ہوا کہ شو نہار
تنظیم نے تم سے ہیڈ کوارٹر کی تفصیلات مانگی تھیں۔ اور تم نے وہ
تفصیلات مہیا کر دیں۔ لیکن تم سے غلطی یہ ہوئی کہ جس کو تم
ہیڈ کوارٹر سمجھ رہے تھے وہ تو ہمارا صرف ایک اڈہ ہے۔
اصل ہیڈ کوارٹر کا تو دنیا میں سوائے چند افراد کے اور کسی کو
علم نہیں۔ اس لئے ان لوگوں کی گرفتاری کے بعد ہم نے ان
کی جگہ اپنے آدمی بھیج دیئے۔ اور نتیجہ یہ ہوا کہ شو نہار تنظیم کا

سرغنہ رام لعل پکڑا گیا۔ اور اس کا ہیڈ کوارٹر جو شیلانگ پہاڑی
میں بنایا گیا تھا۔ اسے تباہ کر دیا گیا۔ اور وہاں سے ملنے والی
تفصیلات کے مطابق شو نہار تنظیم کے سارے ایجنٹ ٹریس
ہو گئے اور ان کا خاتمہ کر دیا گیا۔ صرف تمہارے ساتھی اور تم
رہ گئے۔ ہمیں یہ معلوم ہو گیا کہ یہاں تمہارے صرف تین افراد
ہیں جن میں سے دو تو یہ مارے گئے اور تیسرے کو سامنے لے
آنے کے لئے شو نہار تنظیم کی طرف سے وکٹری کی کال دی جائے
گی اور وہ تمہیں وکٹری کی خبر سنانے آئے گا اور اسے بھی دم
لیا جائے گا۔ اس طرح شو نہار تنظیم کا ہمیشہ کے لئے خاتمہ ہو
جائے گا ـــــ بولو میں درست کہہ رہا ہوں "۔

راج یوگی نے شراب کے گھونٹ پیتے ہوئے کہا۔ اور سروپ
طنزیہ انداز میں ہنس پڑا۔

"یہ تمہاری غلط فہمی ہے مسٹر برٹ ـــــ تم شو نہار تنظیم
کے خاتمہ کی بات کر رہے ہو ـــــ شو نہار تنظیم کبھی ختم نہیں ہو
سکتی البتہ تمہارا خاتمہ قریب ہے ـــــ تمہارا کیا خیال ہے، یہ
شراب جو تم پی رہے ہو، یہ تمہاری دعوت ہے۔ نہیں، یہ زہریلی
شراب ہے اور تم آدھی بوتل اپنے اندر اتار چکے ہو"

سروپ نے طنزیہ انداز میں جواب دیا۔

"تم مجھے یعنی برٹ کو خوفزدہ کرنے کی کوشش کر رہے ہو
ایسا ہونا ناممکن ہے۔ مجھے پہلے سے اس کی امید تھی۔ اس لئے میں
نے اپنے منہ میں اینٹی پوائزن کیپسول رکھے ہوئے تھے ان کیپسولوں

کو نگلنے کے بعد اب یہ شراب قطعی بے ضرر ہو چکی ہے۔ ورنہ
آدھی بوتل تو کجا دوسرے پیگ کے بعد ہی میری موت واقع
ہو جاتی۔ اور تم جس شو نہار تنظیم کی بات کر رہے ہو کہ وہ
ختم نہیں ہو سکتی اس کے متعلق بھی بتا دوں کہ ہمیں رام لعل
کے اڈے سے سرنائٹ اور اس کی بیٹی مارسیلا کے متعلق بھی
اطلاعات مل گئیں کہ ان کی مرتب کردہ رپورٹ سے حکومت
کو اس خزانے کا علم ہوا اور شو نہار تنظیم بنا کر اسے حرکت
میں لایا گیا۔ یہ رپورٹ اب بھی سرنائٹ کے پاس موجود ہے اور
سرنائٹ پاکیشیا میں ہیں۔

ہمیں سرنائٹ کے متعلق اچھی طرح علم ہے کہ وہ ایسی کسی
رپورٹ کو کسی طرح بھی کسی بھی حکومت کے حوالے نہیں کرتے
وہ اس لائن کے آدمی نہیں ہیں۔ لیکن اس رپورٹ کی موجودگی
سرنائٹ کے پاس ایگل فائٹرز کے لئے خطرناک ثابت ہو سکتی تھی
اس لئے تمہاری اطلاع کے لئے بتا دوں کہ ہمارے آدمیوں نے
سرنائٹ سے وہ رپورٹ حاصل کر کے انہیں گولی مار دی ہے اور
مارسیلا کو باندھ کر اس مکان کو آگ لگا دی ہے۔ وہ اب تک
جل کر راکھ ہو چکے ہیں۔ تمہارے ملک کے پاس سب سے بڑا
ایجنٹ رام لعل تھا، وہ بھی مارا جا چکا ہے۔ اس لئے حکومت
اب ہمارا کچھ نہیں بگاڑ سکتی

اور یہ بھی بتا دوں کہ ہماری تحقیقات کے مطابق یہ رپورٹ
ملک کے وزیر داخلہ شری رامائن کو ملی تھی اور اس نے ہی رام لعل

کے ذریعے شو نہار تنظیم کھڑی کی تھی۔ شری رامائن نے یہ سب
کچھ ذاتی حیثیت سے کیا تھا کیونکہ وہ اس خزانے کو خفیہ طور پر
دوسری حکومتوں کے پاس فروخت کرنے کا پروگرام بنائے ہوئے
تھا۔ اس نے حکومت کو اس کی اطلاع نہ دی تھی۔

شو نہار تنظیم کا آئیڈیا اس کا ذاتی تھا۔ رام لعل کے ساتھ
مل کر اس نے یہ چکر چلایا تھا۔ وہ رپورٹ بھی ہمیں اس سے بات
چکی ہے اور شری رامائن ایک ایکسیڈنٹ میں ہلاک ہو چکا ہے
اس لئے اب بتاؤ کہ کیا شو نہار تنظیم ختم ہو گئی ہے یا نہیں۔"

راج یوگی نے بڑے طنزیہ انداز میں مسکراتے ہوئے پوری
تفصیلات بتائیں اور سروپ کا چہرہ بری طرح لٹک گیا۔

"ٹھیک ہے ـــــ واقعی سب کچھ ختم ہو گیا۔ مجھے یہ معلوم
نہ تھا کہ شری رامائن اور رام لعل یہ سب کچھ ذاتی طور پر کر رہے
ہیں۔ اگر معلوم ہو جاتا تو میں خود حکومت کو اطلاع کر دیتا۔ بہرحال
ٹھیک ہے اب تم مجھے قتل کر سکتے ہو۔"

سروپ نے سر جھکاتے ہوئے جواب دیا۔

اسی لمحے دھماکے سے بیرونی راہداری کا دروازہ کھلا اور ایک
نوجوان یوگی تیزی سے اندر داخل ہوا۔ اس کے چہرے پر بے پناہ
جوش تھا۔

"وکٹری ـــــ باس ـــــ وکٹری۔" اس نے اندر آتے ہی
چیخ کر کہا۔ لیکن دوسرے لمحے وہ کمرے کا ماحول دیکھ کر ٹھٹھک
کر رہ گیا۔

"اچھا ـــــ تو یہ بھگوان داس تیسرا آدمی تھا۔"

راج یوگی نے چونک کر کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے
ہاتھ اٹھایا تو کمرہ مشین گن کی تڑتڑاہٹ کے ساتھ ساتھ بھگوان
داس کے حلق سے نکلنے والی چیخوں سے گونج اٹھا۔ وہ لٹو کی طرح
گھومتا ہوا فرش پر گرا اور چند لمحے تڑپ کر ساکت ہو گیا۔

صوفے پر بیٹھے ہوئے سروپ نے ہونٹ بھینچ لئے۔

"او کے ـــــ اب اسے بھی ختم کر دو۔" راج یوگی نے سرد
لہجے میں سروپ کی طرف اشارہ کیا اور دوسرے لمحے آرتھر کی
مشین گن چل پڑی اور سروپ وہیں بیٹھے بیٹھے چھلنی ہو گیا البتہ
اس کے حلق سے چیخ تو کیا سسکی تک نہ نکلی تھی۔

"آؤ ـــــ اب اڈے کا راؤنڈ لگا لیں۔ اس کے بعد
یوگی کو رپورٹ کریں گے۔"

راج یوگی نے اطمینان بھرے انداز میں اٹھتے ہوئے کہا اور
بیرونی دروازے کی طرف بڑھ گیا۔ آرتھر اور ٹونی مشین گنیں اٹھائے
مؤدبانہ انداز میں اس کے پیچھے چل دیئے۔

"آپ سرناٹم کی بیٹی مارسیلا سے ملے ہیں"۔ عمران نے مسکراتے ہوئے سر سلطان سے مخاطب ہو کر کہا۔
وہ ابھی ان کی رہائش گاہ پر پہنچا تھا۔
"سرناٹم کی بیٹی مارسیلا ——— تو کیا وہ زندہ بچ گئی ہے
سرناٹم کے خیال کے مطابق تو اسے مار دیا گیا ہے۔ وہ اپنی بیٹی کے لئے بے حد اُداس تھے۔ اور شاید بیٹی کی موت کی وجہ سے ہی انہوں نے اپنا اصول بدل کر ہمیں وہ اطلاع دی جو شا
ویسے وہ کبھی نہ دیتے۔" سر سلطان نے چونک کر کہا۔
"میں نے اسے بچا لیا تھا لیکن اس کی ذہنی کیفیت درست نہیں ہے۔ شاید شدید صدمے کی وجہ سے اس کا ذہن پلٹ گیا ہے۔ میں نے اسے سرناٹم کے پاس بھیجا ہے۔ میرا اندازہ ہے کہ باپ سے ملنے کے بعد اس کی ذہنی کیفیت لازماً بدل جائے

۔ بہر حال کیا اطلاع ملی ہے جس پر آپ اتنے بے چین نظر آ رہے ہیں۔" عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔
"زیرو میٹل کا نام سنا ہے تم نے"۔ سر سلطان نے پراسرار سے انداز میں آگے کی طرف جھکتے ہوئے کہا۔
"زیرو میٹل ——— اوہ ——— ہاں سنا ہے"۔ بلیک زیرو نے ایجاد کی ہے ——— کیوں چاہیئے آپ کو"۔ عمران نے سر ہلاتے ہوئے کہا۔
"مذاق مت کرو ——— زیرو میٹل اس وقت دنیا کی سب سے قیمتی دھات ہے۔ اس کی تھوڑی سی مقدار بھی اگر کسی ترقی یافتہ ملک کو مل جائے تو وہ زیرو ہتھیار آسانی سے تیار کر سکے گا۔ اور تم جانتے ہو کہ زیرو ہتھیار موجودہ جوہری ہتھیاروں سے کروڑوں گنا زیادہ طاقت ور ہیں۔ اور ان کا کوئی توڑ ابھی تک دریافت نہیں ہو سکا۔" سر سلطان نے تیز لہجے میں کہا۔
"لیکن آپ کب سے سائنسدان بن گئے ہیں"۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔
"میں نے سرداؤد سے بات کی ہے۔ انہوں نے مجھے یہ باتیں بتائی ہیں۔ انہی سے مجھے علم ہوا ہے کہ ایکریمیا روسیاہ اور شوگران تینوں ملک پوری دنیا میں اس کی تلاش میں سرگرداں ہیں۔ اس زیرو میٹل کی بالکل معمولی سی مقدار تبت کی پہاڑیوں میں سے ایک بار ایک سیاح کو ملی تھی جس نے اسے ایکریمیا تک پہنچایا۔ یہ چونکہ بالکل نئی دھات تھی اس لئے ایکریمیا کے

سائنسدانوں نے اس پر تجربات کیے تو اس کی حیرت انگیز
صلاحیتوں کا علم ہوا۔ یہ تجربات چونکہ بالکل انوکھے تھے۔ اس
لئے یہ ایک کانفرنس میں لیک آؤٹ ہو گئے۔ اس طرح روسیا
اور شوگران بھی اس سے واقف ہو گئے۔ اور پھر لیک آؤٹ
ہو جانے کے بعد ایکریمیا نے بھی اس کے متعلق تجربات کیے
آؤٹ کر دیا۔

اس طرح پوری دنیا کے سامنے زیرو میٹل کی تفصیلات
آگئیں اور موجودہ دور کو تو جوہری دور کہا جاتا ہے لیکن سائنسدان
نے آئندہ دور کو زیرو دور قرار دیا اور پھر پوری دنیا میں اس
کی تلاش شروع ہو گئی۔ خاص طور پر اس علاقے میں جہاں
سے یہ سیاح کو ملی تھی لیکن اب تک اس کی قلیل ترین مقدار بھی
دستیاب نہیں ہو سکی۔"

سر سلطان نے پُرجوش لہجے میں کہا۔

"کمال ہے ۔۔۔۔ بغیر پانی پیئے آپ اس عمر میں بھی اتنی
دیر تک پُرجوش تقریر کر سکتے ہیں" عمران نے مسکراتے ہوئے
کہا۔

"تم اسے اس لئے سنجیدہ نہیں لے رہے کہ تمہیں معلوم
ہی نہیں ہے کہ یہ دھات کثیر مقدار میں دستیاب ہو چکی ہے
سر سلطان نے ہونٹ کاٹتے ہوئے کہا۔

"اور اس دریافت کا سہرا سر ناظم کے سر ہے ۔ یہی بات
ہے نا" عمران نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

نہیں ۔۔۔۔ سر ناظم ماہر معدنیات نہیں ہیں۔ وہ ماہر
آثار قدیمہ ہیں۔ البتہ تبت کے دشوار گزار گھنے جنگلات میں سفر
کرتے ہوئے انہیں ایک اہم واقعہ پیش آیا۔ انہوں نے
ایک زخمی آدمی کو جنگل میں پڑا پایا جسے گولیوں سے چھلنی کر دیا گیا
تھا ۔۔۔۔ وہ ابھی تک زندہ تھا۔ سر ناظم نے اس کا علاج
کرنے کی کوشش کی لیکن وہ جانبر نہ ہو سکا۔ اس آدمی کے تھیلے
سے انہیں ایک کاغذ ملا جس میں اس بات کا اشارہ موجود
تھا کہ تبت کے دشوار گزار پہاڑی علاقوں میں کسی جگہ یہ دھات
کثیر مقدار میں دستیاب ہو چکی ہے۔ اور ایکریمیا کی کوئی خفیہ
تنظیم اسے باقاعدہ نکال کر ایکریمیا پہنچا رہی ہے۔ اس تنظیم
کا نام ایگل فائٹرز ہے اور یہ یوگیوں کے روپ میں وہاں براجمان
ہیں۔ اس وقت پہاڑی کے قریب کوئی سیاہ مندر ان کا خاص
اڈہ ہے۔

یہ تھیلا جس میں سے کاغذ ملا تھا، سر ناظم کو اس آدمی سے
کچھ دور ایک جھاڑی میں پڑا ہوا ملا تھا۔ اس کاغذ سے یہ بھی
ظاہر ہوتا تھا کہ یہ شخص شوگرانی انجنیئر تھا اور شاید یہ رپورٹ وہ
شوگران حکومت تک پہنچانا چاہتا تھا کہ مشکوک ہونے کی وجہ
سے راستے میں مارا گیا۔
لیکن مارنے والوں کو اس کا تھیلا دستیاب نہ ہو سکا تھا۔
سر ناظم چونکہ بین الاقوامی شہرت رکھتے ہیں اس لئے انہوں نے
اس رپورٹ کو اپنے تک محدود رکھا۔ وہ اس لائن کے آدمی نہ

تھے۔ البتہ انہوں نے اس کاغذ کی مدد سے اپنے طور پر زیرو
کے متعلق ایک رپورٹ تیار کر لی تاکہ ان کی موت کے بعد
جب یہ سامنے آئے گا تو یہ بھی ان کا ہی کارنامہ سمجھا جائے
وہ یہاں پاکیشیا میں اپنے ذاتی مکان میں اپنی اکلوتی
بیٹی مارسیلا کے ساتھ رہ رہے تھے کہ اچانک چار افراد مکا
میں داخل ہوئے۔ انہوں نے سر نائم سے وہ رپورٹ طلب
اور سر نائم پر تشدد کر کے انہوں نے ان سے اس رپورٹ
متعلق اگلوا لیا۔ اس وقت مارسیلا گھر پہ نہ تھی۔
رپورٹ حاصل کرتے وقت مارسیلا آ گئی تو انہوں نے
بھی زخمی کر کے بے ہوش کر دیا اور پھر سر نائم کو گولی مار کر
مکان کو آگ لگا کر وہ لوگ فرار ہو گئے۔
اس کے بعد پھر سر نائم کو ہسپتال میں ہوش آیا۔
چونکہ میرے پرانے واقف تھے اس لئے انہوں نے مجھ سے
بات کی۔ ان کا خیال تھا کہ ان کی بیٹی مارسیلا کو بھی لازماً مار
گیا ہو گا۔ اس لئے انہوں نے فیصلہ کیا کہ اب یہ رپورٹ پاکی
حکومت کے نوٹس میں آ جائے۔ چنانچہ انہوں نے اس
تفصیلات مجھے بتائیں اور میں نے سر داؤد سے جب بات
تو سر داؤد نے اس کی اہمیت کے متعلق مجھے بتایا اور پھر مجھ
زور دیا کہ کسی طرح زیرو میٹل کی مقدار حاصل کر
جائے تو پاکیشیا دفاعی لحاظ سے باقی ملکوں سے بہت آ
نکل جائے گا۔ چنانچہ میں نے صدر مملکت سے بات کی ان

بھی اس کے حصول پر آمادگی ظاہر کی اور پھر میں نے تمہیں
ا ہے۔"
سر سلطان نے تفصیلات بتاتے ہوئے کہا۔
"یعنی آپ کا مطلب ہے کہ سیکرٹ سروس جا کر یہ دھات
لے آئے۔" عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا۔
"ہاں —— یہ ہماری ترقی کے لئے بے حد ضروری ہے۔"
سر سلطان نے سر ہلاتے ہوئے کہا۔
"لیکن اس طرح حکومت ایکریمیا ہماری مخالف ہو
جائے گی۔ آپ نے اس پہلو پر سوچ لیا ہے۔" عمران نے
کہا۔
"میں نے اس پوائنٹ پر نہ صرف غور کر لیا ہے، بلکہ
صدر مملکت سے بھی انتہائی تفصیلی بات چیت ہو چکی ہے۔ تم
سرکاری طور پر نہیں بلکہ غیر سرکاری طور پہ جاؤ گے۔ اس طرح
حکومت ایکریمیا کو علم نہ ہو سکے گا کہ کون یہ دھات لے گیا ہے۔"
سر سلطان نے کہا۔
"اور اگر میں انکار کر دوں تو۔" عمران نے سنجیدہ لہجے میں کہا۔
"انکار —— مگر کیوں۔" سر سلطان نے انتہائی حیرت
بھرے لہجے میں کہا۔
"اس لئے کہ اس دھات کو یہاں لانے کے بعد ہمارا ملک
بین الاقوامی طور پر تباہ کن ہتھیاروں کی دوڑ میں شامل ہو
جائے گا اور یہ کم از کم میرے نقطہ نگاہ سے ملک کے لئے

نقصان وہ ثابت ہوگا۔"
عمران نے اسی طرح سنجیدہ لہجے میں کہا۔
"مطلب یہ ہوا کہ تم پاکیشیا کو دفاعی طور پر مضبوط دیکھنا نہیں
چاہتے۔" سر سلطان نے بری طرح ہونٹ کاٹتے ہوئے کہا۔
"چلو ــــ ایسا ہی سمجھ لیں۔" عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔
"ٹھیک ہے ــــ اگر تم ایسا نہیں چاہتے تو کوئی بات
نہیں ــــ ایسے ہی سہی ــــ ہم یہ اطلاع حکومت شوگر
کو پہنچا دیتے ہیں۔ وہ جب زیرو وے پن بنائے گا تو پھر ہم اس
سے مانگ لیں گے۔ مجھے یقین ہے کہ وہ ہماری درخواست قبول
کر کے ہمیں ایک آدھ ہتھیار تو دے ہی دے گا۔"
سر سلطان نے سرد لہجے میں کہا۔
"مانگنے کا کیا مطلب ــــ آپ یہ اطلاع دیتے ہوئے ا
سے یہ شرط رکھ لیں۔" عمران نے جواب دیا۔
"اور اگر بعد میں اس نے اس شرط پر عملدرآمد نہ کیا تو پھر
اس لئے مانگنے والا کام ٹھیک رہے گا۔"
سر سلطان نے سر ہلاتے ہوئے کہا۔
"آپ تو مانگنے کا لفظ اس طرح استعمال کر رہے ہیں
جیسے آپ نے بھیک مانگنی ہو" عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔
"تو اور کیا ــــ یہ بھیک مانگنا ہی ہوگا۔ ملک کی بہتری
کے لئے مانگ لیں گے۔"
سر سلطان نے کہا اور عمران بے اختیار ہنس پڑا۔

"میں آپ کی رگ رگ سے واقف ہوں جناب ــــ آپ
مجھے اشتعال دلانا چاہتے ہیں تاکہ میں اس سے چڑ کر اس مشن پر
راضی ہو جاؤں۔"
عمران نے ہنستے ہوئے کہا۔ اور سر سلطان پھیکی سی ہنسی
ہنس کر رہ گئے۔
"تو بتاؤ اور میں کیا کر سکتا ہوں۔"
سر سلطان نے مایوس سے لہجے میں کہا۔
"آپ بے فکر رہیں ــــ زیرو میٹل پاکیشیا میں پہنچے
گی ہر صورت میں ــــ آپ نے جیسے ہی مجھے بتایا تھا میں
فیصلہ کر چکا تھا۔ میں تو بس آپ کو چھیڑ رہا تھا۔ اب
چائے تو پلوائیں ــــ آپ کی تقریریں سن سن کر میرے سر
میں شدید درد شروع ہو گیا ہے۔"
عمران نے کہا اور سر سلطان نہ صرف ہنس پڑے بلکہ
ان کا چہرہ بھی مسرت سے کھل اٹھا۔
"ابھی منگواتا ہوں" ــــ سر سلطان نے کہا اور میز
کے کنارے پر نصب ایک بٹن دبا دیا۔
"یس سر" ــــ دوسرے ہی لمحے ملازم نے اندر داخل
ہوتے ہوئے کہا۔
"چائے لے آؤ۔" سر سلطان نے اس سے مخاطب ہو کر
کہا۔
"ساتھ کچھ اور بھی لے آنا۔ بے شک پیسے میرے نام پر

لکھوا دینا ——— سر سلطان تو خالی چائے پر ہی ٹرخانے کے عادی ہیں"۔

عمران نے مسکراتے ہوئے ملازم سے کہا اور ملازم مڑتا ہوا واپس چلا گیا۔ اس کے چہرے پر بھی مسکراہٹ تھی۔

" پھر تم کیا پروگرام بناؤ گے تاکہ میں صدر مملکت کو یہ خوشخبری سنا دوں۔" سر سلطان نے کہا۔

" مجھے سرنائم سے ملنا ہو گا ——— سرنائم کو ساتھ تو نہیں لے جایا جا سکتا البتہ اگر اس کی لڑکی مارسیلا کی ذہنی کیفیت درست ہو گئی تو شاید میں اسے ساتھ لے جاؤں۔ کیونکہ وہ سرنائم کے ساتھ مسلسل رہی ہے اس لئے وہ بہترین گائیڈ ثابت ہو گی لیکن اس کو ساتھ لے جانے یا نہ لے جانے کا انحصار اس کی ذہنی کیفیت پر ہے۔" عمران نے کہا۔

" ٹھیک ہے ——— جیسے تم مناسب سمجھو۔ بہرحال یہ زیرو میٹل آنی چاہیئے۔ چاہے اس کی قلیل مقدار ہی کیوں نہ ہو۔ ہمارے لئے وہی کافی ہے۔ میں سرداؤد کو کہہ دیتا ہوں کہ وہ اس کے استعمال کے لئے ضروری تیاریاں شروع کر دے۔"

سر سلطان نے کہا۔

" ہاں ——— ضرور کہہ دیں"۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور سر سلطان نے ہنستے ہوئے ٹیلیفون اٹھا لیا۔

پہاڑی پتھروں سے بنے ہوئے وسیع و عریض کمرے کے ایک کونے میں بڑی سی میز موجود تھی جس کے پیچھے ایک اونچی نشست کی ریوالونگ کرسی پر ایک لمبے قد اور بھاری جسم کا مالک ایک ادھیڑ عمر آدمی بیٹھا ہوا تھا۔ اس کی آنکھوں میں سانپ کی سی چمک تھی اور چہرے پر زخموں کے بے شمار نشانات جگہ جگہ بکھرے ہوئے تھے۔ وہ انتہائی مضبوط اور سڈول جسم کا مالک تھا۔ میز کی دوسری طرف موجود کرسی پر برٹ مؤدبانہ انداز میں بیٹھا ہوا تھا۔

سانپ جیسی چمک والی آنکھوں والے کے سامنے ایک فائل رکھی ہوئی تھی جس کے مطالعے میں وہ معروف تھا۔ کمرے کی پچھلی دیوار کے ساتھ چار سڈول جسموں والے نوجوان چست لباس پہنے اور ہاتھوں میں مشین گنیں اٹھائے بڑے

چوکنے انداز میں کھڑے تھے۔ کمرے پر گہرا سکوت طاری تھا۔

"ہونہہ ـــ اس کا مطلب ہے کہ شو نہار تنظیم کا مکمل
خاتمہ ہو گیا ہے"۔ زخموں کے نشانات والے نے کہا۔ اس کی
آواز اس کے جسم اور چہرے کی مناسبت سے بے حد باریک
اور چیختی ہوئی تھی۔

"یس چیف باس ـــ مکمل طور پر خاتمہ۔ کوئی آدمی
باقی نہیں بچا"۔

کرسی پر بیٹھے ہوئے برٹ نے بڑے مؤدبانہ انداز میں
جواب دیا۔ اور سامنے بیٹھے ہوئے آدمی نے کوئی جواب
دینے کی بجائے صرف سر ہلانے پر ہی اکتفا کیا۔

"باس ـــ زیرومینٹل کی پہلی کھیپ کب تک ایکریمیا
روانگی کے لئے تیار ہو جائے گی۔

چند لمحوں کی خاموشی کے بعد برٹ نے پوچھا۔

"کیوں ـــ تم کیوں پوچھ رہے ہو ـــ ؟" چیف باس
نے چونک کر سیدھے ہوتے ہوئے پوچھا۔

"میں دراصل کچھ دنوں کے لئے ایکریمیا جانا چاہتا
ہوں ـــ میں نے سوچا کہ پہلی کھیپ میں ہی لے جاؤں"
برٹ نے جواب دیا۔

"اوہ ـــ اچھا ٹھیک ہے ـــ تمہیں واقعی یہاں
آئے کافی مدت ہو گئی ہے اور ویسے بھی اگر تم نہ کہتے تو میرا
پروگرام یہی تھا کہ تمہیں ہی پہلی کھیپ دے کر بھیجا جائے۔

لیکن ابھی اس کی تیاری میں دو تین ہفتے باقی ہیں۔"
چیف باس نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"دو تین ہفتے" ـــ برٹ نے مایوسی سے جواب دیا۔

"ہاں ـــ اصل بات یہ ہے کہ اس کی دستیابی بھی بڑی
مشکل ہو رہی ہے اور پھر اس کی صفائی اور اسے محفوظ کرنا بھی
بہت مشکل کام ہے اور یہاں چونکہ ہم جدید ترین مشینری استعمال
نہیں کر سکتے۔ اس لئے ایسا پرابلم پیش آ رہا ہے۔" چیف باس
نے کہا۔

"صفائی وہاں ایکریمیا میں ہو جاتی"۔ برٹ نے کہا۔

"تم صرف انتظامی امور کے انچارج ہو برٹ ـــ تمہیں
تکنیکی معلومات کا علم نہیں ہے۔ دس ٹن وزنی پتھر کی تہوں
میں کہیں کہیں اس کے چند ذرات مل رہے ہیں۔ اس لئے پتھر
کو اس طرح کاٹنا پڑتا ہے کہ ایک ذرہ بھی ضائع نہ ہو۔
پھر دوسرا مسئلہ یہ ہے کہ ہوا لگتے ہی ذرہ خوفناک دھماکے سے
پھٹ جاتا ہے اور ایک ذرے کے پھٹنے سے کم از کم دو پہاڑیاں
اڑ سکتی ہیں۔ اس لئے ہوا بند کمرے میں اسے نکال کر ہوا بند
مخصوص دھات کے کیپسول میں اسے محفوظ کرنا پڑتا ہے"۔
چیف باس نے کہا۔

"لیکن باس ـــ وہ سیاح اسے کس طرح ساتھ لے گیا
تھا جس نے ہماری حکومت تک اسے پہنچایا تھا"۔
برٹ نے کہا۔

"وہ ایک دلچسپ اتفاق تھا ——— اس سیاح کو اس کے بارے میں قطعاً معلوم نہ تھا۔ اسے سیاحت کے دوران ایک بوڑھا یوگی ملا جو آخری دموں پر تھا۔ اس یوگی نے اسے ایک بڑا سا ہیرا دیا اور اسے بتایا کہ یہ ہیرا انتہائی قیمتی ہے نجانے کتنی صدیاں پہلے یہ ہیرا شیلانگ کے مندر میں موجود بدھ دیوتا کے مجسمے کی پیشانی میں نصب تھا کہ اسے چرا لیا گیا۔ اور بدھ مت کے ماننے والے اسے صدیوں سے اس کی تلاش میں سرگرداں رہے۔

لیکن یہ ہیرا اس بوڑھے یوگی کو ایک ایسے غار سے ملا، جو زلزلے کی وجہ سے نمودار ہوئی تھی۔ زلزلے سے پہاڑی کا ایک حصہ ٹوٹ گیا اور یہ غار ظاہر ہوئی۔ وہاں اور انسانی ڈھانچے بھی پڑے تھے۔ اور ساتھ ہی یہ ہیرا بھی۔ اس یوگی کا یہ خیال تھا کہ یہ دونوں انسانی ڈھانچے ان چوروں کے تھے جو یہ مقدس ہیرا چرا کر لے گئے تھے۔

لیکن بدھ دیوتا کا غضب ان پر ٹوٹا اور زلزلے کی وجہ سے وہ غار بند ہو گیا۔ اور وہ دونوں مر گئے۔ اور اب اس کے ظاہر ہونے کا وقت آیا تو اس یوگی کو یہ مل گیا۔ وہ اسے واپس شیلانگ مندر پہنچانا چاہتا تھا لیکن وہ اچانک بیمار ہو گیا۔ اس نے سیاح سے وعدہ لیا کہ وہ یہ ہیرا شیلانگ مندر پہنچا دے۔ سیاح ایکریمین تھا، اسے اس کے تقدس سے زیادہ اس کی قیمت سے دلچسپی تھی۔ چنانچہ بوڑھے یوگی کے مرتے ہی اس نے ایکریمیا کا رخ کیا۔

وہاں اس نے اس ہیرے کو خفیہ طور پر بیچنا چاہا اور اپنے ایک جوہری دوست سے اس کی قیمت لگوائی۔ جوہری نے اسے جو قیمت بتائی اس سے سیاح کو بے حد مایوسی ہوئی۔ کیونکہ جوہری کے قول کے مطابق یہ ہیرا ناقص تھا۔ اس کے اندر سیاہ رنگ کے دھبے تھے۔ جو اس سے پہلے کسی ہیرے میں دکھائی نہ دیئے تھے۔

اس جوہری کا ایک سائنسدان دوست تھا۔ اس نے اس سائنسدان سے ان عجیب و غریب دھبوں کا ذکر کیا تو اس نے ہیرا دیکھنے کی خواہش ظاہر کی۔ سیاح کی معرفت جب اس نے ہیرا دیکھا تو اسے بھی ان دھبوں سے دلچسپی پیدا ہوئی۔

اس نے وہ ہیرا اس سیاح سے خرید لیا اور پھر ان دھبوں کی وجہ معلوم کرنے کے لئے لیبارٹری میں ہیرے کو کاٹ دیا اور یہ دھبے زیرو میٹل کے ذرات کی وجہ سے تھے جو اس کے اندر بند تھے۔

چونکہ یہ ذرات بالکل منفرد قسم کے تھے اس لئے اس سائنسدان نے انہیں چیک کرنا شروع کر دیا اور اس طرح اچانک زیرو میٹل دریافت ہو گئی۔

اس کے بعد سرکاری طور پر اس پر مزید تحقیقات کی گئی۔ تو اس کی خاصیتوں کا علم ہوا۔ کہ یہ میٹل دنیا کی قیمتی ترین دھات ہے اور اس سے دنیا کا خوفناک ترین اور تباہ کن ہتھیار تیار کیا جا سکتا ہے۔ حکومت ایکریمیا نے اسے خفیہ رکھنے کی

کوشش کی لیکن اس جوہری کی وجہ سے راز لیک آؤٹ ہو گیا
کیونکہ اس سائنسدان نے اس جوہری کو بتا دیا تھا۔ تاکہ اس
سیاح سے مل کر اس میٹل کو مزید تلاش کیا جا سکے۔ پھر روسیاہ
اور شوگران کو بھی اس کا علم ہو گیا اور اس طرح پوری دنیا کے
سامنے یہ زیرو میٹل ظاہر ہو گئی۔

اور پھر تینوں حکومتوں نے اسے تلاش کرنے کی کوشش کی لیکن
ناکام رہے۔ اس کا ایک ذرہ بھی کہیں سے دستیاب نہ ہو سکا۔
اور وہ خاموش ہو گئے۔

لیکن اتفاق سے حکومت ایکریمیا کو یہاں اس کی موجودگی کا
علم ہو گیا۔ اور یہ علم بھی ایک خلائی سیارے میں نصب کی جانے
والے ایک خفیہ آلے کے ذریعے سے ہوا۔

چنانچہ حکومت ایکریمیا نے خفیہ طور پر ہمیں یہاں بھیجا
تاکہ ہم اسے یہاں سے نکال کر لے جائیں۔ اس طرح ایگل
فائٹرز یہاں پہنچ گئے۔ لیکن ہم یہاں جدید مشینری نہیں لا سکتے
تھے کیونکہ اس طرح باقی ممالک کو علم ہو جاتا۔ اور پھر سارا کام
ہاتھوں سے کرنا پڑا۔ ابھی تک صرف دو پتھر کاٹے جا سکے ہیں اور
شاید پانچ یا چھ ذرات دستیاب ہوئے ہیں۔ حکومت چاہتی ہے
کہ پوری پہاڑی کے ایک ایک پتھر کو چیک کیا جائے۔

چنانچہ یہ تلاش جاری ہے لیکن ابھی تک پہلی کھیپ تیار
نہیں ہو سکی۔ جس میں کم از کم پندرہ ذرات ہونے ضروری ہیں"
چیف باس نے پوری تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"اوہ ـــ پھر تو اس میں زیادہ دیر بھی لگ سکتی ہے"
برٹ نے کہا۔

"نہیں ـــ ابھی تھوڑی دیر پہلے مجھے اطلاع ملی ہے کہ
پتھر ایسے دستیاب ہوئے ہیں جن میں سے دس کے قریب ذرات
نکل آئیں گے۔ اس طرح پہلی کھیپ تیار ہو جائے گی۔ لیکن
ہفتے تو کم از کم لگ ہی جائیں گے ـــ ویسے میں نے
ایک ایسی مشین منگوائی ہے جو ایک دو روز میں پہنچ جائے
گی جس کے ذریعے ان کی مزید موجودگی کا پتہ چل جائے گا۔ ورنہ
اب تک کی رپورٹ یہی ہے کہ اس پہاڑی میں اور ذرات
موجود نہیں ہیں۔ لیکن اس مشین کے ذریعے ہم ارد گرد کی
پہاڑیوں کو بھی چیک کر سکیں گے۔ اور اگر مزید دستیابی نہ ہوئی
تو پھر یہی پہلی کھیپ ہی آخری ثابت ہو گی۔ اور ہم سب اکٹھے
ہی واپس چلے جائیں گے۔" چیف باس نے کہا۔

"اوہ ـــ پھر تو ٹھیک ہے"
برٹ نے سر ہلاتے ہوئے کہا اور پھر اس سے پہلے کہ کوئی
اور بات ہوتی، میز پر رکھے ہوئے ایک بڑے سے ٹرانسمیٹر
سے ٹوں ٹوں کی آوازیں نکلنے لگیں۔ اور چیف باس چونک کر
سیدھا ہوا اور پھر اس نے ٹرانسمیٹر کے ڈائل کو دیکھا۔

"اوہ ـــ یہ تو ایکریمیا سے کال ہے"
چیف باس نے کہا اور ہاتھ بڑھا کر ٹرانسمیٹر کا بٹن آن کر دیا۔
"ہیلو ـــ ہیلو ـــ کرنل آرنلڈ کالنگ۔ اوور" ایک

بھاری آواز سنائی دی۔
"کرنل جاگورا اٹنڈنگ ------ اوور۔" چیف باس نے
تحکمانہ لہجے میں کہا۔
"کرنل جاگورا ------ کیا آپ کے مشن کے متعلق بین الاقوا
ماہر آثار قدیمہ سرنائم کو علم ہے ------ اوور۔"
دوسری طرف سے پوچھنے والے کا لہجہ خاصا تلخ تھا۔
"سرنائم کو ------ کیا مطلب ------ میں سمجھا نہیں۔ اوور۔"
چیف باس نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔
"ہمیں ایک عجیب سی خبر ملی ہے ------ سرنائم اور اس کی
لڑکی پاکستان میں موجود تھے کہ ان پر حملہ ہوا۔ سرنائم کو گولی مار دی
گئی اور اس کی لڑکی کو باندھ کر مکان کو آگ لگا دی گئی لیکن چند
لوگ وہاں پہنچ گئے اور انہوں نے مارسیلا اور سرنائم کو بچا لیا۔
سرنائم نے ہسپتال پہنچتے ہی پاکیشیا کے سیکرٹری وزارت
خارجہ سر سلطان کو بلوا کر ان سے ملاقات کی اور اس کے بعد
سر سلطان نے وہاں کے سائنسدان سرداؤد سے بات چیت کی
اور پاکیشیا کے صدر سے بھی بات چیت کی اور اس بات چیت
میں زیرو میٹل کا ذکر آیا اور نہ صرف زیرو میٹل کا ذکر آیا بلکہ
سیاہ مندر کا بھی ذکر آیا۔ اس کے بعد سر سلطان نے پاکیشیا
سیکرٹ سروس کے نمائندے علی عمران سے ملاقات کی اور
صدر کو جو رپورٹ سر سلطان نے دی ہے۔ اس کے مطابق عم
کی سربراہی میں کوئی غیر سرکاری اور خفیہ مشن تبت کی طرف

روانہ ہونے کا ذکر آیا ہے۔ ان ساری اطلاعات سے یہی نتیجہ
یہاں اخذ کیا گیا ہے کہ سرنائم کو تمہارے مشن کا بخوبی علم تھا اور
اس نے یہ اطلاع پہنچائی ہے۔ کیا آپ کو اس کا علم ہے
اوور۔" کرنل آرنلڈ نے تفصیلات بتاتے ہوئے کہا۔
"اوہ ------ یہ تو واقعی انتہائی اہم اطلاع ہے۔ ہمارا
تو خیال تھا کہ معاملہ ختم ہو گیا ہے اور کرنل جاگورا نے جواب میں
ے شوہنار تنظیم کے بارے میں تفصیلات کے ساتھ ساتھ
سرنائم پر حملے کے بارے اور رپورٹ حاصل کرنے کے بارے
میں تفصیلات بتا دیں۔
"اس کا مطلب ہے یہ حملہ آپ کے آدمیوں نے کیا تھا اوور"
کرنل آرنلڈ نے انتہائی تلخ لہجے میں کہا۔
"ہاں ------ میں نے انہیں رپورٹ حاصل کرنے کے لئے
بھیجا تھا ------ ہم نے تبت کے وزیر داخلہ سے بھی رپورٹ
حاصل کر لی ہے اور شوہنار تنظیم کا بھی خاتمہ کر دیا ہے اور میرے
آدمیوں نے مجھے یہ رپورٹ دی ہے کہ سرنائم اور اس کی بیٹی
جل کر راکھ ہو چکے ہیں۔ اوور۔"
کرنل جاگورا نے کہا۔
"اوہ ------ آپ کے آدمیوں نے بہت بڑی حماقت کی ہے
سرنائم پر حملہ ہی کرنا تھا تو آپ ہیڈ کوارٹر کو رپورٹ کرتے
شیا میں ہمارے ایجنٹ کثیر تعداد میں موجود ہیں۔ وہ یہ کام
وہ آسانی سے مکمل کر لیتے۔ اب بھی یہ رپورٹ ہمیں پاکیشیا

کے پریذیڈنٹ ہاؤس میں موجود خفیہ ایجنٹ نے دی ہے۔ آپ کے آدمیوں نے حماقت کی کہ ایک تو اس لڑکی مارسیلا کو قتل نہیں کیا۔ دوسرا انہوں نے یہ چیک نہیں کیا کہ کیا واقعی دونوں مر چکے ہیں یا نہیں۔ اب آپ کا مشن لیک آؤٹ ہو گیا ہے بلکہ اب زیرو میٹل کے حصول کے لئے پاکیشیائی مشن بھی آپ کے سر پر پہنچ جائے گا۔ اوور"
کرنل آرنلڈ نے کہا۔

"وہ ہم تک کیسے پہنچ سکتا ہے —— سرنام سمیت کسی کو بھی ہمارے ہیڈ کوارٹر کا علم نہیں۔ تیاہ مندر جس کا حوالہ آپ نے دیا ہے صرف ہمارا سپلائی سنٹر ہے۔ ہم اس سنٹر کو ختم کر دیتے ہیں بلکہ اگر آپ کہیں تو ہم اس مندر کو ہی صاف کر دیتے ہیں۔ اور دوسری بات یہ کہ ابھی مجھے رپورٹ ملی ہے کہ جس پہاڑی سے زیرو میٹل تلاش کی جا رہی ہے، اس میں مزید میٹل کی کوئی اطلاع نہیں ملی اور موجودہ کام زیادہ سے زیادہ دو ہفتوں میں ختم ہو جائے گا۔ اس لئے اگر آپ کہیں تو ہم موجودہ کام ختم کر کے واپس آجائیں۔ اس طرح اگر پاکیشیائی مشن آئے گا بھی سہی تو یہاں ٹکریں مار مار کر واپس چلا جائے گا۔ اوور"
کرنل جاگورا نے کہا۔

"لیکن آپ نے مزید چیکنگ کے لئے جو مشین منگوائی ہے وہ تو یہاں سے روانہ ہونے والی ہے۔ اوور"
کرنل آرنلڈ نے کہا۔

"اس مشین کو آپ روک لیجئے۔ جب پاکیشیائی مشن مایوس ہو کر واپس چلا جائے گا تو ہم دوبارہ بھی کام شروع کر سکتے ہیں۔ اس وقت ہم زیادہ اطمینان سے کام کر لیں گے۔ اوور"
کرنل جاگورا نے کہا۔

"آپ کے پاس کتنے آدمی ہیں۔ اوور" کرنل آرنلڈ نے پوچھا۔

"ایگل فائٹرز کی تعداد پچاس کے قریب ہے اور یہ اپنے کام کے ماہر ہیں۔ ہم نے شونہار تنظیم کا خاتمہ مکمل طور پر صرف دو روز میں کر دیا ہے۔ اوور" کرنل جاگوار نے کہا

"لیکن پاکیشیا کی جس ٹیم کے آنے کا خطرہ ہے۔ وہ دنیا کی خطرناک ترین ٹیم ہے۔ آپ ایسا کریں کہ کام کو جلد از جلد ختم کرنے کی کوشش کریں۔ اور اس کے بعد مکمل پیک اپ کر کے واپس آجائیے۔ ہم اس دوران پاکیشیا کی اس ٹیم کا راستہ روکنے کی کوشش کریں گے۔ مجھے یقین ہے کہ ہم دو ہفتوں تک تو انہیں ضرور الجھا لیں گے۔ اس طرح آپ کا کام مکمل ہو جائے گا۔ اوور"
کرنل آرنلڈ نے کہا۔

"ٹھیک ہے —— جیسے آپ کا حکم —— اوور" کرنل جاگورا نے سر ہلاتے ہوئے کہا۔

"ویسے اس دوران آپ ایگل فائٹرز کو چوکنا رکھیں۔ اگر یہ ٹیم وہاں پہنچ بھی جائے تو اسے کسی صورت بھی مرکز تک نہیں پہنچنا چاہیئے۔ اوور" کرنل آرنلڈ نے جواب دیا۔

"آپ بے فکر رہیں۔ میں تو صرف آپ کی تشویش کی وجہ سے

ایسا کہہ رہا ہوں۔ ورنہ ذاتی طور پر مجھے ایگل فائٹرز پر مکمل اعتماد
یہ ٹیم یہاں پہنچتے ہی ہمارے ہاتھوں ختم ہو جائے گی بشرط
وہ یہاں تک پہنچ بھی سکی تو۔ اوور"۔

کرنل جاگورا نے اعتماد بھرے لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

"ٹھیک ہے —— ہم آپس میں روزانہ رابطہ رکھیں گے تاکہ تازہ کارروائیوں کی ایک دوسرے کو اطلاع ہوتی رہے۔ اوور اینڈ آل"۔

کرنل آرنلڈ نے کہا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا اور کرنل جاگورا نے ہاتھ بڑھا کر ٹرانسمیٹر آف کر دیا۔

"ہونہہ —— سن لیا تم نے برٹ اپنے آدمیوں کا کارنامہ وہ بغیر چیک کئے کہ سرنام اور اس کی بیٹی مرے ہیں یا نہیں واپس آ گئے۔ اور یہ بات میری سمجھ میں نہیں آئی کہ اس لڑکی مارسیلا کو صرف باندھا کیوں گیا۔ اسے کیوں نہ گولی ماری گئی"۔ چیف باس نے انتہائی کرخت لہجے میں کہا۔

"ان سے واقعی حماقت ہوئی ہے اور انہیں اس حماقت کی خوفناک سزا ملے گی چیف باس"۔ برٹ نے ہونٹ کاٹتے ہوئے کہا۔ اور اٹھ کر کھڑا ہو گیا۔

"ان کو سزا دینے کے بعد اب تم نے پورے علاقے کی ناکہ بندی کرنی ہے —— انسان تو ایک طرف بندر کا بچہ بھی تمہاری نظروں سے بچ کر اس علاقے میں داخل نہیں

ہونا چاہیئے"۔ چیف باس نے کہا۔

"یس باس —— آپ بے فکر رہیں۔ اس سے پہلے تو یوگیوں کے قافلے یہاں سے گزرتے رہتے تھے لیکن اب ان کا بھی خاتمہ کر دیا جائے گا"۔ برٹ نے جواب دیا۔

"بالکل —— مشن کے خاتمے تک کوئی یوگی ادھر نہیں آنا چاہیئے اور اگر آ بھی جائے تو بغیر بات کئے گولی مار دینا۔ یوگیوں کی زندگی سے زیادہ اہم ہمارا مشن ہے —— اور سنو اس سیاہ مندر کو صاف کر دو —— ہو سکتا ہے کہ ٹیم اس سیاہ مندر میں آئے"۔ چیف باس نے کہا۔

"اسے ختم کرنے سے حکومت تبت چونک پڑے گی۔ اس لئے اگر آپ اجازت دیں تو میں اسے پکنگ کے لئے استعمال کروں اگر یہ ٹیم یہاں آئی تو مندر کی وجہ سے آسانی سے پکڑی جائے گی"۔ برٹ نے کہا۔

"جو مرضی آئے کرو لیکن اصل مرکز تک کوئی نہ پہنچے۔ بس میرا مقصد یہی ہے"۔ چیف باس نے سر ہلاتے ہوئے کہا۔

"آپ قطعاً بے فکر رہیں"۔ برٹ نے کہا اور تیز تیز قدم اٹھاتا دروازے کی طرف بڑھ گیا۔

پہاڑی خچروں کی ایک طویل قطار گھنے جنگل کے درمیان پتلی سی لیکن سانپ کی طرح بل کھاتی ہوئی پگڈنڈی پر آہستہ آہستہ آگے بڑھتی جا رہی تھی۔ چڑھائی پر خچروں کی رفتار کم ہو جاتی جبکہ اترائی کے وقت ان کی رفتار میں قدرے اضافہ ہو جاتا۔

دوپہر کا وقت ہونے کے باوجود ہر طرف اندھیرا سا پھیلا ہوا تھا۔ یوں لگتا تھا جیسے شام ہونے والی ہو۔ سورج کی روشنی گھنے درختوں کی وجہ سے بہت کم اندر پہنچ رہی تھی۔ یہ آسام کا وہ پہاڑی علاقہ تھا جس کا سلسلہ اوپر جا کر تبت سے مل جاتا تھا

جس علاقے میں یہ سفر کر رہے تھے وہ انتہائی دشوار گزار پہاڑی علاقہ تھا۔ جگہ جگہ گہری کھائیاں تھیں اور بعض جگہیں تو ایسی خطرناک تھیں کہ اگر خچر کا پیر ذرا سا بھی پھسل جائے تو خچر اور اس پر سوار آدمی کی ایک ہڈی بھی دستیاب نہ ہو سکے۔ یہ قافلہ دس خچروں

پر مشتمل تھا۔

ان میں سے آٹھ خچروں پر بدھ بھکشو سوار تھے جبکہ دو خچروں پر ان کا سامان لدا ہوا تھا۔ ان بدھ بھکشوؤں میں دو عورتیں اور چھ مرد تھے۔ جن میں سے دو لمبے تڑنگے حبشی تھے اور چار مرد ایشیائی تھے۔

دونوں عورتیں البتہ غیر ملکی تھیں۔ ان سب نے گیروے رنگ کے بدھ بھکشوؤں کے مخصوص جُبّے پہنے ہوئے تھے، اور سروں پر تکونی ٹوپیاں تھیں جبکہ عورتوں نے سروں پر گیروے رنگ کے رومال باندھے ہوئے تھے۔

قافلہ جیسے ہی ایک موڑ مڑا سامنے درختوں کے درمیان ایک چوبی عمارت نظر آ گئی جس کے دروازے پر مٹی کے تیل کے لیمپ جل رہے تھے۔ اور ایک طرف کئی خچر بندھے ہوئے تھے۔

قافلہ جیسے ہی عمارت کے قریب پہنچا۔ دروازے میں سے ایک بڑی عمر کا بھکشو باہر نکل آیا۔ اس نے آگے بڑھ کر پرنام کیا اور وہ سب تیزی سے خچروں سے اتر آئے۔

"ساؤجی آپ کو سرائے میں خوش آمدید کہتا ہے۔ ویسے شاید آپ پہلی بار اس طرف آئے ہیں۔"

دروازے سے نکل کر آنے والے بھکشو نے مسکراتے ہوئے سب سے آگے والے ایشیائی نوجوان سے کہا۔

"ہاں ساؤجی —— ہم پہلی بار اس مقدس سفر پر نکلے ہیں —— میرا نام شاسترو ہے اور یہ سب میرے ساتھی ہیں۔

ہم نے تبت سے ہوتے ہوئے لانگ سار جانا ہے۔" آگے وا
بھکشو نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"اوہ —— بڑا طویل سفر ہے آپ کا —— بہرحال تشریف
لائیے۔" ساؤجی نے کہا۔

اس دوران حبشی بھکشوؤں نے خچروں سے سامان اتار کر
اپنے کاندھوں پر لاد لیا تھا۔

"یہ خچر یہیں چھوڑ دیں —— انہیں چارہ مل جائے گا۔"
ساؤجی نے کہا اور پھر وہ ان سب کو ہمراہ لئے اس چوبی عما
میں داخل ہوا۔ اور ایک راہداری سے گزر کر وہ ایک کافی بڑے
ہال نما کمرے میں پہنچ گئے۔ جس میں فرش پر نمدہ بچھا ہوا تھا۔ اور
ایک طرف آتشدان میں آگ جل رہی تھی۔ جس کی وجہ سے کمرے
کی فضا خاصی گرم اور خوشگوار ہو گئی تھی۔

"یہ میری سرائے کا سب سے اچھا کمرہ ہے اور اس موسم
میں آپ کا قافلہ سب سے پہلا ہے۔ مجھے آپ کی خدمت کر کے
بے حد خوشی ہو گی۔" ساؤجی نے کہا۔

"لیکن باہر خچر تو موجود ہیں۔ میں تو یہی سمجھا تھا کہ اور
لوگ بھی یہاں موجود ہوں گے۔" شاسترو نے کہا:

"نہیں —— وہ سرائے کے خچر ہیں تاکہ اگر کسی کا خچر بیمار
ہو جائے تو اسے خچر پیش کر دیا جائے —— آپ لوگ آرام
کریں، میں آپ کے لئے کھانا بھجواتا ہوں۔" ساؤجی نے نرم
لہجے میں کہا اور پھر تیزی سے کمرے سے باہر نکل گیا۔

... تم تو واقعی پورے بدھ بھکشو نظر آرہے ہو —— حیرت
ہے مجھے"۔ ایک غیر ملکی لڑکی نے بڑے میٹھے لہجے میں کہا۔
... میں نے تمہیں پہلے بھی کہا تھا کہ زیادہ بے تکلف ہونے
کی کوشش نہ کیا کرو"۔

... دوسری غیر ملکی عورت نے پہلی کو بڑے غصیلے انداز میں
بھڑکتے ہوئے کہا۔

... "دھیرج، دھیرج —— شانتی، شانتی —— بدھ بھکشوؤں
... نرمی سے بات کرنی چاہیئے۔" شاسترو نے ہاتھ اٹھا کر ان دونوں
کو سمجھاتے ہوئے کہا۔

"اچھا —— تو تمہارا مطلب ہے کہ تمہیں اس کی باتیں زیادہ
پسند ہیں —— میں اسے گولی مار دوں گی۔

"کسی خیال میں نہ رہنا —— میں تو پاپا کی وجہ سے تمہارے
ساتھ آگئی ہوں ورنہ تم جیسیوں کو تو میں اپنی جوتیوں میں بٹھانا پسند
نہیں کرتی —— میرا نام مارسیلا ہے مارسیلا"۔ پہلی غیر ملکی
لڑکی نے بھڑکتے ہوئے کہا۔

"اور میرا نام —— جولیانا ہے —— سمجھیں۔ اس نام کو
ہمیشہ یاد رکھنا —— میں تم جیسی لڑکیوں کی ایک منٹ میں چٹنی
بنا کر رکھ دیتی ہوں"۔ دوسری غیر ملکی لڑکی نے کاٹ کھانے والے
لہجے میں کہا۔

"اس کا مطلب ہے اب ہم سب کو بھی اپنا اپنا تعارف کرانا
چاہیئے —— تو ٹھیک ہے میرا نام علی عمران ہے۔ یہ ٹائیگر

ہے۔ یہ صفدر، کیپٹن شکیل اور یہ جوزف ہے اور یہ جوانا۔
سب کے نام یاد رکھنے کی ضرورت نہیں ہے کیونکہ فی الحال یہ نام
ہم خود بھی بھول چکے ہیں" شاسترو نے غصیلے لہجے میں کہا۔
"اسے سمجھاؤ تم —— یہ بچہ نے اپنے آپ کو کیا سمجھ[illegible]
ہے۔ سارے راستے مجھے گھورتی آئی ہے۔ اگر میں چاہتی [illegible]
ایک دھکا دے کر اسے ہزاروں فٹ گہرائیوں میں پھینک[illegible]
مارسیلا نے انتہائی تلخ لہجے میں کہا۔
"خواہ مخواہ پھینک دیتی —— بس تم کسی سے بے تکلف
مت ہوا کرو۔ مجھے تم جیسی فلرٹ لڑکیاں زہر لگتی ہیں"
جولیا نے پھٹ پڑنے والے لہجے میں کہا۔
اسی لمحے باہر سے قدموں کی آواز ابھری تو وہ سب
خاموش ہو گئے۔ اس وقت وہ سب کمرے کے فرش [illegible]
بیٹھے ہوئے تھے۔
آنے والا سادھو جی تھا۔ اس کے پیچھے دو گنجے سروں وا[illegible]
بھکشو تھے جنہوں نے اپنے سروں پر بڑے بڑے طباخ اٹھا
رکھے تھے۔ ان طباخوں میں کھانا تھا جس کی خوشبو پورے
کمرے میں پھیل گئی تھی۔
شاسترو نے سادھو جی کا شکریہ ادا کیا اور ان کی واپسی
کے بعد سب کھانے میں مصروف ہو گئے۔
"اس کا دماغی توازن درست نہیں ہے۔ اس لئے ا[illegible]
مت کچھ کہا کرو۔ یہ میری گائیڈ ہے۔ اس لئے ہمیں اس کا

[خی]ال رکھنا ہے" کھانا کھاتے ہوئے عمران نے قریب بیٹھی ہوئی
[جول]یا سے سرگوشی کرتے ہوئے کہا۔
"اوہ —— دماغی توازن درست نہیں ہے۔ لیکن یہ تو
[مج]ھے ٹھیک ٹھاک لگتی ہے" جولیا نے چونک کر کہا۔
"یہ وہ پاگل نہیں ہے —— ایک نفسیاتی مریض ہے۔
[illegible] کو مو[illegible]کتے ہیں۔ اس میں انسان بظاہر بالکل ٹھیک ٹھاک
[لگ]تا ہے لیکن کسی بھی لمحے وہ شعور کی بجائے لاشعور میں پہنچ جاتا
ہے اور پھر اس سے ایسی حرکتیں سرزد ہونے لگتی ہیں جنہیں وہ
[ش]عوری طور پر کبھی نہیں کرتا۔"
عمران نے اسے سمجھاتے ہوئے کہا اور جولیا نے سر ہلا دیا۔
اس کے چہرے پر ہمدردی کے آثار نمایاں ہو گئے تھے۔
مارسیلا ان سے خاصے فاصلے پر بیٹھی کھانے میں مصروف تھی
[اس] لئے اس نے ان کی سرگوشیاں نہ سنی تھیں
کھانے کے بعد وہ سب ٹہلنے کے لئے اس عمارت سے
[باہ]ر آ گئے تاکہ کھانا ہضم ہو جائے۔ یہ تجویز عمران کی تھی۔ وہ
[درا]صل اس طرح اردگرد کے علاقے کو چیک کرنا چاہتا تھا۔
رات پڑ چکی تھی۔ اس لئے ہر طرف اندھیرا پھیلا ہوا تھا۔
ان سب کے ہاتھوں میں کیروسین لیمپ تھے۔ سادھو جی نے
[ا]ن کے رات کو باہر نکلنے کی مخالفت کی تھی کیونکہ رات کے وقت
[ا]س جنگل میں درندے کثرت سے گھومتے رہتے تھے۔ لیکن عمران
نے اسے یہ کہہ کر خاموش کرا دیا تھا کہ اگر وہ کھانا کھانے کے

بعد کچھ دیر نہ نکلے تو وہ بیمار ہو جائیں گے۔ اس پر ساؤجی
انہیں تاکید ضرور کی تھی کہ وہ زیادہ دور نہ جائیں۔
"تم جولیا کی باتوں کا بُرا نہ منایا کرو —— اس کا دماغی
توازن درست نہیں ہے۔" ایک موقع پر اکیلے ہوتے ہی عمران
نے مارسیلا سے سرگوشی کرتے ہوئے کہا۔
"اچھا —— وہ کیسے۔ بظاہر تو ٹھیک لگتی ہے۔ لگتا ہے تمہاری
عاشق ہے۔" مارسیلا نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔
"یہ میری عاشق نہیں بلکہ میری استانی ہے۔ میں نے مارشل
آرٹ اسی سے سیکھا ہے۔ مارشل آرٹ میں اس نے باچان
گولڈن بیلٹ حاصل کی ہوئی ہے۔ البتہ اس کے محبوب نے
اس سے بے وفائی کی تو اس نے اپنے محبوب کی اس قدر
کی کہ اس کے جسم کی تمام ہڈیاں ٹوٹ گئیں اور وہ مر گیا۔ تب
سے اس کے دماغ پر اثر ہو گیا ہے۔ اب یہ کسی عورت کا
مرد سے نرم لہجے میں بات کرنا برداشت نہیں کرتی۔"
عمران نے اسے سمجھاتے ہوئے کہا۔
"گولڈن بیلٹ —— وہ کیا ہوتی ہے۔ میں نے تو
تک ایسی بیلٹ کا نام ہی نہیں سُنا۔" مارسیلا نے حیران ہو
ہوئے کہا۔
"یہ مارشل آرٹ کے صرف مقدس استادوں کو دی جاتی
جو مارشل آرٹ میں دیوتاؤں کا درجہ حاصل کر لیتے ہیں۔ ا
خفیہ رکھا جاتا ہے۔ پوری دنیا میں صرف تین گولڈن بلیٹس

میں۔ دو تو مر چکے ہیں، بس اب یہی باقی رہ گئی ہے۔"
عمران نے اسے سمجھاتے ہوئے کہا۔
اوہ —— اچھا —— پھر تو یہ واقعی اس فن میں باکمال
لیکن یہ کیا بات ہے کہ جب بھی میں تم سے بات کرتی ہوں
جاتی ہے جبکہ باقی کسی سے بھی بات کروں یہ پرواہ نہیں
" مارسیلا نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔
جس محبوب کی اس نے پٹائی کی تھی اس کی شکل مجھ سے ملتی
" عمران نے جواب دیا۔
اوہ —— پھر تو یہ تمہاری عاشق ہوئی۔" مارسیلا نے منہ
تے ہوئے کہا۔
نہیں —— اس کے محبوب کی ناک نہیں تھی اور میری ناک
ور یہ صرف بے ناک کے آدمی پسند کرتی ہے۔ اس لئے مجھ پر
نہیں ہو سکتی۔" عمران نے کہا اور مارسیلا بے اختیار ہنس

عجیب بات ہے۔ بہرحال مجھے اس سے ہمدردی ہو گئی ہے۔
مارسیلا نے کہا اور عمران نے دل ہی دل میں اطمینان کا طویل
لیا۔ ورنہ وہ سارے راستے یہی سوچتا آ رہا تھا کہ ان دونوں
سے ہینڈل کرے۔
وہ راستہ بھر ایک دوسرے پر بلیوں کی طرح غراتی رہی تھیں
لئے اس نے یہ چکر چلایا تھا اور اب اسے اطمینان تھا کہ باقی
طمینان سے کٹ جائے گا۔

پھر اس نے واپسی کا اعلان کر دیا۔ اور وہ سب سرائے کی
طرف واپس مڑ گئے۔ ان کے کمرے سے باہر دو بدھ بھکشو دربانوں
کی طرح کھڑے تھے۔
"ہم آپ کے منتظر تھے جناب —— کیا آپ سونے سے پہلے
کچھ پینا پسند کریں گے؟" ایک بھکشو نے بڑے مؤدبانہ انداز میں
عمران سے مخاطب ہو کر کہا۔
"اوہ —— نہیں شکریہ" عمران نے جواب دیا اور وہ
سر جھکا کر سلام کرتے ہوئے ایک طرف کو چلے گئے۔ اور عمران
اپنے ساتھیوں سمیت اس بڑے کمرے میں آ گیا۔ اور اب وہ سونے
کے لئے اپنی اپنی جگہیں منتخب کر رہے تھے۔
عمران نے ایک نظر بغور کمرے میں موجود سامان کو دیکھا
پھر پیر پسار کر سو گیا۔
چند لمحوں کے بعد اس کے خراٹے کمرے میں گونج رہے تھے
لیکن اس کے خراٹے بے چین کرنے کی بجائے باقاعدہ سُر تال میں
گونج رہے تھے اور سب کو یوں محسوس ہو رہا تھا جیسے کوئی
لوری دے رہا ہو۔ اور وہی ہوا۔ چند لمحوں بعد ہی کمرے میں
موجود ہر شخص گہری نیند کی وادیوں میں اتر گیا۔
عمران کے خراٹے اچانک آہستہ ہونے لگے۔ اور آہستہ آہستہ
ختم ہونے لگے۔ عمران کی دونوں آنکھیں آہستہ سے کھلیں اور اس
نے نظریں گھما کر اِدھر اُدھر کا جائزہ لیا اور پھر وہ آہستہ سے اٹھ
کر بیٹھ گیا۔ اس کے چہرے پر ہلکی سی چمک موجود تھی۔ وہ د...

...دروازے کی طرف بڑھا اور اس نے آہستہ سے دروازہ
...کر باہر جھانکا۔
راہداری خالی پڑی تھی۔ وہ دروازے سے گزر کر راہداری
میں آ گیا۔ اور پھر پنجوں کے بل چلتا ہوا آگے بڑھتا چلا گیا۔ راہداری
کے آخر میں گھوم کر وہ ایک چھوٹے سے خالی قطعے میں آیا جس کی
دوسری طرف ایک برآمدہ اور اس کے پیچھے کمرے بنے ہوئے
تھے۔ تمام کمروں میں اندھیرا تھا۔ البتہ ایک کمرے کی دہلیز کے
نیچے سے روشنی کی ہلکی سی کرنیں باہر نکل رہی تھیں۔
عمران اِدھر اُدھر دیکھتا ہوا اس خالی جگہ کو کراس کر کے
آگے بڑھتا گیا۔ اس کا رخ اسی کمرے کی طرف تھا جہاں سے
روشنی چھن کر آ رہی تھی۔ جیسے جیسے وہ نزدیک ہوتا جا رہا تھا،
اسے کمرے میں سے کسی کے باتیں کرنے کی بھنبھناتی ہوئی آواز
سنائی دینے لگی تھی۔
"بظاہر تو وہ بھکشوؤں کا عام سا گروپ ہے لیکن ہیں سارے
... نئے آدمی —— مختلف قومیتوں کے ہیں۔ ان کا سردار ایشیائی
... ہے" ایک آواز اسے واضح طور پر سنائی دی۔ یہ سرائے کے
مالک ساؤجی کی آواز تھی۔
"ہاں —— میں نے ان کے سامان کی تلاشی لی ہے۔ عام
سا سامان ہے —— اسلحہ وغیرہ نہیں ہے۔" چند لمحے
خاموش رہنے کے بعد ساؤجی کی آواز دوبارہ سنائی دی۔ اس کے
خاموش ہونے پر ایک آواز ابھری ضرور تھی لیکن وہ اس قدر

آہستہ تھی کہ عمران کو واضح طور پر سنائی نہ دی تھی۔
"میں نے بتایا تو ہے جناب کہ وہ آسام کے اس سلسلے
گزر کر اوپر تبت کی طرف جانے کا کہہ رہے ہیں"۔ ساوجی
قدرے اونچی آواز میں کہا۔
"جی ہاں ـــــ میرے خیال میں تو عام سے بھکشو ہیں
ساوجی کہہ رہا تھا۔
"ٹھیک ہے جناب ـــــ آپ شنگھیارو کو بھیج دیں تاکہ
طرح تسلی ہو جائے"۔ ساوجی نے کہا اور اس کے ساتھ ہی
ایسی آواز سنائی دی جیسے کوئی فرش سے اٹھا ہو۔
عمران تیزی سے پیچھے ہٹا اور ایک ستون کے پیچھے ہو
چند لمحوں بعد دروازہ کھلا اور ساوجی باہر آیا۔ اب کمرے
میں موجود روشنی بجھ گئی تھی۔ ساوجی مخالف سمت میں چلتا
آگے بڑھ گیا۔ البتہ اس نے جانے سے پہلے دروازہ بند کر
نہ صرف کنڈی لگا دی تھی بلکہ اس پر تالا بھی لگا دیا تھا۔
جب ساوجی برآمدے کا موڑ مڑ کر غائب ہو گیا تو عمران
کے پیچھے سے نکلا اور دروازے کی طرف بڑھ گیا۔
اس نے ہاتھ میں پہنی ہوئی گھڑی کا ونڈ بٹن کھینچ کر ا
مخصوص انداز میں گھما کر کھینچا تو ایک باریک سی تار باہر نکل آئی
جس کا ایک سرا ذرا سا مڑا ہوا تھا۔
عمران نے تار کا وہ سرا تالے کے سوراخ میں ڈال کر
دائیں بائیں گھمانا شروع کر دیا۔ چند لمحوں کی کوشش کے بعد

ہی کھٹاک کی آواز ابھری اور اس کے ساتھ ہی تالا کھل گیا۔
عمران نے آہستہ سے تار واپس ونڈ بٹن کے سوراخ میں
ڈال دیا۔ اور اسے بند کرنے کے بعد اس نے تالا نکال کر کنڈی
کھولی اور دروازہ کھول کر کمرے کے اندر داخل ہو گیا۔ یہ ایک
چھوٹا سا کمرہ تھا۔ جس میں جانوروں کے چارے کا ڈھیر پڑا ہوا تھا۔
عمران دیوار میں بنے ہوئے ایک طاقچے کی طرف بڑھا
جس میں ایک ادھ جلی موم بتی موجود تھی اور اس کے ساتھ ہی
ماچس بھی رکھی ہوئی تھی۔
عمران نے ماچس کی مدد سے موم بتی جلائی تو کمرے میں
ہلکی سی روشنی پھیل گئی۔ عمران نے دروازہ اندر سے بند کر دیا
اور پھر اندازے سے وہ چارے کے ڈھیر کی مخالف سمت والی
دیوار کی طرف بڑھ گیا۔ اس نے باہر سے اندازہ لگا لیا تھا کہ ساوجی
اسی دیوار کے قریب بول رہا تھا۔
اس نے دیوار کو ٹٹولنا شروع کر دیا۔ ایک جگہ اسے ذرا سی
ابھری ہوئی محسوس ہوئی۔ اس نے اس جگہ پر ذرا سا دباؤ ڈالا،
تو دیوار میں ایک طاقچہ سا نمودار ہوا۔ اور دوسرے لمحے عمران اس
طاقچے میں رکھا ہوا جدید قسم کا وائرلیس فون دیکھ کر چونک پڑا۔ فون
کی ساخت بتا رہی تھی کہ اس کا مرکز بہت دور نہیں ہے۔
عمران چند لمحے غور سے اس فون کو دیکھتا رہا۔ پھر اس نے اسی
طرح دیوار پر ابھری ہوئی جگہ کو دوبارہ دبایا اور طاقچہ غائب ہو گیا۔
عمران تیزی سے واپس مڑا۔ اس نے پھونک مار کر موم بتی بجھائی

اور پھر دروازہ کھول کر باہر نکل آیا۔ کنڈی لگا کر اس نے تالا دوبارہ
لگایا اور پھر پہلے کی طرح دبے قدموں چلتا ہوا واپس اپنے کمرے میں
آگیا۔

یہاں سب لوگ گہری نیند سو رہے تھے۔ عمران چند لمحے
انہیں غور سے دیکھتا رہا۔ مارسیلا اور جولیا ایک کونے میں علیحدہ سو
رہی تھیں جبکہ جوزف اور جوانا ایک طرف تھے۔ باقی افراد درمیان
میں اکٹھے سو رہے تھے۔

عمران دبے قدموں مارسیلا کی طرف بڑھا۔ اور اس نے
سوئی ہوئی مارسیلا کا ایک بازو پکڑ کر آہستہ سے ہلایا تو مارسیلا
نے جھٹ آنکھیں کھول دیں۔ اور پھر عمران کو سامنے دیکھ کر اس
کے چہرے پر بڑی میٹھی سی مسکراہٹ ابھر آئی۔

"میرے ساتھ آؤ۔" عمران نے سرگوشی کرتے ہوئے کہا اور
واپس دروازے کی طرف مڑ گیا۔

مارسیلا نے ایک نظر پاس سوئی ہوئی جولیا کی طرف دیکھا
اور پھر عمران کے پیچھے دروازے کی طرف بڑھ گئی۔ اس کے
چہرے پر فاتحانہ مسکراہٹ رینگ رہی تھی۔ جیسے وہ سوئی ہوئی
جولیا کو کہہ رہی ہو کہ دیکھو میں نے عمران کو فتح کر لیا ہے۔

برٹ اپنے کمرے میں بستر پر لیٹا ہی تھا کہ اچانک کونے میں
...ی ہوئی مشین سے ہلکی سی سیٹی کی آواز نکلی اور وہ چونک کر
...دھا ہو گیا۔ دوسرے لمحے مشین کی سکرین روشن ہو گئی تھی۔
...ن پر ایک چھوٹا سا کمرہ نظر آ رہا تھا جس میں ایک بھکشو مڑ کر
...ے کی طرف آ رہا تھا۔

بھکشو کا چہرہ اس کے سامنے تھا اور برٹ اس چہرہ کو
...کر چونک پڑا۔ یہ بھکشو ایشیائی تھا۔ وہ بھکشو تیزی سے
...ے کی ایک دیوار کے پاس پہنچ کر نیچے بیٹھ گیا اور اس نے
...ر پر ہاتھ پھیرنا شروع کر دیا۔

برٹ خاموش بیٹھا سکرین پر اس کی حرکات دیکھ رہا تھا۔
...د لمحوں بعد دیوار میں ایک طاقچہ نظر آیا جس میں جدید
...ت کا وائرلیس فون موجود تھا۔ وہ بھکشو غور سے اس فون

کو دیکھتا رہا۔ پھر اس نے دوبارہ دیوار پر ہاتھ پھیر کر ا
برابر کر دیا۔ اور واپس مڑ گیا۔ ایک طاقچے میں موجود جلتی
موم بتی کو اس نے جیسے ہی پھونک مار کر بجھایا مشین کی ٹ
بھی آف ہو گئی اور مشین بھی خاموش ہو گئی۔

" ساؤجی تو کہہ رہا تھا یہ عام بھکشو ہیں" برٹ نے
بڑبڑاتے ہوئے کہا اور پھر اس نے بیڈ کے کنارے پر ر
ہوئے ٹرانسمیٹر پر تیزی سے ایک فریکوئنسی سیٹ کرنی شرو
دی۔ فریکوئنسی سیٹ کر کے اس نے اس کا ایک بٹن دبایا ا
ٹرانسمیٹر میں سے ٹوں ٹوں کی مخصوص آوازیں نکلنے لگیں۔

" ہیلو ـــــ راج یوگی کالنگ ـــــ اوور" برٹ
تیز اور تحکمانہ لہجے میں کہا۔

" یس ـــ کنترو اٹینڈنگ سر ـــــ اوور" دوسری طر
ایک بھاری سی آواز سنائی دی۔

" کنترو ـــــ ساؤجی کی سرائے میں بھکشوؤں کا ایک گر
آیا ہے جن میں دو عورتیں اور چھ مرد ہیں۔ عورتیں غیر ملکی
جبکہ دو مرد افریقی اور باقی چار ایشیائی مرد ہیں۔ ان کا
ایشیائی نوجوان ہے۔ ساؤجی نے مجھے رپورٹ دی ہے کہ
سے بھکشو ہیں اور ان کے سامان میں بھی کوئی چیز مشکوک
ہے۔ لیکن ساؤجی کے فون والے کمرے سے جلنے کے
دیر بعد ہی وہ نوجوان ایشیائی بھکشو اندر داخل ہوا۔ اور ا
نے موم بتی جلا کر اس وائرلیس فون کو چیک کیا ہے اور

واپس چلا گیا ہے۔ اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ یہ عام بھکشو نہیں
ہیں بلکہ تربیت یافتہ لوگ ہیں۔ اس لئے مجھے یقین ہے کہ یہ
وہی گروپ ہے جس کا ہمیں انتظار تھا ـــــ اوور"
برٹ نے تیز تیز لہجے میں کہا۔

" اوہ ـــــ لیکن باس ان کی آمد کی توقع تو گھنتاری
سلسلے کی طرف سے تھی۔ اس لئے ہم نے وہاں چیکنگ سخت
کی ہوئی ہے ـــــ یہ آسام کی طرف سے کیسے پہنچ گئے۔
اوور" کنترو نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

" مجھے بھی امید نہ تھی کہ یہ لوگ اس قدر پیچیدہ اور دشوار گزار
راستہ اختیار کریں گے ـــــ بہرحال مجھے یقین ہے کہ یہ
وہی لوگ ہیں جن کا ہمیں انتظار تھا ـــــ اوور"
برٹ نے تیز لہجے میں کہا۔

" یقیناً باس ـــــ یہ وہی لوگ ہیں ـــــ اب تو اس میں
کوئی شک نہیں رہا ـــــ پھر کیا حکم ہے۔ اوور"
کنترو نے کہا۔

" تمہارا کیا خیال ہے ـــــ کیا کیا جائے۔ اوور" برٹ
نے الٹا سوال کرتے ہوئے کہا۔

" باس ـــ کرنا کیا ہے ـــــ ساؤجی کو حکم دیں وہ ان
سب کو گولی مار کر ہلاک کر دیں" کنترو نے جواب دیا۔

" نہیں ـــــ ایسا کرنا بے حد غلط ہوگا۔ اس سرائے میں
بھکشو خاصے ٹھہرتے ہیں اور وہاں موجود لوگ بھی خالصتاً مذہبی

ہیں۔ ساؤجی ہمارا آدمی ہے اس لئے اگر وہاں قتل و غارت
ہوئی تو پورے آسام میں اس کی خبر پھیل جائے گی اور تم جانتے
ہو کہ کسی بھکشو کا قتل آسام میں کس قدر خوفناک جرم سمجھا جاتا
ہے ——— اس لئے میں نے ایک اور پروگرام بنایا ہے
ہمیں انہیں ایسی جگہ ختم کرنا ہوگا جہاں ان کی لاشیں ہمیشہ
ہمیشہ کے لئے غائب کر دی جائیں گی۔ پہلے میرا پروگرام تھا کہ
شنکیارو کو بھیج کر انہیں چیک کرایا جائے۔ لیکن اب اس کی
ضرورت نہیں ہے۔ تم ایک گروپ لے کر فوراً تجارم پہاڑی
سلسلے کے چوتھے پوائنٹ پر مورچہ بند ہو جاؤ۔ یہ جگہ بالکل اکیلی
بھی ہے اور یہاں ہونے والی فائرنگ کا کسی کو علم بھی نہ ہوگا۔
جب یہ لوگ اس پوائنٹ کے نیچے سے گزرنے لگیں تو اوپر
سے ان پر فائر کھول دو۔ یہ جگہ ایسی ہوگی کہ یہاں سے ان کا
ایک آدمی بھی بچ کر نہ نکل سکے گا۔ اور یہ ہزاروں فٹ گہری
کھائیوں میں گر جائیں گے۔ اس کے بعد ان کی لاشیں بھی کبھی
دستیاب نہ ہو سکیں گی۔ اوور"

برٹ نے کہا۔

" آپ کی تجویز بالکل درست ہے جناب ——— انہیں
لازماً تجارم پہاڑی سے گزرنا تو ہوگا۔ لیکن جناب وہاں سے
بدھ بھکشوؤں کا مونا آشرم قریب ہی ہے اور فائرنگ کی
آوازیں لازماً وہاں پہنچ جائیں گی۔ اس لئے اگر آپ اجازت
دیں تو میں یہ انتظام کر دیتا ہوں کہ تجارم پہاڑی کی پل کے

نیچے ڈائنامائیٹ لگوا دیتا ہوں۔ پھر جیسے ہی یہ قافلہ اس پل کے
اوپر پہنچے گا۔ میں ڈائنامائیٹ پھاڑ دوں گا۔ اس طرح پل ٹوٹ
جائے گا اور یہ سب ہزاروں فٹ گہرائی میں گر کر ختم ہو جائیں گے۔
یہ پل پہلے ہی خستہ اور خطرناک ہے۔ ہر شخص یہی سمجھے گا کہ پل
زیادہ وزن کی وجہ سے ٹوٹ گیا ہے ——— اوور"

کنترو نے جواب دیا۔

" ویری گڈ ——— یہ تجویز واقعی بہت اچھی ہے۔ کامیابی
کی رپورٹ مجھے فوراً دینا ——— اوور"

برٹ نے مسکراتے ہوئے کہا۔

" یس باس ——— ہو سکتا ہے، وائرلیس فون دیکھ کر
یہ لوگ ساؤجی پر تشدد کریں اور اس سے ہمارا ہیڈ کوارٹر پوچھنے
کی کوشش کریں ——— اوور" کنترو نے کہا۔

" اوہ ——— ساؤجی کو کسی چیز کا کوئی علم نہیں ہے اس لئے
وہ اس سے کچھ نہ پوچھ سکیں گے۔ بے فکر رہو۔ اوور"

برٹ نے جواب دیا اور پھر دوسری طرف سے اوکے
کے الفاظ سن کر اس نے اوور اینڈ آل کہا اور ٹرانسمیٹر بند
کر کے وہ دروازے کی طرف بڑھ گیا۔

اس نے دروازہ کھولا اور کمرے سے باہر آ گیا۔ باہر ایک
راہداری سی تھی۔ اس راہداری کے آخر میں ایک اور کمرے
کا دروازہ نظر آ رہا تھا۔ وہ تیز تیز قدم اٹھاتا اس دروازے
کے پاس پہنچا اور اس نے ہاتھ اٹھا کر اس پر آہستہ سے دستک دی

"یس —— کم ان" اندر سے چیف باس کی بھاری آواز سنائی دی اور برٹ دروازے کو دھکیل کر گھومتا ہوا اندر داخل ہوگیا۔ یہ اس کے اپنے کمرے سے بھی بڑا کمرہ تھا جسے انتہائی شاندار انداز میں سجایا گیا تھا۔ فرش اور دیواروں پر قالین لٹکے ہوئے تھے۔ ایک سائیڈ پر انتہائی آرام دہ بستر تھا۔ جبکہ دوسری سائیڈ پر ایک چھوٹی سی میز تھی جس کے پیچھے ایک کرسی رکھی ہوئی تھی میز پر ٹیبل لیمپ جل رہا تھا اور کرسی پر چیف باس بیٹھا ہوا تھا اس کے سامنے ایک فائل کھلی ہوئی تھی۔ وہ شاید اس فائل کے مطالعے میں مصروف تھا۔

"کیا ہوا برٹ" چیف باس نے برٹ کو اندر داخل ہوتے دیکھ کر سخت لہجے میں پوچھا۔

"باس —— ایک اہم اطلاع ہے —— وہ ایشیائی گروپ ٹریس ہوگیا ہے جس کے متعلق ہمیں ہیڈ کوارٹر سے اطلاع دی گئی تھی۔" برٹ نے مؤدبانہ انداز میں کہا۔

"اوہ —— کہاں ہے وہ" چیف باس نے بوکھلائے ہوئے انداز میں کہا۔

اور برٹ نے سائوجی سے ہونے والی بات چیت سے لے کر اس بھکشو کی چیکنگ اور پھر کنترو سے ہونے والی تمام بات چیت تفصیل سے بتا دی۔

"اوہ —— تو انہوں نے ہم تک پہنچنے کے لئے یہ راستہ اختیار کیا ہے —— لیکن برٹ اگر یہ وہی گروپ ہے تو پھر یہ کنترو

کے بس کا روگ نہیں ہے —— یہ دیکھو یہ فائل ان سے متعلق ہے۔ اس ساری فائل میں صرف ایک شخص علی عمران کے کارناموں کا ذکر ہے اور ہیڈ کوارٹر سے یہی اطلاع ہے کہ اس مشن کا لیڈر بھی عمران ہی ہوگا۔ اور اگر واقعی یہ عمران ہے تو یہ کنترو کے بس کا روگ نہیں ہے" چیف باس نے کہا

"اس کی کوئی تصویر ہے موجود باس" برٹ نے چونک کر پوچھا۔

"تصویر تو نہیں ہے البتہ اس کا حلیہ تفصیل سے لکھا ہوا ہے —— یہ لو پڑھ لو" باس نے فائل گھما کر برٹ کی طرف بڑھاتے ہوئے کہا۔

اور برٹ جو میز کی دوسری طرف رکھی ہوئی کرسی پر بیٹھا تھا، فائل کو پڑھنے لگا۔

"اوہ —— اوہ —— باس یہ نوجوان یقیناً علی عمران ہے جو وائرلیس فون والے کمرے میں داخل ہوا تھا۔ بالکل وہی ہے" برٹ نے حلیہ پڑھتے ہی چونک کر کہا۔

"اگر ایسا ہے تو یہ کنترو کے بس کے نہیں ہیں۔ تم خود انہیں ڈیل کرو" چیف باس نے کہا۔

"ٹھیک ہے باس —— ویسے کنترو نے جو تجویز بنائی ہے وہ انتہائی شاندار ہے۔ لیکن میں تجارم پہاڑی کے بعد مونا جنگل میں پکٹنگ کر لیتا ہوں۔ اگر یہ کسی طرح بچ کر نکل

بھی آئے تو پھر میں انہیں سنبھال لوں گا"۔

برٹ نے سر ہلاتے ہوئے کہا۔

"کسی قسم کا رسک مت لو ـــــ مونا جنگل تک پہنچنے کے بعد یہ ہمارے ہیڈ کوارٹر کے بالکل قریب آجائیں گے تم انہیں ساؤ جی کی سرائے کے پاس ہی روک لو۔"

چیف باس نے ہونٹ کاٹتے ہوئے کہا۔

"لیکن باس وہ سرائے یہاں سے بہت دور ہے اور رات کے وقت وہاں تک کسی کا بھی پہنچنا ناممکن ہے۔ راستہ بے حد دشوار گزار ہے"۔ برٹ نے سر ہلاتے ہوئے جواب دیا۔

"ہونہہ ـــــ تو پھر ایسا کرو کہ ہیڈ کوارٹر ایریا سے جس قدر دور ممکن ہو سکے انہیں روکو اور ہر صورت میں ان کا خاتمہ کر دو۔ ایک بھی آدمی کسی صورت نہ بچ سکے"۔ چیف باس نے کہا۔

"آپ بے فکر رہیں باس ـــــ اب یہ نہ بچ سکیں گے ویسے مجھے خواب میں بھی خیال نہ تھا کہ یہ لوگ یہ راستہ اختیار کریں گے۔ میں نے تمام افراد کو سیاہ مندر والے راستے کی طرف لگا رکھا تھا۔ بہرحال اب وہ بچ تو کسی صورت نہ سکیں گے۔ یہ تو طے ہے"۔ برٹ نے کرسی سے اٹھتے ہوئے کہا۔

"مجھے فوراً رپورٹ کرنا"۔ چیف باس نے کہا۔

"یس باس" ـــــ برٹ نے کہا اور چیف باس کو

سلام کر کے وہ واپس دروازے کی طرف مڑ گیا۔

آہٹ سے جولیا کی آنکھ کھلی تو اس نے کمرے کے دروازے کی طرف بڑھتے ہوئے عمران اور اس کے پیچھے جاتی ہوئی مارسیلا کو دبے پاؤں جاتے دیکھا تو وہ چونک پڑی۔

جس انداز میں وہ جا رہے تھے اس کی وجہ سے اس کی آنکھوں سے خود بخود شرارے نکلنے لگے۔ اسی لمحے وہ دونوں دروازے سے باہر نکل چکے تھے۔ جولیا ایک جھٹکے سے اٹھی اور پھر تیزی سے دروازے کی طرف بڑھی۔ تیزی کی وجہ سے اس کی ٹانگ صفدر کے بازو سے چھو گئی۔

"کیا ہوا جولیا؟" صفدر نے یکلخت اُٹھتے ہوئے پوچھا۔

"وہ دونوں عشق کرنے گئے ہیں اور میں ان کا گلا گھونٹ دوں گی۔" جولیا نے لپک کر غراتے ہوئے کہا۔

"کون دونوں ـــــ کس کی بات کر رہی ہیں آپ"۔ صفدر نے چونک کر اٹھتے ہوئے کہا۔

"وہ ـــــ عمران اور مارسیلا"۔ جولیا نے کاٹ کھانے

والے لہجے میں کہا اور بجلی کی سی تیزی سے دروازے کی طرف
بڑھ گئی۔

" ایسا نہیں ہو سکتا جولیا ——— وہ یقیناً کسی چکر میں
ہوں گے"۔ صفدر نے اٹھ کر جولیا کے پیچھے دروازے کی طرف
بڑھتے ہوئے کہا۔

" ایسے ہی ہوا ہے ——— مجھے پہلے ہی شک تھا" جولیا
سخت لہجے میں کہا اور کمرے سے باہر آ گئی۔ صفدر بھی اس
پیچھے تھا۔ جولیا تیزی سے راہداری کے اختتام کی طرف بڑھ گئی

" ایسا نہ ہو مس جولیا کہ عمران کے کسی خاص پروگرام
گڑبڑ ہو جائے۔ اس لئے ہمیں محتاط رہنا چاہیئے"۔ صفدر

" احتیاط ——— ہونہہ ——— تم دیکھو تو سہی میں ان
حشر کرتی ہوں"

جولیا نے رفتار اور زیادہ بڑھاتے ہوئے کہا اور پھر
وہ راہداری کے اختتام پر پہنچے تو انہیں عمران اور مارسیلا
خالی قطعے کی دوسری طرف برآمدے میں چلتے ہوئے نظر آئے
دونوں تیزی سے آگے بڑھے جا رہے تھے۔ اور ان کے دیکھتے
ہی دیکھتے وہ دونوں برآمدے سے مڑ کر دوسری طرف غائب
گئے۔

جولیا اب خالی میدان میں تقریباً بھاگتی ہوئی آگے بڑھ
رہی تھی کہ اچانک ایک کونے سے دو بھکشو نمودار ہوئے ا
انہوں نے آگے بڑھ کر جولیا اور صفدر کا راستہ روک لیا۔

آپ ادھر کیوں آئے ہیں"۔ ایک بھکشو نے بڑے سخت
ت کہا۔

"ہٹ جاؤ"۔ جولیا نے اسے پوری قوت سے دھکیلتے
ے کہا اور پھر وہ برآمدے کی طرف بھاگ پڑی۔

"رک جاؤ ——— رک جاؤ ——— ادھر مت جاؤ ورنہ...."
دونوں بھکشوؤں نے تیز لہجے میں کہا۔

"ادھر کیا ہے جناب"——— صفدر نے رک کر بھکشو سے
پوچھا۔

"ادھر قربان گاہ ہے ——— ادھر سوائے باواجی مہاراج
ور کوئی نہیں جا سکتا"۔ بھکشو نے سر جھٹکتے ہوئے کہا،

"تم فکر نہ کرو ——— ہم بھی قربان گاہ کی زیارت کرنے جا
ے ہیں"

صفدر نے مسکراتے ہوئے کہا اور تیزی سے جولیا کے
دوڑ پڑا۔

جولیا اب برآمدے کا موڑ مڑ کر عمران اور مارسیلا کی
ان کی نظروں سے غائب ہو چکی تھی۔ دونوں بھکشو آگے
ھنے کی بجائے واپس پلٹ گئے تھے۔

صفدر جب برآمدے کے اس موڑ تک پہنچا تو اس نے
منے ایک چھوٹی سی عمارت دیکھی جو پگوڈا کے انداز میں بنی
تھی۔ جولیا اس عمارت کی طرف دوڑی چلی جا رہی تھی۔
اس کے پیچھے دوڑ پڑا۔ اور پھر جب تک وہ جولیا

تک پہنچا۔ جولیا گوڈرے کے کھلے دروازے میں داخل ہو [illegible]
صفدر بھی دوڑتا ہوا اس کے پیچھے دروازے میں [illegible]
ہوا۔ تو اس نے جولیا کو ایک ہال کمرے کے دروازے [illegible]
ٹھٹھک کر رکتے ہوئے دیکھا۔
" آجاؤ اندر —— اب باہر رکنے کا کیا فائدہ" اند [illegible]
عمران کی آواز سنائی دی اور جولیا ڈھیلے قدموں سے اندر [illegible]
ہو گئی۔ صفدر بھی اس کے پیچھے ہی آگے بڑھا۔ اور اس [illegible]
ہال کمرے میں ایک عجیب منظر دیکھا۔
ساوجی ایک کرسی پر بندھا ہوا بیٹھا تھا جبکہ عمران ا [illegible]
پُشت پر کھڑا تھا۔ ماریسلا اس کی سائیڈ پر کھڑی تھی۔ [illegible]
کا چہرہ پھولا ہوا تھا۔ اور آنکھیں پھٹی ہوئی تھیں۔
" اوہ —— صفدر تم بھی" عمران نے ہونٹ چباتے ہو [illegible]
کہا۔
" میں جولیا کو روکنے آیا تھا" صفدر نے قدرے شرمندہ [illegible]
سے لہجے میں کہا۔
" ٹھیک ہے —— اب آگئے ہو تو آگے آجاؤ" عمر [illegible]
کہا اور دوسرے لمحے وہ ساوجی سے مخاطب ہو گیا۔
" ہاں تو ساوجی —— بتاؤ ایگل فائٹرز کا ہیڈکوار [illegible]
کہاں ہے۔ اور سنو اب اگر تم نے انکار کیا تو ایک لمحے
گردن توڑ دوں گا" عمران کا لہجہ بے حد سخت تھا۔
" مجھے نہیں معلوم —— میں نے کہا تو ہے مجھے نہیں [illegible]

[illegible] میں کسی ایگل فائٹرز کو جانتا ہوں" ساوجی نے سر ہلاتے
[illegible] کہا۔
[illegible] ور پھر اس سے پہلے کہ عمران کچھ کہتا اچانک ہال کمرے
[illegible] وازہ کھٹاک کی آواز سے خود بخود بند ہو گیا اور اس کے
[illegible] ہی ہلکی سی گڑگڑاہٹ کی آواز ابھری جیسے کمرے کی چھت
[illegible] ن سے ٹوٹ رہی ہو۔
[illegible] س کے ساتھ ہی ساوجی کے حلق سے یکلخت چیخ نکلی اور
[illegible] رسی پر اس بری طرح تڑپنے لگا جیسے کسی نے اس کے دل
[illegible] خنجر اتار دیا ہو۔ اور پھر اس سے پہلے کہ عمران اور اس
[illegible] ساتھی کچھ سمجھتے، ساوجی کی گردن ڈھلک گئی۔ اس کی پھٹی ہوئی
[illegible] بے نور ہو چکی تھیں۔
[illegible] چھت پر سے آنے والی گڑگڑاہٹ کی آوازیں بند ہو چکی تھیں
[illegible] سرے لمحے کھٹاک سے بند ہونے والا دروازہ خود بخود کھل گیا۔
[illegible] ادھیڑ عمر بھکشو اندر داخل ہوئے۔ ان کے چہرے ستے
[illegible] ئے تھے۔
[illegible] تم نے قربان گاہ میں داخل ہو کر ناقابل معافی جرم کیا ہے
بھکشوؤ —— اس لئے تمہیں بھکشونیت کی طرف سے
[illegible] کی سزا دی گئی ہے" ایک بھکشو نے ہاتھ اٹھاتے ہوئے

ہم اپیل کریں گے مہاراج —— ہم بے گناہ ہیں"
[illegible] ریسلا نے یکلخت چیختے ہوئے کہا۔

"نہیں ——— اپیل کی اجازت نہیں ہے" اسی بھکشو
نے جواب دیا اور اس کے ساتھ ہی وہ تیزی سے واپس مڑ گیا
"اوہ ——— عمران ہم ختم ہو جائیں گے۔ ہماری موت
دی گئی ہے" مارسیلا نے خوف سے گڑگڑاتے ہوئے کہا
اس کا چہرہ یکلخت زرد پڑ گیا تھا۔
"آخر ہوا کیا ہے۔ بھکشونیت کیا ہے ——— اور
ساوجی کیسے مر گیا ہے" عمران نے حیرت بھرے لہجے میں
"بھکشونیت بھگوان کا اوتار ہے۔ وہ بھکشوؤں کی قسمت
کا فیصلہ کرتا ہے۔ اس قربان گاہ کو مقدس قرار دیا گیا ہے
یہاں سوائے پوتر بھکشو کے اور کوئی داخل نہیں ہو سکتا۔ اور
ہم بغیر اجازت یہاں داخل ہو گئے اس لئے ساوجی کو بھی سزا دی
گئی اور اس کے ساتھ ہی ہمیں بھی سزا سنا دی گئی ہے۔ اب
بھی لمحے موت ہم پر جھپٹ پڑے گی۔ آئندہ چوبیس گھنٹوں
اندر موت ہمیں لازماً گھیر لے گی۔ یہ فیصلہ شدہ بات ہے"
مارسیلا نے خوف زدہ انداز میں کہا۔
"چلو چوبیس گھنٹے گزرنے ہی نہ دوں گا لیکن یہ ساوجی کیسے
مر گیا" عمران نے ہونٹ کاٹتے ہوئے کہا۔
"میرا خیال ہے اس کرسی کے اندر کوئی چکر ہے" صفدر
پہلی بار زبان کھولتے ہوئے کہا اور عمران نے چونک کر سر
اور پھر تیزی سے اس نے ساوجی کے جسم اور کرسی
ساتھ بندھی ہوئی رسیاں کھول کر ساوجی کو کھینچ کر کرسی کی

سے ہٹایا تو بات سامنے آ گئی۔ کرسی کی سیٹ کے چاروں اطراف
سے تیز کیل باہر کو نکلے ہوئے تھے جو خون میں لتھڑے ہوئے
تھے۔
"اوہ ——— ان پر یقیناً تیز زہر لگا ہو گا۔ ساوجی کی رنگت
ہوتی جا رہی ہے۔ اس کا مطلب ہے یہاں کوئی لمبا کھیل کھیلا
رہا ہے" عمران نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔
"ہمیں راستے میں وہ بھکشوؤں نے روکنے کی کوشش کی تھی۔
شاید ان کا کارنامہ ہے۔ ویسے وہ ان چاروں میں شامل نہ تھے"
صفدر نے کہا۔
"یہ سب کچھ جولیا کی حماقت کی وجہ سے ہوا ہے۔ میں مارسیلا کو
ساتھ اس لئے لے آیا تھا کہ مارسیلا یہاں کے تمام مقامات اور
راستوں کو اچھی طرح جانتی ہے۔ اس لئے میں نے سوچا کہ ساوجی
کچھ بتائے گا۔ مارسیلا کی وجہ سے مجھے اس کی پوری طرح سمجھ
آ جائے گی" عمران نے ہونٹ کاٹتے ہوئے کہا۔
"اب مجھے کیا معلوم تھا کہ تم رات کو ساوجی سے پوچھ گچھ
کرنے جا رہے ہو" جولیا نے قدرے شرمندہ سے لہجے میں کہا۔
"لیکن عمران صاحب آپ کو اس پر شک کیسے ہوا"
صفدر نے کہا اور عمران نے اسے جدید وائرلیس فون کے
بارے میں تفصیلات بتا دیں۔
"اوہ ——— پھر تو اس کی موت میں بھی ان لوگوں کا ہی ہاتھ
ہو سکتا ہے" صفدر نے سر ہلاتے ہوئے کہا۔

"نہیں —— بھکشو نیت کا کسی مجرم تنظیم سے کوئی تعلق نہیں ہے۔ میں اس کے بارے میں تفصیل جانتی ہوں۔ یہ چاروں بھکشو نیت کے نمائندے ہیں۔ اور انہوں نے قربان گاہ میں ہمارے داخلے کی وجہ سے یہ فیصلہ کیا ہے۔" مارسیلا نے سر ہلاتے ہوئے کہا۔

"یہ چاروں اب کہاں ہوں گے۔" عمران نے چند لمحے خاموش رہنے کے بعد کہا۔

"کسی کمرے میں بیٹھے عبادت کر رہے ہوں گے۔" مارسیلا نے جواب دیا۔

"آؤ میرے ساتھ۔" عمران نے کہا اور تیزی سے وہ ہال دروازے کی طرف بڑھ گیا۔

باہر آ کر وہ یہ دیکھ کر حیران رہ گیا کہ درمیانی خالی جگہ بس کے قریب بھکشو آلتی پالتی مارے سر جھکائے ہوئے بیٹھے ہوئے ہیں اور وہ چاروں بھکشو جنہیں مارسیلا بھکشو نیت کے نمائندے بتا رہی تھی۔ ان کے سامنے ان کی طرف رخ کئے آلتی پالتی مارے بیٹھے ہوئے تھے۔ ان کے بھی سر جھکے ہوئے تھے اور وہ سب خاموش اور بے حس بیٹھے ہوئے تھے۔

عمران نے ایک لمحہ انہیں دیکھا اور پھر اس نے مسکراتے ہوئے صفدر کی طرف دیکھا اور آنکھ سے اسے مخصوص اشارہ کرتے ہوئے وہ آگے بڑھ کر ان چاروں بھکشوؤں کے سامنے انہی کے انداز میں آلتی پالتی مار کر بیٹھ گیا۔

"بدھ کے اوتار جان لینا نہیں جان دینا جانتے ہیں۔" عمران نے اونچی آواز میں کہا تو سب بھکشوؤں نے ایک جھٹکے سے سر اوپر اٹھائے۔

"بدھ کے اوتار واقعی جان دینا جانتے ہیں لیکن جو مقدس قربان گاہ کی بے حرمتی کریں گے انہیں موت ضرور آئے گی۔" پنت کے چاروں بھکشوؤں میں سے ایک نے قدرے تیز لہجے میں کہا۔

"ساری دنیا مقدس قربان گاہ ہے جہاں ہر لمحے پوتر بدھوں کو قربانیاں دینی پڑتی ہیں۔ لیکن کوئی پوتر بدھ کسی کی جان نہیں لیتا۔" عمران نے بڑے سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"یہ بھکشو نیت کا فیصلہ ہے اور اب یہ فیصلہ نہیں تبدیل ہو سکتا۔" اسی بھکشو نے کرخت آواز میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

"بھکشو نیت کے نمائندوں کا فیصلہ نہیں ہے اور تمہیں بھکشو نیت کے نمائندے کے عہدے سے معزول کیا جاتا ہے بھکشو نیت کا گرو یہ بات کہہ رہا ہے۔" عمران نے اونچی آواز میں کہا۔

"گ گ —— کیا تم بھکشو نیت کے گرو ہو۔ نشانی دکھاؤ۔" خالی میدان میں بیٹھے ہوئے سارے بھکشوؤں نے یک آواز ہو کر کہا۔ اور بھکشو نیت کے چاروں نمائندوں کے چہروں پر حیرت کے آثار ابھر آئے۔

"یہ گرو سب کچھ جانتا ہے۔ اسے معلوم تھا کہ ساؤجی

بھکشوئیت سے غداری کر رہا تھا اور وہ ایک مجرم تنظیم کا نمائندہ
تھا اور چونکہ ان چاروں نمائندوں کو یہاں رہتے ہوئے بھی
اس کی خبر نہ ہوئی۔ اس لئے انہیں بھی ان کے عہدوں سے فوراً
معزول کر دیا گیا ہے ——— آؤ میں دکھاؤں"۔

عمران نے اٹھتے ہوئے کہا اور تیزی سے اس کمرے کی
طرف بڑھ گیا۔ جس میں وہ جدید ترین وائرلیس فون دیوار کے
خفیہ طاقچے میں موجود تھا۔

سب بھکشو اٹھ کر اس کے پیچھے چل دیئے۔ ان میں وہ چار
نمائندے بھی شامل تھے اور جب عمران نے تالا کھول کر موم بتی
روشن کی اور پھر دیوار میں ابھری ہوئی جگہ ابھار کر وہ طاقچہ ظاہر
کیا جس میں ابھی تک وائرلیس فون موجود تھا۔

"بدھ بھگوان کی جے ——— پنت گرو یہی ہے ——— پنت گرو
کی جے"۔ وائرلیس فون دیکھتے ہی سارے بھکشوؤں نے یک
آواز ہو کر نعرہ لگایا۔ ان کے چہروں پر اب عقیدت کے
آثار نمایاں تھے اور وہ عمران کے سامنے جھک گئے۔ ان میں
پنت کے نمائندے بھی شامل تھے۔

"اب بولو" ——— عمران نے بڑے سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"ہم پنت گرو کا فیصلہ تسلیم کرتے ہیں اور اپنا فیصلہ واپس
لیتے ہیں۔ پنت گرو کے فیصلے کے سامنے ہمارے فیصلے کی
کوئی حیثیت نہیں"۔ چاروں نمائندوں نے بڑے عقیدت
بھرے لہجے میں کہا۔

"ٹھیک ہے ——— تو تمہیں دوبارہ اس عہدے پر بحال کیا
جاتا ہے۔ ساؤجی کے ساتھیوں پر یہ فیصلہ لاگو ہو جائے گا۔ اگر
انہوں نے اپنے آپ کو چھپایا۔ ہاں اگر وہ پنت گرو کے سامنے
آکر معافی مانگیں تو ان کو معاف کیا جا سکتا ہے۔"

عمران نے کمرے سے باہر نکلتے ہوئے کہا۔

"ہم معافی کے خواستگار ہیں پنت گرو"۔ اچانک چار بھکشو
آگے بڑھے اور عمران کے سامنے جھک گئے۔

"اپنے جرم کی تفصیل بتاؤ ——— سب کے سامنے"۔
عمران نے کہا اور ان میں سے ایک بھکشو نے کہنا شروع کیا۔

"ساؤجی نے انہیں بتایا تھا کہ سیاہ مندر کے راج یوگی نے کہا
ہے کہ کچھ لوگ سیاہ مندر کو تباہ کرنا چاہتے ہیں اس سے بھکشوئیت
کو بہت نقصان ہوگا۔ اس لئے راج یوگی نے خفیہ طور پر ہمیں
حکم دیا ہے کہ ہم ہر آنے والے بھکشو پر نظر رکھیں۔ ساؤجی کو راج
یوگی نے اپنا نمائندہ مقرر کیا اور ساؤجی نے ہمیں اپنا نمائندہ
مقرر کیا۔ جب آپ کا قافلہ یہاں اترا اور آپ کھانا کھانے کے
بعد سیر کرنے گئے تو ساؤجی کے حکم پر ہم نے آپ کے سامان کی
تلاشی لی لیکن کوئی چیز غلط نہ تھی۔ اس لئے ہم نے ساؤجی
کو بتا دیا کہ آپ درست ہیں ——— پھر ہم نے آپ کی ساتھی
عورت کو مقدس قربان گاہ کی طرف جاتے دیکھا تو ہم اس کی
اطلاع دینے ساؤجی کے پاس گئے لیکن ساؤجی کے متعلق پتہ چلا
کہ وہ قربان گاہ میں ہے۔ اس پر ہم نے پنت گرو کے نمائندوں

کو اطلاع دی اور انہوں نے سب کی موت کا فیصلہ دے دیا۔
اور ساؤجی چونکہ مقدس کرسی پر بیٹھا تھا اس لئے ساؤجی کی موت
کے فیصلے پر فوری عملدر آمد کر دیا گیا اور آپ کی موت کے لئے
چوبیس گھنٹے کا وقت دے دیا گیا"۔ اس بھکشو نے انتہائی مؤدبانہ
لہجے میں کہا۔

"کون آیا تھا راج یوگی کا پیغام لے کر"۔ عمران نے پوچھا۔

"لوٹی سرائے کا شنگھیارو آیا تھا۔ وہ ساؤجی سے مل کر
گیا تو ساؤجی نے ہمیں بتایا"۔ اسی بھکشو نے جواب دیا۔

"ٹھیک ہے —— تم نے سب کچھ سچ بتا دیا ہے اس
لئے تمہارا جرم معاف کیا جاتا ہے۔ اب تم سب جا سکتے ہو۔
صبح جیسے ہی شنگھیارو آئے، اسے میرے سامنے پیش کیا جائے"
عمران نے کہا اور تمام بھکشوؤں نے بدھ بھگوان کی جے کا
نعرہ لگایا اور واپس مڑ گئے۔

"آؤ پنت گرو کے چیلو —— اب واپس چلیں"۔ عمران نے
بھکشوؤں کے جانے کے بعد اپنے ساتھیوں سے مخاطب ہو کر
کہا جو حیرت بھرے انداز میں کھڑے تھے۔

"کیا تم واقعی پنت گرو ہو —— تم نے نشانی درست
دی ہے —— پنت گرو ہمیشہ ایسی نشانی دکھاتا ہے جو سب کو
حیران کر دیتی ہے"۔ مارسیلا نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"ابھی میرے پاس اس جیسی سینکڑوں اور نشانیاں موجود
ہیں —— تم یہ بتاؤ کہ یہ لوٹی سرائے کہاں ہیں"۔ عمران

نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"لوٹی سرائے یہاں سے تقریباً دس میل کے فاصلے پر تار چند
پہاڑی کے دامن میں واقع ہے۔ ہمارا اگلا پڑاؤ وہیں ہوگا"۔
مارسیلا نے کہا اور عمران نے سر ہلا دیا۔

چند لمحوں بعد جب وہ اپنے کمرے میں پہنچے تو ان کے
سارے ساتھی جاگ رہے تھے۔

"ارے —— تم سب جاگ رہے ہو"۔ عمران نے حیرت
بھرے لہجے میں کہا۔

"ہاں —— ہم بھکشوؤں کو تمہارا دیا ہوا درس سن رہے
تھے"۔ کیپٹن شکیل نے مسکراتے ہوئے کہا۔ اور پھر اس نے بتایا
کہ جوزف کی آنکھ کھلی اور اس نے تمہیں اور صفدر کو یہاں نہ پا
کر ہمیں اٹھا دیا اور ہم جب باہر نکل کر وہاں پہنچے تو تم بھکشوؤں
کو درس دے رہے تھے۔ جب بھکشو مڑے تو ہم بھی واپس
آ گئے۔

"تم نے وہ وائرلیس فون آخر کیسے چیک کر لیا"۔ جولیا نے
پوچھا۔

"ہم جب سیر سے واپس آئے تو مجھے اندازہ ہو گیا کہ ہمارے
سامان کو ہماری عدم موجودگی میں چیک کیا گیا ہے۔ کیونکہ میں اس
بات کو چیک کرنے کے لئے ہی باہر گیا تھا۔ گو چیک کرنے والوں
نے انتہائی احتیاط کا مظاہرہ کیا تھا لیکن میں نے ایک نظر میں
دیکھ لیا تھا کہ سامان چیک ہوا ہے۔ اس پر میں تمہارے سو

جانے کے بعد اٹھا اور ساؤجی کو چیک کرنے کے لئے گیا تاکہ اس سے معلوم کروں کہ اس نے کس بنا پر ہمارا سامان چیک کیا ہے۔ وہاں ساؤجی اس فون پر کسی سے باتیں کر رہا تھا ساؤجی کے جانے کے بعد میں نے اس فون کو چیک کیا تو مجھے یقین ہو گیا کہ ساؤجی ایگل فائٹرز کا نمائندہ ہے کیونکہ یہ وائرلیس فون ایکریمیا کی ایجاد ہے۔

اور دوسری بات یہ کہ اس کی رینج بھی اتنی زیادہ نہ تھی۔ زیادہ سے زیادہ چالیس میل کے دائرے میں اس پر بات ہو سکتی تھی۔ اس لئے میں سمجھ گیا کہ ایگل فائٹرز کا ہیڈ کوارٹر یقیناً چالیس میل کے اندر ہے۔ اب چونکہ مجھے ان پہاڑی علاقوں کے متعلق مکمل طور پر تفصیلات کا علم نہیں تھا جبکہ مارسیلا اپنے والد کے ساتھ کئی بار یہاں آ چکی ہے اور اس راستے کا انتخاب بھی مارسیلا کی تجویز پر ہی کیا گیا تھا۔ اس لئے میں نے مارسیلا کو اپنے ساتھ لیا تاکہ ساؤجی سے پوچھ گچھ کرنے پر صحیح جگہ کی سمجھ آ جائے۔

ساؤجی مقدس قربان گاہ میں موجود تھا اور اگر جولیا اور صفدر ہمارے پیچھے نہ آتے تو ساؤجی سے حالات معلوم کر لئے جاتے لیکن ان کی آمد کو بھکشوؤں نے چیک کر لیا اور اس کے بعد کے واقعات آپ کے سامنے ہیں۔ ساؤجی کی موت کے بعد مجھے مجبوراً پنت گرو بننا پڑا تاکہ اس کے ساتھیوں کو سامنے لایا جا سکے۔ لیکن وہ بے خبر نکلے اور انہیں صرف اتنا ہی معلوم

معلوم تھا جتنا ساؤجی نے بتایا تھا لیکن کم از کم ان کے ذریعے ڈونگی سرائے کے شتگیارو کا نام سامنے آ گیا۔"
عمران نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"اس کا مطلب ہے ہم صحیح راستے پر جا رہے ہیں"۔ صفدر نے سر ہلاتے ہوئے کہا۔

"ہاں —— ورنہ اس سے پہلے ہمارے پاس کوئی کلیو نہ تھا۔ ورنہ ہمیں لازماً سیاہ مندر کا رخ کرنا پڑتا"۔ عمران نے سر ہلاتے ہوئے جواب دیا۔

"یہ راج یوگی کون ہو سکتا ہے"۔ مارسیلا نے خاموش بیٹھے بیٹھے کہا۔

"یہ یقیناً اس ایگل فائٹرز کا باس ہو گا۔ اس نے اپنے آپ کو یوگی ظاہر کیا ہو گا"۔ عمران نے سر ہلاتے ہوئے کہا۔ اور ساتھ ہی اس نے پاؤں پسار کر اس طرح آنکھیں بند کر لیں جیسے اب وہ سونا چاہتا ہو۔ اور ظاہر ہے باقی ساتھیوں نے بھی اس کی پیروی ہی کرنی تھی۔

"کیا خیال ہے اب پہرہ دیا جائے"۔ صفدر نے جواب دیا۔

"نہیں —— پنت گرو کو نگرانی کی ضرورت نہیں ہوتی"۔ عمران نے آنکھیں بند رکھتے ہوئے جواب دیا۔ اور اس کے ساتھ ہی اس کے خراٹوں کا سائرن ایک بار پھر بجنے لگا۔

دروازے پر دستک کی آواز سنتے ہی بستر پر لیٹا ہوا ادھیڑ عمر بھکشو جاگ پڑا۔ کمرے میں ایک مشعل جل رہی تھی۔ جس کی وجہ سے کمرہ پوری طرح روشن تھا۔

"کون ہے اس وقت؟" ادھیڑ عمر بھکشو نے انتہائی کرخت لہجے میں کہا۔

"بدھ بھگوان کی جے ——— ساؤجی کی سرائے سے ایک بھکشو اندھیری رات میں سفر کرتا ہوا پہنچا ہے۔ وہ ایک اہم اطلاع لایا ہے۔"

باہر سے ایک مؤدبانہ آواز سنائی دی۔

"ساؤجی کی سرائے سے اور رات کے وقت۔" ادھیڑ عمر نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا اور تیزی سے اٹھ کر دروازے کی طرف بڑھ گیا۔ اس نے دروازے کے اندر سے

[illegible] ہوئی کنڈی ہٹائی اور دروازہ کھول دیا۔ دروازے پر ایک [illegible]شو سر جھکائے کھڑا تھا۔

"بدھ بھگوان کی جے۔" دروازہ کھلتے ہی بھکشو نے مؤدبانہ [illegible]ز میں کہا۔

"کہاں ہے وہ بھکشو تارم؟" ادھیڑ عمر نے ادھر ادھر دیکھتے [illegible]ئے پوچھا۔

"میں اسے حاضر کرتا ہوں۔" دروازے پر کھڑے ہوئے [illegible]شو تارم نے کہا اور تیزی سے واپس مڑ گیا۔

"اس قدر رات کو وہ اس قدر پرخطر سفر کر کے کیوں آیا ہو گا۔ جبکہ راج یوگی نے مجھے بھی وہاں جانے سے [illegible]ع کر دیا تھا۔"

ادھیڑ عمر نے بڑبڑاتے ہوئے واپس بستر کی طرف مڑتے [illegible]ئے کہا۔

اس کے چہرے پر حیرت کے آثار نمایاں تھے۔

وہ بستر پر آ کر بیٹھ گیا۔ اس کی نظریں دروازے پر [illegible] لگی ہوئی تھی۔

چند لمحوں بعد تارم ایک اور نوجوان بھکشو کو ہمراہ لئے [illegible]کمرے میں داخل ہوا۔ اور دونوں ہی اس ادھیڑ عمر کے سامنے آ کر جھک گئے۔

"اوہ ——— تھارو آیا ہے ——— کیا بات ہے تھارو [illegible] کس بات نے تمہیں یہ پرخطر سفر کرنے پر مجبور کیا ہے۔

اودھیڑ عمر نے حیرت بھرے لہجے میں تارم کے ساتھ آنے
والے نوجوان بھکشو سے مخاطب ہو کر کہا۔
" سردار شتگھیارو کے لئے میں اہم خبریں لے کر آیا ہوں
ساؤ جی کو مقدس موت دے دی گئی ہے اور پنت گرو نے
پنت نمائندوں کو موت کا فیصلہ بدلنے پر مجبور کر دیا ہے اور
پنت گرو نے سردار شتگھیارو کو گرفتار کرنے کا حکم دے
دیا ہے "۔ آنے والے بھکشو نے سر جھکاتے ہوئے کہا۔
" کیا بک رہے ہو ـــــ کیا تم پاگل ہو گئے ہو۔ پنت
گرو کہاں سے ساؤ جی کی سرائے میں پہنچ گئے "۔
اودھیڑ عمر شتگھیارو غصے سے چیختا ہوا ایک جھٹکے سے
اٹھ کھڑا ہوا۔ اس کے چہرے پر حیرت کے ساتھ ساتھ غصے
کے آثار نمایاں تھے۔
" بدھ بھگوان کی جے ـــــ تھارو سچ کہہ رہا ہے "۔ تھارو
نے اسی طرح سر جھکائے ہوئے جواب دیا۔
" تفصیل بتاؤ ـــــ پوری تفصیل بتاؤ "۔ اودھیڑ عمر
شتگھیارو نے ہونٹ بھینچتے ہوئے کہا۔ اور تھارو نے
آنے والے قافلے کی ایک عورت اور مرد کو قربان گاہ کی طرف
جاتے دیکھ کر روکنے سے لے کر پنت گرو کی نشانی اور پھر
شتگھیارو کو پیش کرنے کے حکم تک کی پوری تفصیلات
بتا دیں۔
" ہوں ـــــ تو وہ ایشیائی پنت گرو بن گیا۔ ٹھیک ہے

تم جا کر آرام کرو، تمہیں تمہارا انعام مل جائے گا"۔
شتگھیارو نے ہونٹ بھینچتے ہوئے کہا۔ اور تھارو مؤدبانہ
انداز میں مڑا اور کمرے سے باہر چلا گیا۔
" تم بھی جاؤ تارم " ـــــ شتگھیارو نے تارم سے کہا جو
ابھی تک سر جھکائے کھڑا تھا۔ شتگھیارو کے حکم پر وہ بھی مڑا
اور دروازے سے باہر نکل گیا۔
شتگھیارو نے آگے بڑھ کر دروازہ بند کیا اور اس کی
کنڈی لگا کر وہ مڑ کر تیر کی طرح بھاگتا ہوا کمرے کے ایک کونے
میں موجود طاقچے کی طرف بڑھا۔ اس نے طاقچے کے خانے
میں ہاتھ ڈال کر اس کی دیوار کو زور سے دبایا تو اس طاقچے
کے نیچے ایک اور خانہ نمودار ہو گیا۔ اس میں بھی وائرلیس
سیٹ موجود تھا۔
شتگھیارو نے جلدی سے اس کا رسیور اٹھایا اور نمبر
ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔
" یس ـــــ راج یوگی "۔ چند لمحوں بعد ہی رسیور سے
ایک آواز ابھری۔
" راج یوگی ـــــ میں شتگھیارو بول رہا ہوں، لڑپی
سرائے سے "۔ شتگھیارو نے مؤدبانہ لہجے میں کہا۔
" ہاں ـــــ کیا بات ہے جو اس وقت کال کی ہے "۔
راج یوگی نے کرخت لہجے میں کہا۔
" ساؤ جی کی سرائے کے بارے میں اہم خبریں ملی ہیں راج

یوگی ۔" شنگھیارو نے کہا اور پھر اس نے تھارو کی بتا
تمام تفصیلات حرف بحرف دوہرا دیں۔
"اوہ ـــ اس کا مطلب ہے کہ یہ لوگ ضرورت
زیادہ باخبر اور ہوشیار ہیں اور تمہارے وہاں نہ پہنچ
تمہاری سرائے کا رُخ کریں گے ـــ ٹھیک ہے۔ میں
ان کا بندوبست تھارم پہاڑی پر کیا تھا لیکن اب انہیں
مہلت دینا بھی غلط ہوگا۔ ٹھیک ہے میں کنزرو کو کہہ دی
وہ فوراً تمہارے پاس پہنچ جائے گا اور پھر تم دونوں
انہیں ساؤجی کی سرائے کے باہر ہی گولیوں سے اُڑا دینا
راج یوگی نے کہا۔
"ٹھیک ہے باس ـــ آپ کنزرو کو فوراً بھجوا دی
کیونکہ ہم صبح ہونے سے پہلے مورچہ بندی کر لینا چاہتے
شنگھیارو نے کہا اور دوسری طرف سے او۔کے
سنتے ہی اس نے رلیسیور رکھا اور طاقچہ بند کر کے وہ واپ
دروازے کی طرف مڑ گیا
اسے معلوم تھا کہ کنزرو کو ٹوپی سرائے تک پہنچنے میں
کم از کم ایک گھنٹہ لگ جائے گا اور اس ایک گھنٹہ میں
اپنی منصوبہ بندی مکمل کر لینا چاہتا تھا۔
اس نے دروازے کے ساتھ لٹکی ہوئی ایک رسی کو
سے دو بار کھینچا تو دور کہیں گھنٹی بجنے کی آواز سنائی دی
شنگھیارو نے دروازہ کی کنڈی کھولی اور واپس بستر

یا۔ چند لمحوں بعد دروازہ کھلا اور تارم اندر داخل ہوا
ی مہاراج "۔ تارم نے سر جھکاتے ہوئے کہا۔
ھشیب کو بلاؤ ـــ اور سنو تاپو کا کنزرو یہاں پہنچنے
ے۔ اس کا سرائے کے باہر استقبال کیا جائے اور جیسے
یہاں پہنچے، اسے میرے پاس لے آؤ "۔ شنگھیارو
تیز لہجے میں کہا۔
جی مہاراج "ـــ تارم نے کہا اور تیزی سے مڑ کر
ے میں غائب ہو گیا۔
تھوڑی دیر بعد دروازہ ایک بار پھر کھلا اور ایک قوی
اور سخت چہرے والا بھکشو اندر داخل ہوا۔ وہ سر سے
تھا۔ صرف درمیان سے بالوں کی ایک گندھی ہوئی چوٹی
ندھے تک لٹک رہی تھی۔ اس کی آنکھیں خون کبوتر کی
سُرخ ہو رہی تھیں۔
آگیا مہاراج "ـــ آنے والے نے سر جھکاتے ہوئے
یکن اس کا انداز بتا رہا تھا کہ وہ ایسا صرف رسماً کر رہا

سٹول لے کر بیٹھ جاؤ کھشیب "۔ شنگھیارو نے کہا اور
شیب ایک طرف پڑا ہوا اسٹول کھینچ کر اس پر بیٹھ گیا۔
ساؤجی کی سرائے میں بھکشوؤں کا ایک قافلہ آکر ٹھہرا
ـــ یہ ایشیائی سیکرٹ ایجنٹ ہیں اور ایگل فائٹر نے
ہیڈ کوارٹر کو تباہ کر کے وہاں سے زیرو میٹل حاصل کرنا

چاہتے ہیں۔ انہوں نے ساؤجی کو ہلاک کر دیا ہے۔ اور اب
میرا وہاں انتظار کر رہے ہیں۔ لیکن راج یوگی نے مجھے
جانے سے روک دیا تھا۔ راج یوگی نے ان کے خاتمے کے
لئے کنترو کو تجارم کی چوتھی پہاڑی پر مورچہ لگانے کا حکم دیا
لیکن موجودہ صورت حال میں وہ انہیں ہیڈ کوارٹر سے
نزدیک نہیں آنے دینا چاہتے۔

چنانچہ ابھی میری راج یوگی سے بات ہوئی ہے۔ ان
حکم ہے کہ کنترو اور میں مل کر ان کا خاتمہ ساؤجی کی سرائے
کے باہر ہی کر دیں۔ کنترو یہاں پہنچنے والا ہے لیکن مجھے تمہاری
صلاحیتوں پر مکمل اعتماد ہے۔ اگر تم صبح ہونے سے پہلے
ایک مسافر بھکشو کے روپ میں ساؤجی کی سرائے پہنچ جاؤ
مجھے یقین ہے کہ تم ان کا خاتمہ سرائے کے اندر ہی کر سکتے ہو۔
اس طرح ہمیں باہر فائرنگ نہ کرنی پڑے گی اور باقی بھکشو
میں اس کی خبر نہ پھیلے گی۔ ورنہ اگر یہ خبر پھیل گئی تو حکو
آسام اس کا سخت ترین نوٹس لے گی اور ہمارا سارا کاروبار
تباہ ہو جائے گا۔"

شنگھیارو نے کھشیب سے مخاطب ہو کر کہا۔

"جو حکم مہاراج ——— میرے لئے یہ معمولی بات ہے۔
کتنے آدمی ہے وہ؟" کھشیب نے بڑے مطمئن لہجے میں پوچھا
"دو عورتیں اور چھ مرد ——— عورتیں غیر ملکی ہیں۔ چار
ایشیائی ہیں اور دو افریقی؟" شنگھیارو نے جواب دیا۔

"اوہ ——— لیکن آپ تو ابھی ان سب کو ایشیائی کہہ رہے
تھے" کھشیب نے چونکتے ہوئے کہا۔
"ہاں ——— راج یوگی نے یہی بتایا ہے۔" شنگھیارو نے
تے ہوئے کہا۔
"تو پھر مہاراج ——— ایک مہربانی آپ مجھ پر کریں گے۔
دو عورتوں میں سے جو مجھے زیادہ پسند آئے گی اسے آپ
رہنے دیں گے ——— میں اسے خفیہ تہہ خانے میں رکھوں
گا" کھشیب نے شیطانی انداز میں مسکراتے ہوئے کہا۔
"میں تمہاری فطرت جانتا ہوں ——— عورتوں کا کوئی مسئلہ
ہے ——— میری طرف سے تمہیں دونوں رکھنے کی
اجازت ہے لیکن ان مردوں کو کسی طور بھی زندہ نہ رہنے دیا
جائے" شنگھیارو نے کہا۔
"مہاراج ایسا ہی ہو گا ——— لیکن ساؤجی کے آشرم میں
تمام بھکشو موجود رہتے ہیں اور وہاں پنت کے نمائندے بھی
اگر ان کا خاتمہ سرائے میں کیا گیا تو بات وہاں بھی پھیل
جائے گی۔ اس لئے میرے ذہن میں ایک اور تجویز آئی ہے۔
اگر آپ اجازت دیں تو میں ان میں سے ایک لڑکی کو اغوا کر کے
پنا کے بندی خانے والے راستے کی طرف سے جاتا ہوں،
ہے وہ لوگ میرا تعاقب کرتے ہوئے ادھر آئیں گے اور پھر
خانے کے پنجرے ان کا استقبال کرنے کے لئے تیار ہوں
گے۔ اس طرح بغیر کوئی گولی چلائے ان سب کو گرفتار کر لیں گے۔"

اس کے بعد ان کا کیا حشر ہوتا ہے۔ اس کا علم یقیناً کسی
کو کبھی بھی نہیں ہو سکے گا۔" کھشیب نے جواب دیا۔
"اوہ —— تمہاری تجویز واقعی شاندار ہے —— ا
شاندار —— ٹھہرو میں راج یوگی سے بات کرتا ہوں۔"
شنگھیارو نے بڑی طرح چونکتے ہوئے کہا۔ اور اٹھ کر
بار پھر اس طاقچے کی طرف بڑھ گیا۔ جس میں وائرلیس فون
تھا۔
"ییس —— راج یوگی۔" چند لمحوں بعد ہی راج یوگی کی
آواز رسیور میں سنائی دی۔ اور شنگھیارو نے کھشیب کی تجویز
کی تفصیلات بتا دیں۔
"اوہ —— واقعی یہ شاندار تجویز ہے لیکن کیا کھشیب
لڑکی کو اغوا کرنے میں کامیاب ہو جائے گا۔" راج یوگی نے
"مہاراج —— وہ اس کام میں ماہر ہے۔" شنگھیارو
نے جواب دیا۔
"ٹھیک ہے —— پھر ایسا ہے کہ تم فوری طور پر کھشیب
کو بھیج دو اور خود کنترو سمیت سادھو جی کی سرائے کے باہر پہنچ
اگر کھشیب اپنے مقصد میں کامیاب ہو جائے اور یہ ٹیم بندی
کی طرف جائے تو تم نے ان کے آڑے نہیں آنا بلکہ احتیاط سے
ان کا تعاقب کرنا ہے —— جب یہ سب بندی خانے میں
پھنس جائے تو مجھے اطلاع دینا۔ میں خود وہاں آؤں گا اور
ایسا نہ ہو سکے تو پھر میری طرف سے اجازت ہے کہ

و کھلے عام لاشوں میں بدل دیں۔" راج یوگی نے کہا۔
"ٹھیک ہے مہاراج —— ایسا ہی ہوگا۔" شنگھیارو
نے کہا اور رسیور رکھ دیا۔
"راج یوگی کو تمہاری تجویز پسند آئی ہے۔ اس لئے تم فوراً
ضروری سامان لے کر نکل پڑو —— اگر تم اپنے مشن میں
کامیاب ہو گئے۔ تو میرا وعدہ کہ دونوں لڑکیاں تمہیں بخش
دی جائیں گی۔" شنگھیارو نے کہا اور کھشیب شیطانی انداز
میں مسکراتا ہوا اٹھ کھڑا ہوا۔
"آپ کھشیب کے کمال دیکھیں مہاراج۔" کھشیب نے کہا
اور سر جھکا کر سلام کرتا ہوا تیزی سے دروازے سے باہر نکل
گیا۔
چند لمحوں بعد دروازہ کھلا اور تارم اندر آیا۔
"مہاراج —— کنترو تشریف لا چکے ہیں۔" تارم نے سر
جھکاتے ہوئے کہا۔
"کتنے آدمی ہیں ان کے ساتھ۔" شنگھیارو نے پوچھا۔
"چار مہاراج۔" تارم نے جواب دیا۔
"ٹھیک ہے —— ان چاروں کو باہر روکو اور صرف کنترو
کو یہاں لے آؤ۔" شنگھیارو نے کہا اور تارم سلام کر کے واپس
مڑ گیا۔
چند لمحوں بعد دروازہ کھلا اور ایک لمبا تڑنگا آدمی اندر داخل
ہوا۔ وہ واقعی دیوہیکل جسم کا مالک تھا۔ اس نے یوگیوں جیسا

لباس پہنا ہوا تھا۔ اس کے چہرے سے سفاکی اور درندگی نمایاں
تھی۔

"آؤ مہاراج کنترو ۔۔۔۔۔ شتگھیارو تمہیں ٹوپی سرائے میں
خوش آمدید کہتا ہے۔" شتگھیارو نے آگے بڑھتے ہوئے کہا۔

"شکریہ مہاراج شتگھیارو۔" کنترو نے بھاری آواز میں کہا
اور پھر دونوں نے بڑے بھرپور انداز میں مصافحہ کیا۔

"کیا پروگرام بنایا ہے تم نے۔" کنترو نے سٹول پر بیٹھتے ہوئے
بڑے بے تکلفانہ لہجے میں کہا۔

اور شتگھیارو نے اسے کھشیپ کی تجویز اور راج یوگی کے
احکامات کی تفصیل بتائی۔

"ٹھیک ہے ۔۔۔ کھشیپ ایسا کرنے میں کامیاب ہو جائے
گا۔ میں اس کی صلاحیتوں سے واقف ہوں۔" کنترو نے اثبات میں
سر ہلاتے ہوئے کہا۔

"تمہارے ساتھ چار آدمی ہیں۔ میں بھی چار آدمی ساتھ لے لیتا
ہوں اور میرے خیال میں اتنے افراد کافی ہوں گے۔" شتگھیارو نے
کہا۔

"بالکل ۔۔۔ ہم دونوں اطراف سے علیحدہ علیحدہ ان کا
تعاقب کریں گے لیکن ایک بات ہے ہمیں کہیں بھی ان کے
سامنے نہیں آنا چاہیے۔ ورنہ وہ لازماً بھڑک جائیں گے۔ میں تو
وہ چار آدمی لایا ہوں جو چھپ کر درختوں میں بندروں کی طرح
سفر کرنے میں ماہر ہیں۔" کنترو نے کہا۔

"اوہ ۔۔۔ ٹھیک ہے ۔۔۔ میرے پاس بھی ایسے
آدمی ہیں۔ آؤ پھر ہم بھی یہاں سے چل دیں تاکہ صبح ہونے سے
پہلے ہی ساوجی کی سرائے کے پاس پہنچ جائیں۔"
شتگھیارو نے اٹھتے ہوئے کہا اور کنترو بھی سر ہلاتا ہوا
اٹھ کھڑا ہوا۔

دروازے پر دستک کی آواز سنتے ہی عمران نے آنکھیں کھول دیں۔ دوسرے لمحے دستک کی آواز زور سے ہوئی اور اس کے باقی ساتھیوں کی آنکھیں بھی کھل گئیں۔ دستک مسلسل جاری تھی۔

"کون ہے؟" عمران نے اونچی آواز میں کہا۔

"میں ٹیک چند ہوں مہاراج ۔۔۔ نائب سردار۔ تمام بھکشو خصوصی عبادت کے لئے آپ کے منتظر ہیں" باہر سے ایک مودبانہ سی آواز سنائی دی۔

"میرے منتظر ہیں" عمران نے حیرت بھرے انداز میں کہا۔

"مہاراج پنت گرد کی موجودگی میں خصوصی عبادت ہمارے لئے بڑی شدھ رہے گی۔" باہر سے جواب دیا گیا اور عمران نے بے اختیار دونوں ہاتھوں سے سر پکڑ لیا۔

"اچھا ۔۔۔ آرہا ہوں ۔۔۔ تم جاؤ" عمران نے ہونٹ بھینچتے ہوئے کہا۔

"مہاراج ۔۔۔ اشنان کے لئے تالاب کا پانی گرم کر دیا گیا ہے" باہر سے کہا گیا اور پھر قدموں کی جاتی ہوئی آواز سنائی دی۔

"اب پھنسے ہو ۔۔۔ بڑے پنت گرد بن رہے تھے" ایک کونے میں بیٹھی ہوئی مارسیلا نے بے اختیار قہقہہ لگاتے ہوئے کہا۔

"ارے ہاں ۔۔ جب پتنی گرد موجود ہو تو بیچارے پنت گرد کی کیا مجال ہے ۔۔۔ تم کرا دو یہ خصوصی عبادت" عمران نے چونک کر کہا۔

اور پنت گرد کی تانیث سن کر سب ہنسنے لگے۔

"یہ کیسے بن گئی پتنی گرد" جولیا نے کاٹ کھانے والے لہجے میں کہا۔

"تم بن جاؤ ۔۔۔ مجھے کیا ضرورت ہے اس احمق کی پتنی بننے کی ۔۔۔ تم ہی مر رہی ہو اس کے لئے" مارسیلا نے پتنی کو پتنی یعنی بیوی میں بدلتے ہوئے برے سے لہجے میں کہا۔

"میں مر رہی ہوں ۔۔۔ تم اپنے باپ کو زخمی حالت میں چھوڑ کر بھاگی چلی آئی ہو" جولیا نے کہا اور عمران دونوں ہاتھوں میں سر پکڑے اس طرح بیٹھا ہوا تھا جیسے دو بیویوں کے شوہر کی حالت ہوتی ہے۔

"تم دونوں ہی بن سکتی ہو —— مجھے کوئی اعتراض نہیں ہے۔ لیکن فی الحال تو مسئلہ خصوصی عبادت کا ہے" عمران نے چونک کر کہا۔

"اسے اپنی بناؤ اپنی پتنی —— اور سنو میں ابھی جا کر تمہارا بھانڈہ پھوڑتی ہوں کہ تم کوئی پنت گرد ورد نہیں ہو۔ پھر دیکھنا یہ بھکشو تمہارا کیا حشر کرتے ہیں" مارسیلا نے ایک جھٹکے سے اٹھتے ہوئے کہا۔

"بیٹھ جاؤ مارسیلا —— اور سنو اب اگر تمہارے منہ سے ایسے الفاظ نکلے تو آنکھیں نکال کر ہتھیلی پر رکھ دوں گا" عمران نے یکلخت بھیڑیئے کی طرح غراتے ہوئے کہا۔ اس کا چہرہ بدل گیا تھا اور آنکھوں سے شرارے نکل رہے تھے۔

"مم —— مم —— میں تو مذاق کر رہی تھی" مارسیلا نے بری طرح گھبراتے ہوئے کہا۔ خوف سے اس کا پورا جسم بری طرح کانپنے لگ گیا تھا۔

اور جولیا کے چہرے پر فاتحانہ سا انداز ابھر آیا تھا۔ وہ اس طرح مارسیلا کو دیکھ رہی تھی جیسے کہہ رہی ہو، دیکھ ایک ہی گھرکی میں دم نکلنے لگا۔

"تم سب لوگ نہانے کے لئے تیار ہو جاؤ۔ میرے خیال میں شنگھیا رو نے اگر آنا ہوتا تو اب تک آچکا ہوتا۔ ہمیں اب اس کی سرائے تک خود جانا ہو گا —— اور یہ بات

بھی سن لو کہ اب آئندہ کا سفر ہم سب نے انتہائی محتاط انداز میں کرنا ہے۔ اینگل فائٹرز نے یہاں میری توقع سے کہیں زیادہ جال پھیلا رکھا ہے" عمران نے اٹھ کر کھڑے ہوتے ہوئے کہا۔ اور پھر دروازہ کھول کر باہر نکل گیا۔

"اوہ پاپا —— اوہ پاپا" اچانک مارسیلا پھوٹ پھوٹ کر رونے لگی اور وہ سب بری طرح چونک کر اس کی طرف متوجہ ہو گئے۔ وہ دونوں ہاتھوں میں چہرہ چھپائے ہچکیاں لے لے کر رو رہی تھی۔

"ارے —— ارے۔ کیا ہوا —— ارے خاموش ہو جاؤ" جولیا اس کے اس طرح ننھی بچی کے سے انداز میں رونے پر بوکھلا گئی۔ اس کے ذہن میں فوراً عمران کی بتائی ہوئی بات آگئی کہ مارسیلا کا ذہنی توازن درست نہیں ہے۔ اور مارسیلا کے اس طرح رونے سے اب اسے عمران کی بات پر یقین آگیا۔

"مم —— مم —— مجھے مارے گا —— اس کی آنکھیں دیکھی تھیں —— بچاؤ۔ اوہ پاپا" مارسیلا نے ہاتھ چہرے سے ہٹاتے ہوئے بڑے معصوم سے لہجے میں کہا۔

"ارے —— ارے —— تم عمران کی بات کر رہی ہو۔ ارے وہ ایسے اداکاری کرتا ہے۔ وہ تمہیں کچھ نہیں کہے گا" جولیا نے اسے واقعی ننھے بچے کی طرح پچکارتے ہوئے کہا۔

"اداکاری —— تو کیا وہ اداکاری کر رہا تھا۔ اوہ۔ میں اس کا خون پی جاؤں گی —— میں اس کا گلا دبا دوں گی اس

نے مارسیلا کو کیا سمجھ رکھا ہے —— مارسیلا جنگل کوئین ہے

مارسیلا کا نہ صرف لہجہ بدل گیا بلکہ اس کے چہرے پر چھا
ہوئے تاثرات بھی اتنی تیزی سے بدلے تھے کہ جولیا سمیت
سب لوگ حیرت زدہ رہ گئے۔

"مس —— زیادہ باتیں مت کرو۔ ماسٹر کے متعلق ایسی
بات زبان سے نکالنے والے ہمیشہ کے لئے ختم ہو جاتے ہیں"
یکلخت جوزف نے بھڑکتے ہوئے لہجے میں کہا۔

"تم —— تم مجھے دھمکی دے رہے ہو کالے ریچھ ——
مارسیلا کو —— جنگل کوئین کو —— تمہاری یہ جرأت" مارسیلا
نے بھی بھڑکتے ہوئے لہجے میں کہا اور دوسرے لمحے وہ اتنی
تیزی سے اپنی جگہ سے اچھلی جیسے بجلی چمکتی ہے اور جوزف
بے اختیار چیختا ہوا دیوار سے ٹکرا کر نیچے جا گرا۔

مارسیلا نے انتہائی مہارت سے اس کے چہرے پر
فلائنگ کک جما دی تھی۔

"مارسیلا پلیز" —— جولیا نے جلدی سے آگے بڑھ کر مارسیلا
کو بازو سے پکڑتے ہوئے کہا۔

لیکن اس سے پہلے کہ وہ قلابازی کھا کر سیدھی کھڑی ہوتی
ہوئی مارسیلا کو پکڑ کر ایک طرف ہٹاتی، مارسیلا بری طرح چیختی
ہوئی کسی گیند کی طرح اچھلی اور کافی دور دروازے کے پاس
پشت کے بل فرش پر جا گری۔

جوزف نے نیچے گرتے ہی یکلخت اچھل کر کسی لڑاکے مینڈھے

طرح پوری قوت سے اس کے پیٹ پر ٹکر جما دی تھی۔

"جوزف —— رک جاؤ" اچانک صفدر نے تیز لہجے میں
اور جوزف جو شاید غصے کے عالم میں نیچے گری ہوئی مارسیلا
حملہ کرنا چاہتا تھا، ہونٹ بھینچ کر رک گیا۔ لیکن اس کے
چہرے سے آگ سی برس رہی تھی۔

"سنو —— ہم یہاں لڑنے اور اپنے جوہر دکھانے کے
نہیں آئے —— یہ ہمارا انتہائی خطرناک مشن ہے۔ کسی
بھی لمحے کسی بھی طرف سے موت ہم پر جھپٹ سکتی ہے۔ اس لئے
اب کوئی شخص ایک دوسرے سے نہیں لڑے گا۔ اور سنو مارسیلا
تم بہت اچھی لڑکی ہو۔ ہم سب تمہاری قدر کرتے ہیں۔ عمران مجھے
بتا رہا تھا کہ مارسیلا انتہائی ذہین لڑکی ہے۔ اس لئے تم بھی پلیز
ہمیں اپنا بھائی سمجھو" صفدر نے بڑے باوقار لہجے میں کہا۔
اور آگے بڑھ کر اس نے مارسیلا کو اٹھنے میں مدد دی۔

"بھائی —— اوہ تم میرے بھائی ہو —— اوہ پاپا کتنے
اچھے بھائی ہیں —— میرا کوئی بھائی نہیں تھا۔ اوہ برادر جوزف
میں معافی چاہتی ہوں" مارسیلا نے بچوں کی طرح خوشی سے
تالیاں بجاتے ہوئے کہا۔

اور جولیا سمیت سب مسکرا دیئے۔

اسی لمحے دروازہ کھلا اور عمران اندر داخل ہوا۔

"عمران —— یہ سب میرے بھائی ہیں —— برادر جوزف،
واہ، دیکھا تم نے کتنے اچھے بھائی ہیں" مارسیلا نے خوش ہوتے

ہوئے عمران سے مخاطب ہوتے ہوئے کہا۔ اور عمران کے لبوں
پر بھی مسکراہٹ رینگ گئی۔
" اچھا۔ اچھا ——— واقعی سب بہن بھائی ہی ہوتے ہیں
شادی سے پہلے ——— کیوں جولیا"۔ عمران نے مسکراتے
ہوئے کہا
" بکواس مت کرو ——— پہلے بھی تم نے مارسیلا کو ڈانٹ
کر رُلا دیا ہے"۔ جولیا نے آنکھیں نکالتے ہوئے کہا۔
" رُلا دیا ہے ——— ارے تو مارسیلا رو رہی تھی۔ اچھا میں
تو سمجھا تھا کہ کسی ویرانے سے کسی چڑیل کے بین کرنے کی آوازیں
آرہی ہیں۔" عمران نے سر ہلاتے ہوئے کہا۔
" تم نے مجھے چڑیل کہا ——— مجھے ——— مارسیلا کو جو جنگل
کوئین ہے"۔ مارسیلا کا لہجہ ایک بار پھر بدلنے لگا۔ اس کی ناک
سے غصے کی شدت سے شوں شوں کی آوازیں نکلنے لگیں۔
" جنگل کوئین ——— واہ ——— اچھا لقب ہے۔ لیکن اگر
تم نے اسی طرح غصہ دکھایا تو پھر جنگل کوئین کی بجائے جنگل
وڈو یعنی بیوہ بن جاؤ گی۔ بیچارہ جنگل کسی کھائی میں اوندھا پڑا
ہوگا"۔ عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا۔
" بیوہ ——— اوہ میں بیوہ نہیں بن سکتی ——— مجھے خوف
آتا ہے بیوہ بننے سے"۔ مارسیلا نے یکلخت خوفزدہ ہوتے
ہوئے کہا۔
" تو پھر رونا بند کر دو ——— روتی صرف بیوائیں ہیں سمجھیں

عمران نے اس طرح سر ہلاتے ہوئے کہا جیسے اس نے کوئی
بہت بڑا فلسفہ بتایا ہو۔
" بالکل ——— تم ٹھیک کہہ رہے ہو ——— رونے والی
بیوہ ہوتی ہے۔ ٹھیک ہے اب میں نہیں روؤں گی۔ بالکل
نہیں روؤں گی۔" مارسیلا نے بڑے عزم سے کہا اور سب لوگ
عمران کی ذہانت پر بے اختیار دل ہی دل میں داد دینے لگے
یہ اسی کا کام تھا کہ وہ ایسی لڑکی کو ہینڈل کر لیتا تھا۔ ویسے
اب تک کے سفر میں وہ سب مارسیلا کی اس علاقے سے
واقفیت کے بُری طرح قائل ہو چکے تھے۔ وہ یہاں کے
چپے چپے سے ایسے واقف تھی کہ یوں لگتا تھا جیسے اس نے
کبھی میدانی علاقے کی شکل ہی نہ دیکھی ہو۔
" میں خصوصی عبادت میں جا رہا ہوں۔ تم سب لوگ تیار
ہو جاؤ۔ اور ہاں مارسیلا ——— تم نے تو ان بھکشوؤں کے
ساتھ بہت سفر کئے ہیں۔ یہ خصوصی عبادت اونچے شلوک
کو کہتے ہیں نا"۔ عمران نے مارسیلا سے مخاطب ہو کر پوچھا۔
" ارے ——— تمہیں کیسے علم ہوا ——— تم تو مجھے بتا
رہے تھے کہ تم پہلے کبھی بھکشو نہیں بنے"۔ مارسیلا نے حیرت
بھرے لہجے میں کہا۔
" میں تو پیدائشی بھکشو ہوں۔ یقین نہ آئے تو جولیا سے
پوچھ لو۔" عمران نے کہا۔
" جولیا سے پوچھ لوں ——— کیا مطلب ——— جولیا کیسے

بتا سکتی ہے"۔ مارسیلا کی حیرت بدستور قائم تھی۔

"کمال ہے ــــ جولیا یہ تو بتا سکتی ہے کہ وہ ابھی تک غیر شادی شدہ ہے ــــ کیوں جولیا ــــ یہی بات میرے بھکشو ہونے کی اصل نشانی ہے"۔ عمران نے کہا اور اس بار مارسیلا کھلکھلا کر ہنس پڑی۔

"تم بکواس کرنے سے باز نہیں آؤ گے"۔ جولیا نے مصنوعی غصے کا اظہار کرتے ہوئے کہا۔

"ارے ــــ ارے۔ سب کے سامنے بھکشو ہونے کو بکواس نہ کہہ دینا۔ یہ لوگ سخت مذہبی ہوتے ہیں۔ ہاں مارسیلا تم نے بتایا نہیں۔ اونچے اشلوک کو کہتے ہیں نا خصوصی عبادت"۔ عمران نے کہا۔

"ہاں ــــ تم درست کہتے ہو"۔ مارسیلا نے سر ہلاتے ہوئے کہا۔

"چلو ــــ یہ مسئلہ تو حل ہوا"۔ عمران نے مطمئن انداز میں کہا اور باہر دروازے کی طرف مڑ گیا۔

"یہ اونچے اشلوک کا کیا مطلب ہوا ــــ کیا اشلوک چیخ اونچی آواز میں پڑھنے پڑتے ہیں"۔ صفدر نے حیرت بھرے انداز میں کہا۔

اور مارسیلا اس کی بات پر کھلکھلا کر ہنس پڑی۔

"یہ بات نہیں برادر صفدر ــــ اونچا اشلوک بدھ کے ان اشلوکوں کو کہتے ہیں جن میں آج تک ملاوٹ نہیں ہوئی

بدھ کی اپنی زبان سے نکلے ہوئے ان اشلوکوں کو ایک حرف بھی تبدیل کئے بغیر بھکشو ان کی حفاظت کرتے آ رہے ہیں"۔ مارسیلا نے سمجھاتے ہوئے کہا۔

"اوہ ــــ تو یہ کسی کتاب میں لکھے ہوئے ہیں"۔ صفدر نے کہا۔

"ارے نہیں ــــ یہ مہایوگیوں کے سینے میں محفوظ ہوتے ہیں"۔ مارسیلا نے جواب دیا۔

"پھر تو کہیں عمران کا مسئلہ نہ خراب ہو جائے۔ اب اسے ان اشلوکوں کا کیا علم ــــ وہ تو میرا خیال ہے اونچی آواز میں پڑھنے کو اونچا اشلوک سمجھ رہا ہوگا"۔ صفدر نے پریشان سے لہجے میں کہا۔

"ارے ــــ پھر تو بھکشو اس کے سخت خلاف ہو جائیں گے۔ تو اونچے اشلوک کی ذرہ برابر بھی توہین برداشت نہیں کر سکتے"۔ ... اسے سمجھائیں"۔ مارسیلا نے بھی پریشان ہوتے ہوئے کہا۔

"ہم بھی چلیں گے"۔ جولیا نے کہا اور باقی سب نے بھی اس کی تائید کر دی۔

چنانچہ وہ سب کمرے سے نکل کر اس میدان کی طرف بڑھ گئے۔ جدھر خصوصی عبادت ہو رہی تھی۔

میدان میں پہنچتے ہی وہ ایک لمحے کے لئے ٹھٹھک کر رک گئے۔ کیونکہ سامنے بدھ بھکشو سر جھکائے ہوئے بیٹھے تھے اور ... ایک اونچے سٹول پر کھڑا بڑے باوقار انداز میں عجیب وغریب

الفاظ اس قدر روانی سے کہہ رہا تھا جیسے یہ اس کی مادری زبان ہو۔

"اوہ ——— یہ تو واقعی اونچے اشلوک ہیں ——— جلدی کرو مودبانہ انداز میں بیٹھ جاؤ"۔ مارسیلا نے گھبرا کر کہا اور ان سب کو مجبوراً ان بھکشوؤں کے پیچھے انہی کے انداز میں سر جھکا کر بیٹھنا پڑا۔

عمران واقعی انتہائی روانی سے عجیب و غریب زبان بولے جا رہا تھا۔ اس نے اپنا ایک ہاتھ سر سے اوپر اٹھایا ہوا تھا اس وقت اس کے چہرے پر ایسا تاثر تھا جیسے وہ واقعی کوئی مقدس ترین ہستی ہو۔

چند لمحوں بعد اس نے ہاتھ نیچے گرا دیا۔ اور اس کے ساتھ ہی وہ خاموش ہو گیا اور دوسرے لمحے میدان بدھ بھگوان کی جے کے زوردار نعروں سے گونج اٹھا۔

تمام بھکشو ایک آواز ہو کر پورے زور و شور سے نعرے لگانے میں مصروف تھے۔

اور اس کے ساتھ ہی عمران اس اونچے سٹول سے نیچے اتر آیا۔ اور بھکشو اس کے گرد بڑے مودبانہ انداز میں جمع ہو گئے۔ ان سب کے چہروں پر ایسی چمک تھی جیسے وہ خاص روحانی سرور سے گزر رہے ہیں۔

"سنو ——— اب میں اپنے ساتھیوں کے ساتھ مقدس زیارتوں پر جا رہا ہوں۔ ساؤجی کے نائب ٹیک چند کو یہ

سردار مقرر کرتا ہوں"۔ عمران نے اونچی آواز میں کہا اور سب بھکشوؤں نے سر جھکا دیئے۔

"میں حلف لیتا ہوں کہ زندگی بھر بدھ کے بھکشوؤں کی خدمت کرتا رہوں گا"۔ ایک لمبے قد والے بھکشو نے اپنا ہاتھ اٹھاتے ہوئے کہا۔

"ٹھیک ہے" ——— عمران نے مطمئن انداز میں کہا اور پھر واپس اپنے کمرے میں آگیا۔

"آپ نے اشنان کر لیا ہے مہاراج۔ لیکن آپ کے ساتھیوں نے ابھی تک نہیں کیا ——— میں نے عورتوں کے لئے علیحدہ انتظام کیا ہے"۔ ٹیک چند نے آگے بڑھتے ہوئے مودبانہ انداز میں کہا۔

"کہاں انتظام ہے۔ مجھے بتاؤ"۔ جولیا نے آگے بڑھتے ہوئے کہا۔

"آیئے میرے ساتھ"۔ ٹیک چند نے کہا اور پھر وہ جولیا کو ہمراہ لئے بائیں طرف کو مڑ گیا جبکہ باقی ساتھی مردوں کے اشنان کرنے والے کمرے کی طرف بڑھ گئے

البتہ عمران واپس اپنے کمرے میں آگیا جہاں ان کا سامان موجود تھا۔ ابھی اسے وہاں آئے تھوڑی ہی دیر گزری تھی کہ اچانک دور سے اسے نسوانی چیخوں کی آوازیں سنائی دیں اور عمران اچھل کر بجلی کی سی تیزی سے کمرے سے باہر آگیا۔

"وہ ——— وہ ——— شریمتی کو لے گیا وہ بھکشو کھشیب"۔

برآمدے میں دوڑتے ہوئے ٹیک چند نے عمران کو دیکھتے
ہی کہا۔
"کون لے گیا ۔۔۔ کیسے لے گیا" عمران نے غصیلے انداز
میں ٹیک چند کی گردن پکڑتے ہوئے کہا۔
"وہ ۔۔۔ وہ ۔۔۔ میں شریمتی کو اشنان کے لئے لے جا
رہا تھا کہ اچانک عقبی درخت سے جال پھینکا گیا اور پھر جال
میں جکڑی ہوئی شریمتی کو اٹھا کر وہ بھاگ نکلا۔ وہ درخت پر
چڑھا ہوا تھا۔ میں نے اسے پہچان لیا ہے۔ وہ بھکشو کشیپ
ہے توپی سرائے کا نائب" ٹیک چند نے گھگھیاتے ہوئے کہا
اور عمران نے اس کی گردن ایک جھٹکے سے چھوڑی اور تیزی سے مڑ
کر اس طرف کو بھاگا جدھر سے ٹیک چند آیا تھا۔
"وہ اسے جل پنا کی طرف لے گیا ہے۔ اِدھر سے آتے
ہوئے ایک بھکشو نے چیخ کر عمران سے کہا۔
اسی لمحے عمران کے ساتھی بھی دوڑتے ہوئے اِدھر کو آ گئے
مارسیلا بھی ان کے ہمراہ تھی۔
"کیا ہوا ۔۔۔ کیا ہوا" صفدر نے چیخ کر پوچھا۔
"جلدی سامان لے کر آؤ ۔۔۔ کوئی بھکشو جولیا کو اٹھا کر
لے گیا ہے ۔۔۔ جلدی کرو" عمران نے چیخ کر اپنے ساتھیوں
سے کہا۔
وہ اب ایک پہاڑی کے کنارے پر کھڑا تھا۔ صبح کی روشنی
ابھی پوری طرح نہ پھیلی تھی اور نیچے وادی میں گہرا اندھیرا تھا

"یہ جل پنا کیا ہے ۔۔۔ کیا کسی پہاڑی کا نام ہے"
عمران نے ہونٹ کاٹتے ہوئے پوچھا۔
"جل پنا ۔۔۔ اوہ وہاں تو بڑا خوفناک بندی خانہ ہے"
مارسیلا نے کہا۔
"بندی خانہ یعنی قید خانہ" عمران نے چونک کر پوچھا۔
"ہاں ۔۔۔ تہہ خانے کو مقامی زبان میں بندی خانہ کہتے
ہیں۔ جل پنا میں ایک وحشی قبیلہ امب پالی رہتا ہے۔ انتہائی
خطرناک قبیلہ ہے۔ ان کا بندی خانہ پورے آسام میں مشہور ہے
ہمیں جولیا کو وہاں پہنچنے سے پہلے حاصل کرنا ہوگا ورنہ جولیا
زندگی بھر وہاں سے نہیں نکل سکتی" مارسیلا نے تیز لہجے میں کہا۔
"تم راستہ جانتی ہو" عمران نے پوچھا۔
"ہاں ۔۔۔ مجھے معلوم ہے ۔۔۔ میں ان کے سردار پالی
کو بھی جانتی ہوں وہ میرے پاپا کا دوست ہے۔ پاپا نے اسے
بڑے تحفے دیئے تھے۔" مارسیلا نے سر ہلاتے ہوئے کہا۔
اسی لمحے صفدر اور دوسرے ساتھی سامان اٹھائے ہوئے
بھاگتے وہاں آ گئے۔ باقی بھکشو بھی اب وہاں آ گئے تھے۔
"صفدر ۔۔۔ تم ساتھیوں کے ساتھ یہیں رہو گے۔ میں
مارسیلا، جوزف اور جوانا جولیا کے پیچھے جائیں گے۔ ہماری واپسی
تک یہیں رہنا اور پوری طرح محتاط رہنا۔ مجھے یہ کوئی لمبی سازش
لگتی ہے" عمران نے اپنا بیگ صفدر سے لیتے ہوئے کہا۔ اور
صفدر نے سر ہلا دیا۔

"برآمد کرو ——— آپ کے خچر تیار ہیں۔" ٹیک چند نے کہا
ہی کہا۔ ان مارو خچروں کو ——— آؤ مارسیلا، جوزف اور جوانا تم
بھی آؤ۔" اور پھر وہ تیزی سے اس پہاڑی سے اترنے لگا۔
مارسیلا، جوزف اور جوانا اس کے پیچھے تھے۔ اترائی خاصی
خطرناک تھی لیکن عمران بڑے بے تحاشا انداز میں نیچے اترا
جا رہا تھا۔ چند لمحوں میں ہی وہ پہاڑی کے دامن میں پہنچ گیا۔
"آہستہ چلو ——— ورنہ تمہاری لاش بھی نہیں ملے گی۔"
مارسیلا نے اس کے پیچھے دوڑ کر آتے ہوئے کہا وہ بری
طرح ہانپ رہی تھی۔
"کوئی شارٹ کٹ بتاؤ مارسیلا ——— جس سے ہم اس
بندی خانے تک اس بھکشو سے پہلے پہنچ جائیں۔" عمران نے
کہا۔
"شارٹ کٹ ——— لیکن وہ تو انتہائی خطرناک ہے۔"
مارسیلا نے کہا۔
"تم بتاؤ تو سہی۔" عمران نے جھنجھلائے ہوئے انداز میں کہا۔
"آؤ میرے پیچھے" ——— مارسیلا نے سر ہلاتے ہوئے کہا۔
اور پھر ایک پگڈنڈی پر دوڑ پڑی۔
تھوڑی دیر بعد وہ سب ایک اور پہاڑی کے دامن میں
پہنچ گئے۔
"اس پہاڑی کے درمیان سے ایک سیدھا راستہ جل بنا جاتا
ہے لیکن۔" مارسیلا نے اشارہ کرتے ہوئے بتایا۔

"آؤ ——— عمران نے کہا۔
اور پھر وہ تیزی سے پہاڑی پر چڑھنے لگا۔ مارسیلا، جوزف
اور جوانا اس کے پیچھے تھے۔ یہاں ہر طرف گھنے اور اونچے
درخت تھے۔
ابھی وہ راستے ہی میں تھے کہ اچانک جوزف نے بجلی کی سی
تیزی سے چھلانگ لگائی۔ اور وہ جیسے فضا میں تیرتا ہوا چٹانوں
کے درمیان موجود خاصا بڑا خلا پار کر کے دوسری طرف
جا گرا۔
"کیا ہوا ——— ؟" عمران نے مڑ کر کہا لیکن دوسرے لمحے وہ یہ
دیکھ کر تیزی سے مڑا کہ درخت پر سے ایک بھاری بدن کا بھکشو
جوزف کے اوپر کودا تھا اور وہ دونوں ہی گھاس میں لوٹ پوٹ
ہو گئے تھے۔ جوزف اس پوزیشن میں تھا کہ ذرا سا اس کا قدم کھسکتے
ہی وہ سینکڑوں فٹ گہری کھائی میں گر سکتا تھا اور وہ قوی ہیکل
بھکشو جوزف کو اس کھائی میں گرانا چاہتا تھا۔
عمران نے دوڑ کر بے اختیار چھلانگ لگائی اور دوسرے لمحے
وہ بھی کسی پرندے کی طرح اڑتا ہوا درمیانی خلا پار کر کے دوسری
طرف پہنچ گیا۔ لیکن جیسے ہی اس کے قدم زمین پر لگے۔ اچانک
ایک اور درخت سے کسی نے اس پر چھلانگ لگائی اور وہ سیدھا
عمران پر آ گرا۔
لیکن دوسرے ہی لمحے فضا میں دو چیخیں بیک وقت ابھریں۔
ایک تو اسی بھکشو کی تھی جس نے عمران پر حملہ کیا تھا کیونکہ

عمران نے چیتے کی سی تیزی سے یکلخت اسے اچھال کر کھائی میں دھکیل دیا تھا۔

لیکن دوسری چیخ اس کی پشت کی طرف سے ابھری تھی جدھر جوزف اور بھکشو زور آزمائی میں مصروف تھے۔ عمران تیزی سے پلٹا اور پھر اس کے لبوں سے اطمینان کی سانس نکلی کیونکہ جوزف اٹھ کر کھڑا ہو رہا تھا۔ دوسری چیخ جوزف کے مقابل کی تھی۔

" گڈ شو ---- لیکن تم نے مجھے نہیں بتایا تھا" عمران نے کہا

" میں نے صرف جھلک دیکھی تھی۔

" ہونہہ ---- اس کا مطلب ہے جولیا کا اغوا خاص سازش کے تحت ہوا ہے ---- ٹھیک ہے میں ان سے نمٹ لوں گا" عمران نے کہا اور پھر اس نے دوڑ کر دوبارہ چھلانگ لگائی اور واپس اپنی جگہ پر آ گیا۔

جوزف بھی بخیریت کود آیا اور ان کا سفر ایک بار پھر اوپر کی طرف شروع ہو گیا۔ چڑھائی بالکل سیدھی تھی۔ اس لئے انہیں اوپر چڑھنے میں خاصی مشکل پیش آ رہی تھی کہ اچانک اوپر سے گڑگڑاہٹ کی تیز آواز ابھری اور اس کے ساتھ ہی عمران نے یکلخت مارسیلا کو دبوچا اور ساتھ والی چٹان کی طرف چھلانگ لگا دی۔ جوزف اور جوانا اچھل کر دوسری طرف جا گرے اور اسی لمحے ایک بھاری چٹان اوپر سے لڑھکتی ہوئی ٹھیک اسی راستے پر آئی جہاں ایک لمحہ پہلے وہ موجود تھے اور پھر اسی طرح گڑگڑاتی ہوئی وہ نیچے گہرائیوں میں گرتی چلی گئی۔ وہ بال بال بچے تھے ورنہ

ان کی ہڈیاں تک بھی نہ ملتیں۔

اسی لمحے پہاڑیاں فائرنگ سے گونج اٹھیں اور اس کے ساتھ ہی ایک چیخ اوپر سنائی دی۔ اور پھر یہ چیخ اسی راستے پر نیچے آتی چلی گئی۔ جس راستے پر ایک لمحہ پہلے چٹان گری تھی اور ایک قوی ہیکل بھکشو کا جسم بری طرح الٹتا پلٹتا ہوا نیچے گہرائیوں میں گرتا چلا گیا۔ فائرنگ اور چیخ کی بازگشت ابھی تک سنائی دے رہی تھی۔

یہ فائر جوانا کی طرف سے ہوا تھا اس کے ریوالور سے ابھی تک دھوئیں کی لکیر نکل رہی تھی۔

" باقاعدہ پکٹنگ ہو رہی ہے ---- جوزف اور جوانا تم سائیڈوں سے ہو کر اوپر جاؤ ---- میں اور مارسیلا درمیان سے چڑھیں گے۔" عمران نے تیز آواز میں کہا اور پھر مارسیلا کا بازو پکڑے وہ درمیانی راستے پر آیا اور اس بار پہلے سے زیادہ تیزی سے اوپر چڑھتا چلا گیا۔

تھوڑی دیر بعد وہ مارسیلا کے کہنے پر وہ پہاڑی پر درمیان سے جاتے ہوئے ایک پتلے سے راستہ میں گھس گئے۔ اب جوزف اور جوانا بھی اس کے پیچھے تھے۔ یہ راستہ لمبی لمبی گھاس سے پر تھا ---- دونوں طرف سینکڑوں فٹ اونچی اور سیدھی چٹانیں تھیں۔

اس گھاس میں دوڑتے ہوئے وہ آگے بڑھتے رہے کہ اچانک مارسیلا ٹھٹھک کر رک گئی۔

" کیا ہوا ---- ؟ " عمران نے چونک کر پوچھا۔

" خطرہ ـــــ خطرہ قریب ہے ـــــ مجھے خوشبو آرہی ہے"
مارسیلا نے قدرے خوف زدہ لہجے میں کہا اور عمران نے خطرے
کی نوعیت کو سمجھنے کے لئے ابھی سر اِدھر اُدھر گھمایا ہی تھا کہ اچانک
دائیں سائیڈ کی ایک کھوہ سے سرسراہٹ کی آواز ابھری اور دوسرے
لمحے ایک خوفناک چیخ کے ساتھ ایک قدآور لگڑ بھگڑ کود کر مارسیلا
کی طرف آیا۔ اس کے خوفناک دانت اندھیرے میں بجلی کے بلبوں
کی طرح روشن تھے۔

مارسیلا چیخ مار کر ایک طرف ہٹنے ہی لگی تھی کہ یکلخت دو فائر
ہوئے اور وہ قدآور لگڑ بھگڑ چیختا ہوا دھپ سے گھاس میں گرا
اور چند لمحے پھڑکنے کے بعد ساکت ہو گیا۔ یہ فائر جوزف اور جوانا
کی طرف سے ہوئے تھے جو ان کے پیچھے آرہے تھے۔

" اوہ ـــــ فائرنگ مت کرو ـــــ اس طرح تو ہماری پوزیشن
تعاقب کرنے والوں پر ظاہر ہوتی رہے گی "۔ عمران نے ہونٹ بھینچتے
ہوئے کہا۔ اور وہ ایک بار پھر مارسیلا کا ہاتھ پکڑ کر اسی
راستے پر دوڑنے لگا۔

" رک جاؤ ـــــ رک جاؤ۔ آگے کھائی ہے "۔ اچانک
مارسیلا نے چیختے ہوئے کہا۔ اور اس کے ساتھ ہی اس نے عمران
کا بازو پکڑنا چاہا لیکن اسی لمحے عمران کے قدموں سے زمین نکل
چکی تھی۔

مارسیلا بری طرح چیختی ہوئی وہیں منہ کے بل گری اور اس
کی آنکھوں کے سامنے عمران کا جسم سینکڑوں فٹ نیچے گہرائی

میں قلابازیاں کھاتا ہوا گرتا صاف دکھائی دے رہا تھا اور اسے
یوں محسوس ہو رہا تھا جیسے اس کا دل کسی نے یکلخت مٹھی میں
جکڑ لیا ہو۔

" اوہ باس ـــــ اوہ باس "۔ جوزف کے حلق سے ایک
چیخ نکلی۔

" اوہ گاڈ ـــــ یہ کیا ہوا "۔ جوانا نے ہونٹ بھینچتے
ہوئے کہا۔

وہ عین اس کھائی کے کنارے پر آکر رک گئے تھے جس نے
عمران کو نگل لیا تھا۔

" عمران مر گیا ـــــ اوہ عمران مر گیا ـــــ مجھ سے غلطی
ہوئی ـــــ مجھے پہلے خیال نہ آیا "۔ مارسیلا نے دونوں ہاتھوں
سے منہ چھپا کر بری طرح روتے ہوئے کہا۔

جوزف اور جوانا کو یوں محسوس ہوا جیسے ان کے جسم میں
روح نام کی کوئی چیز باقی نہ رہی ہو۔ وہ آنکھیں پھاڑے
اس طرح کھائی کو دیکھ رہے تھے جیسے انہیں یقین نہ آرہا ہو کہ
یہی کھائی عمران جیسی عظیم اور ناقابل شکست شخصیت کا مدفن
بھی بن سکتی ہے لیکن تلخ اور اٹل حقیقت ان کی آنکھوں کے
سامنے ان کا منہ چڑا رہی تھی۔

" یہ نہیں ہو سکتا ـــــ یہ نہیں ہو سکتا "۔ اچانک جوزف
نے چیختے ہوئے کہا اور دوسرے لمحے اس نے اچھل کر کھائی میں
چھلانگ لگانی چاہی لیکن جوانا نے یکلخت اس کا بازو پکڑ کر اسے

پیچھے اچھال دیا۔

"کیا کر رہے ہو —— کیا تم بھی مرنا چاہتے ہو" جوانا نے کہا۔

"مجھے مت روکو — مجھے مت روکو —— میں باس کے بغیر زندہ نہیں رہ سکتا" جوزف نے ہذیانی انداز میں چیختے ہوئے کہا۔

"اس طرح جان دینے سے تو ماسٹر زندہ نہیں ہو سکتا۔" جوانا نے ہونٹ بھینچتے ہوئے کہا۔

"وہ زندہ نہیں ہو سکتا —— میں تو مر سکتا ہوں" جوزف نے چیخ کر کہا اور ایک بار پھر کھائی کی طرف دوڑ پڑا۔

"وہ گر گیا مہاراج —— میں نے اسے خود نیچے گرتے ہوئے دیکھا ہے" ایک بھکشو نے بری طرح ہانپتے ہوئے ایک چٹان کے پیچھے چھپے ہوئے شنگھیارو اور کنترو سے مخاطب ہو کر کہا۔ وہ ابھی ایک لمحہ پہلے ایک چٹان کی اوٹ سے دوڑتا ہوا نکلا تھا۔

"اوہ —— کون گر گیا ہے" دونوں نے بیک آواز ہو کر پوچھا۔

"وہ ایشیائی نوجوان مہاراج —— جو اس لڑکی کے ساتھ تھا" بھکشو نے سر ہلاتے ہوئے کہا۔

"اور اس کے باقی ساتھی کہاں ہیں؟" شنگھیارو نے چونک کر پوچھا۔

"وہ کھائی کے کنارے پر اس پتلے درجے میں موجود ہیں۔

وہ اب لازماً واپس جائیں گے کیونکہ آگے راستہ نہیں ہے ، مہاراج "۔ بھکشو نے جواب دیا۔

" اوہ ——— ہمارے ساتھی کہاں ہیں "۔ کنترو نے چونکتے ہوئے پوچھا۔

" مہاراج ——— ہمارے تین آدمی مارے جا چکے ہیں بائیں ٹیکم پہاڑی کی طرف ہیں انہیں ان کے اس پتلے درے میں گھسنے کا خیال بھی نہ تھا۔ میں ونجارڈ کے ساتھ تھا۔ اس نے ان پر چٹان لڑھکائی تھی۔ لیکن اسے گولی مار دی گئی۔ میں نے انہیں پتلے درے میں گھستے دیکھ لیا تھا۔ اس لئے میں بائیں طرف بھاگ کر آگے بڑھا۔

اور پھر میرے سامنے وہ ایشیائی بھکشو اچانک اس کھائی میں گر گیا۔ سینکڑوں فٹ گہرائی میں" آنے والے نے تفصیلی رپورٹ دیتے ہوئے کہا۔

" یہ لوگ واقعی خطرناک ہیں "۔ بھکشوؤں کی وجہ سے ہم نے فائرنگ نہ کی تھی لیکن اب ان کی فائرنگ کے بعد ہمیں بھی فائرنگ کرنی چاہیئے ——— گیان چند ——— تم سب ساتھیوں کو کہو کہ وہ واپسی کے راستے پہ پہنچ جائیں اور جیسے ہی یہ لوگ وہاں پہنچیں، فائر کر کے انہیں ڈھیر کر دیا جائے ۔ اس کے بعد ہم سرائے پر حملہ کر کے ان کے باقی ساتھیوں کو بھی ختم کر دیں گے" ششگھیارو نے تیز لہجے میں آنے والے سے کہا۔ اور وہ سر ہلاتا ہوا تیزی سے پلٹا اور دوڑتا ہوا چٹانوں کے پیچھے غائب

" یہ لوگ اس پتلے درے میں کیوں گھسے ——— کیا انہیں اس درے کا علم نہ تھا۔ بہرحال یہ اچھا ہوا۔ وہ ایشیائی نوجوان ہی ان کا سردار لگ رہا تھا۔" کنترو نے کہا۔

" ہاں ——— میرا خیال ہے ہمیں نیچے اتر کر اس کی لاش ڈھونڈنی چاہیئے ورنہ راج یوگی ہماری بات پر یقین نہیں کریں گے "۔ ششگھیارو نے سر ہلاتے ہوئے کہا۔

" نیچے ——— کیا تمہارا دماغ خراب ہو گیا ہے ششگھیارو۔ ہزاروں فٹ کی گہرائی میں کون اتر سکتا ہے "۔ کنترو نے چونک کر کہا۔

" تو پھر ——— ؟ " ششگھیارو نے پوچھا۔

" ہم باقی افراد کی لاشیں لے جا کر راج یوگی کے سامنے پیش کر دیں گے۔ تم بے فکر رہو ——— راج یوگی کو ہماری بات یقین کرنا ہی پڑے گا۔" کنترو نے سر ہلاتے ہوئے کہا۔

اور اسی لمحے دور سے بے تحاشا فائرنگ کی آوازیں سنائی دینے لگیں۔

" اوہ ——— ان کے باقی ساتھیوں پر حملہ ہو گیا ہے "۔ دونوں نے چونک کر کہا اور پھر خود ہی سر ہلانے لگے فائرنگ کی آوازیں جس طرح اچانک گونجی تھیں اسی طرح اچانک رک بھی گئیں۔

" میرا خیال ہے کھشیب اس لڑکی کو لے کر بندی خانے پہنچ چکا ہو گا۔" ششگھیارو نے کہا۔

"ہاں ——— پہنچ تو جانا چاہیئے" کنترو نے سر ہلاتے ہوئے کہا۔

ان دونوں کی نظریں اس چٹان کی طرف لگی ہوئی تھیں جدھر گیان چند غائب ہوا تھا۔ انہیں شاید اپنے ساتھیوں کی واپسی کا انتظار تھا۔ لیکن جب کافی دیر تک کوئی آدمی واپس نہ لوٹا تو ان کے چہروں پر فکرمندی کے آثار ابھر آئے۔

"ہمیں خود معلوم کرنا چاہیئے ——— انہیں اب تک لاشیں لے کر واپس آجانا چاہیئے تھا" شتگھیارو نے ہونٹ بھینچتے ہوئے کہا۔

اور پھر اس سے پہلے کہ کنترو اس کی بات کا جواب دیتا اچانک انہوں نے ایک بھکشو کو چٹان کے پیچھے سے نکل کر زمین پر گھسٹتا ہوا اپنی طرف بڑھتے ہوئے دیکھا۔

وہ شدید زخمی تھا اور زمین پر گھسٹ گھسٹ کر آگے بڑھ رہا تھا۔ یہ گیان چند تھا جو تھوڑی دیر پہلے ان سے ہدایات لے کر گیا تھا۔

"مم ——— مہاراج ——— ہمارے ساتھی مارے گئے۔ سب مارے گئے" گیان چند نے انہیں دیکھتے ہی کراہتے ہوئے کہا اور وہ دونوں بجلی کی سی تیزی سے دوڑتے ہوئے اس کے قریب پہنچے۔

"کون مارے گئے ——— کیا ہوا" شتگھیارو کے لہجے میں حیرت تھی۔

"ہمارے ساتھی ——— ان میں سے جب کوئی واپس نہ آیا تو ہم نے اندر جا کر انہیں ختم کرنے کا فیصلہ کیا۔ لیکن جیسے ہی ہم اندر گئے۔ ہم پر دونوں طرف سے فائرنگ شروع ہو گئی۔ اور سب مارے گئے۔ میں بڑی مشکل سے گھسٹتا ہوا یہاں تک پہنچا ہوں" بھکشو نے ڈوبتی ہوئی آواز میں رک رک کر کہا اور اس کے ساتھ ہی اس کی گردن ڈھلک گئی۔ اس کے سینے پر گولیوں کے تین نشان تھے۔ نجانے وہ کس طرح اتنی دور بھی وہ پہنچ سکا تھا۔

"اوہ ——— یہ کیا ہوا ——— اوہ ——— اوہ" شتگھیارو نے دانت پیستے ہوئے کہا۔

"وہ لازماً اس سرائے کی طرف لوٹیں گے۔ ہمیں اب خود ان کے پیچھے جانا چاہیئے۔" کنترو نے تیز لہجے میں کہا۔ اور شتگھیارو نے سر ہلا دیا۔

اور پھر دوسرے لمحے وہ دونوں بجلی کی سی تیزی سے چٹانیں پھلانگتے ہوئے آگے بڑھنے لگے۔ اس طرف جگہ جگہ چھوٹی چھوٹی کھائیاں تھیں لیکن وہ اس طرح دوڑ کر انہیں پھلانگ رہے تھے جیسے انہیں ایک ایک کھائی کا علم ہو۔

"رک جاؤ ——— میں نے حرکت دیکھی ہے نیچے" اچانک کنترو نے چیخ کر کہا۔ اور اس کے ساتھ ہی وہ ٹھٹھک کر رک گیا۔ اس سے آگے دوڑتا ہوا شتگھیارو بھی اس کی آواز سن کر پلٹ پڑا تھا۔

" کہاں —— کہاں دیکھی ہے "۔ شتگھیارو نے کہا۔

" ادھر نیچے گہرائی میں —— وہ یقیناً کوئی آدمی تھا "۔ کنترو نے واپس پلٹ کر کھائی کے کنارے سے نیچے جھانکتے ہوئے

" کوئی جانور ہوگا —— چھوڑو۔ آؤ "۔ شتگھیارو نے کہا

" نہیں —— میں نے گیروے لباس کی جھلک دیکھی " کنترو نے کہا۔

اور دوسرے لمحے وہ تیزی سے کھائی کے ایک کنارے سے نیچے اترنے لگا۔ شتگھیارو کو بھی مجبوراً اس کی پیروی کرنی پڑی۔

وہ دونوں بڑے ماہرانہ انداز میں نوکیلی چٹانوں پر قدم جماتے ہوئے نیچے اترتے چلے جا رہے تھے۔ گہرائی بہت زیادہ تھی اس لئے نیچے اترتے اترتے انہیں باوجود تیزی کے کافی دیر لگ گئی۔

" ارے —— یہاں انسان تو ایک متحرک جانور بھی نظر نہیں آ رہا "۔ شتگھیارو نے تیز تیز سانس لیتے ہوئے کہا۔

" ادھر نیچے گہرائی میں —— اس جھاڑی کے پیچھے "۔ کنترو نے کہا اور تیزی سے اس جھاڑی کی طرف گیا۔ اور پھر جھاڑی کے قریب پہنچ کر وہ ٹھٹھک کر رک گیا۔ جھاڑی کے پیچھے واقعی ایک جسم موجود تھا بے حس و حرکت۔

" اوہ —— یہ تو وہی ایشیائی نوجوان ہے جو پتے درے کی کھائی سے گرا تھا لیکن وہ کھائی تو خاصی دور ہے یہ یہاں کیسے پہنچ گیا "۔

کنترو نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

گھسٹ کر یہاں پہنچا ہوگا —— لیکن یہ مر چکا ہے "۔ شتگھیارو نے کہا۔ وہ بھی اب جھاڑی کے پاس پہنچ گیا تھا۔

" چلو۔ تمہارا مسئلہ تو حل ہو گیا —— یہ لاش راج یوگی کو پیش کی جا سکتی ہے "۔ کنترو نے کہا اور شتگھیارو نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ اور پھر وہ دونوں بیک قدم جھاڑی کے پیچھے پڑے ہوئے جسم کی طرف بڑھنے لگے۔

جوزف ایک بار پھر دوڑتا ہوا کھائی کی طرف بڑھا ہی تھا
کہ یکلخت مارسیلا چیخ پڑی۔
" میں نے جھلک دیکھی ہے ——— وہ زندہ ہے" مارسیلا
ایک جھٹکے سے اٹھ کر کھڑی ہو گئی۔ اور اس کی آواز سنتے ہی
جوزف یکلخت رک گیا۔
" کیا ——— کیا کہہ رہی ہو ——— کہاں دیکھی ہے جھلک"
جوزف اور جوانا نے بے اختیار آگے بڑھتے ہوئے کہا
ان دونوں کی آوازوں میں شدید جوش تھا۔
" وہ عمران تھا ——— بالکل عمران تھا۔ میں نے
اس کے لباس کی جھلک دیکھی ہے ——— اسے یقیناً مدد کی
ضرورت ہو گی۔ ہمیں نیچے جانا ہو گا۔ آؤ واپس چلتے ہیں یہ
درے کے قریب سے ایک راستہ نیچے وادی میں جاتا ہے۔

وہاں سے آسانی سے اتر سکتے ہیں" مارسیلا نے تیز لہجے میں کہا۔ اور
واپس پلٹ کر دوڑنے لگی۔
جوزف اور جوانا بھی اس کے پیچھے لپکے۔ دوڑتے دوڑتے
اچانک مارسیلا اور جوزف دونوں بیک وقت ٹھٹھک کر رک
گئے۔
" کیا ہوا ——— ؟" جوانا نے چونک کر کہا۔
" کچھ لوگ اِدھر آ رہے ہیں ——— ان کی دھمک میں نے
سُنی ہے" مارسیلا نے کہا اور جوزف نے بھی اس کی تائید
کر دی۔
" اوہ ——— یقیناً یہ حملہ آور ہوں گے ——— اطراف میں
چھپ جاؤ ——— ایک بھی زندہ بچ کر نہ جائے"
جوانا نے کہا۔
اور پھر مارسیلا کا بازو پکڑے تیزی سے ایک سائیڈ کی
کھوہ میں چھلانگ لگا دی۔ جبکہ جوزف اچھل کر دوسری سائیڈ
پر اُبھری ہوئی ایک چٹان کے پیچھے ہو گیا۔
اور پھر انہیں اونچی گھاس میں دوڑتے ہوئے چار بھکشو
ادھر آتے دکھائی دیئے۔ ان کے ہاتھوں میں ریوالور تھے اور
ان کی تیز نظریں اِدھر اُدھر کا جائزہ لے رہی تھیں۔
اسی لمحے جوزف اور جوانا دونوں کے ریوالوروں نے شعلے
اگلے اور وہ چاروں چیختے ہوئے اچھل کر گھاس میں گر گئے۔
جلتی ہوئی گھاس پر جوانا نے فائرنگ جاری رکھی اور اس

وقت ٹریگر سے انگلیاں ہٹائیں جب گھاس ساکت ہو گئی۔

"آؤ ——— یہ ہٹ ہو گئے ہیں" جوانا نے کہا اور پھر وہ کھوہ سے نکل کر تیزی سے اس طرف دوڑنے لگا جدھر وہ گرے تھے۔ مارسیلا اور جوزف بھی اس کے پیچھے تھے۔

گھاس میں ان بھکشوؤں کی لاشیں بکھری پڑی تھیں۔

مارسیلا نے گھاس پر پڑا ہوا ریوالور جھپٹا اور پھر وہ بغیر رکے تیزی سے آگے دوڑتے چلے گئے۔ انہیں ان کی لاشوں سے زیادہ عمران سے دلچسپی تھی۔

درے سے نکل کر مارسیلا تیزی سے ایک پتلی سی پگڈنڈی پر دوڑتی ہوئی نیچے اترتی گئی۔ چونکہ جوزف اور جوانا راستہ نہ جانتے تھے۔ اس لئے وہ اس کے پیچھے بھاگنے پر مجبور تھے۔ پگڈنڈیوں سے اترتی ہوئی مارسیلا ایک اور پتلے سے درے میں گھس گئی۔

"دھیان سے آنا ——— ادھر بھی کھائی ہے" مارسیلا نے اندر داخل ہوتے ہوئے ان سے پلٹ کر کہا اور جوزف اور جوانا دونوں نے سر ہلا دیئے لیکن ان کے قدم نہ رکے تھے۔

یہ پتلا سا درہ بھی اونچی گھاس سے پر تھا۔ دوڑتے دوڑتے مارسیلا ایک موڑ پر رک گئی۔ اور اس نے اپنا ہاتھ اونچا کیا تو جوزف اور جوانا دونوں نے رفتار آہستہ کر دی۔

"یہاں کھائی ہے لیکن اس کی گہرائی کم ہے۔ ہمیں اب یہاں سے نیچے اترنا ہوگا۔" مارسیلا نے ان کے پہنچتے ہی

اور پھر اس نے دونوں ہاتھ بڑھا کر ایک چٹان کی نکلی ہوئی نوک تھامی اور دوسرے لمحے اس کا جسم فضا میں گیا۔ اس کے ساتھ ہی مارسیلا نے یکلخت الٹی قلابازی ئی اور اس کا جسم قوس کی طرح مڑ کر نیچے گیا اور جوزف جوانا یہ دیکھ کر حیران رہ گئے کہ مارسیلا کے دونوں ہاتھ یک اور نوکیلی چٹان پر جم گئے تھے۔ اور اس کا جسم ں کی طرح گھوم کر ایک بار پھر نیچے لٹک گیا تھا۔

"حیرت انگیز ——— یہ لڑکی واقعی جنگل کوئین ہے۔" جوانا نے بے اختیار حیران ہوتے ہوئے کہا۔ اور جوزف نے بھی ی طرح سر ہلایا۔ جیسے وہ بھی مارسیلا کی اس حیرت انگیز پھرتی ہارت کی داد دے رہا ہو۔

مارسیلا نے ایک بار پھر قلابازی کھائی اور اس بار اس کا کافی گہرائی تک گرتا گیا لیکن اس نے ایک بار پھر ایک نوکیلی ن تھام لی اور اس کا جسم ایک بار پھر لٹکنے لگا۔ لیکن اب افی گہرائی میں پہنچ چکی تھی۔

"ابھی مت آنا ——— مجھے نیچے جانے دو" مارسیلا نے نیچے چیخ کر کہا۔ اور اس بار اس نے قلابازی کھانے کی بجائے چھوڑ دیئے اور اپنے جسم کو زور سے جھکولا دیا۔

دوسرے لمحے اس کا جسم کسی بھاری چٹان کی طرح ھا نیچے گرتا گیا۔

جوزف اور جوانا دونوں نے ہونٹ بھینچ لئے کیونکہ جس

رفتار سے مارسیلا کا جسم نیچے گر رہا تھا۔ اس سے تو یہی ظ
ہوتا تھا کہ نیچے گرنے کے بعد اس کے جسم کی ایک ہڈی
سلامت نہ رہے گی۔

لیکن اسی لمحے دھپ کی زوردار آواز انہیں سنائی
اور مارسیلا کا جسم ایک جھاڑی میں غائب ہو گیا۔ لیکن پھر
کا جسم باہر کو اچھلا اور اب مارسیلا کسی ننھی بچی کی طرح
گہرائی میں کھڑی صاف دکھائی دے رہی تھی۔ اور دوسر
لمحے اس کی ہلکی سی آواز سنائی دی۔

"یہاں جھاڑی کے پاس ہی دلدل ہے۔ میں اس
دوسرے کنارے پر کھڑی ہو کر ہاتھ اٹھاؤں گی تو تم چھلا
لگا دینا۔" مارسیلا کہہ رہی تھی۔

اور پھر جوزف اور جوانا کے ہاتھ اٹھا کر اشارہ کرنے
کہ انہوں نے اس کی آواز سن لی ہے۔ وہ دوڑتی ہوئی جھا
کی دوسری طرف گئی اور پھر ایک جگہ رک کر اس نے دونو
ہاتھ اٹھا دیئے۔

"صحیح جمپ لگانا —— ذرا سی غلطی سے ایک ہڈی
سلامت نہ بچے گی۔" جوانا نے جوزف سے کہا اور جوزف
ہلاتا ہوا پیچھے ہٹتا چلا گیا۔

دوسرے لمحے وہ دوڑتا ہوا کھائی کے کنارے پر آیا
اس کا جسم کسی پرندے کی طرح تیرتا ہوا نیچے دور کھڑی مار
کی طرف بڑھتا گیا۔ جوانا ہونٹ بھینچے خاموش کھڑا اسے

رہا تھا۔ یہ واقعی انتہائی خوفناک اور اندھی چھلانگ تھی
دوسرے لمحے جوانا کے بھینچے ہوئے ہونٹ کھل گئے کیونکہ
ف کا جسم بالکل ٹھیک جگہ پر گر رہا تھا۔ اور اس کے ساتھ
جوزف کے جسم نے قلابازی کھائی اور وہ سر کی بجائے پیروں
بل نیچے گرتے ہوئے جھاڑی کے پیچھے غائب ہو گیا۔

مارسیلا بھی جھک کر جھاڑی کے پیچھے غائب ہو چکی تھی۔ وہ
ید جوزف کو دلدل سے باہر کھینچنے کے لئے جھکی تھی۔ اور پھر چند
وں بعد دونوں کے سر ابھرے۔ جوزف اور مارسیلا دونوں
ساتھ ساتھ کھڑے تھے اور اس بار دونوں نے ہی اپنے
تھ اٹھا لئے تھے۔

"چل جوانا اب تمہاری باری ہے۔" جوانا نے بڑبڑاتے
ئے کہا۔ اور پھر پیچھے ہٹتا چلا گیا۔

ذرا دور ہٹ کر اس نے ایک لمحے کے لئے زاویئے اور
فاصلے کا اندازہ کیا اور دوسرے لمحے وہ کھائی کے کنارے کی
طرف دوڑتا چلا گیا۔

ایک جھٹکے میں اس کے قدموں نے زمین چھوڑ دی اور وہ
ہوا میں تیرتا ہوا نیچے گرتا چلا گیا۔ مارسیلا اور جوزف کے جسم تیزی
سے بڑے ہوتے جا رہے تھے۔ جوانا کو یوں محسوس ہو رہا تھا
سے جسم میں دوڑتا ہوا خون یکلخت منجمد ہو گیا ہو۔ پلک جھپکنے
میں وہ جھاڑی کے اوپر پہنچا اور اس کے ساتھ ہی اس نے
جسم کو تیزی سے موڑ کر قلابازی کھائی اور پھر اس کے پیر نرم

دلدل میں دھنستے چلے گئے۔

اونچی چھلانگ اور وزن کی وجہ سے وہ انتہائی تیز رفتاری
سے دلدل کے اندر اترتا چلا گیا۔ لیکن پھر ایک جھٹکے سے اس کا جسم
رک گیا۔ دلدل کی گہرائی زیادہ نہ تھی

جوانا کندھوں تک دلدل میں ڈوب چکا تھا۔ زوردار جھٹکے
کی وجہ سے اس کا جسم ایک لمحے کے لئے ساکت ہوا لیکن
دوسرے لمحے اسے ایسا محسوس ہوا جیسے اس کے جسم کو ذرا سا
اوپر کو دھکیلا گیا ہو۔

اسی لمحے اس کے پھیلے ہوئے بازو کو ایک جھٹکا لگا اور
اس کا جسم تیزی سے دلدل سے باہر نکلتا چلا آیا۔ جوزف جھک
کر اس کا بازو پکڑ کر باہر کھینچ رہا تھا۔

اور چند لمحوں بعد جوانا صحیح سلامت دلدل سے باہر نکلنے
میں کامیاب ہو گیا۔

"گڈ گاڈ ——— یہ میری زندگی کا سب سے انوکھا تجربہ
جوانا نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا۔

اس کے ساتھ ہی اس نے اوپر دیکھا تو اسے بے اختیار
جھرجھری سی آگئی۔ جس جگہ سے انہوں نے چھلانگ لگائی تھی
وہ کسی پہاڑی کی چوٹی کی طرح بلند نظر آ رہی تھی۔

"یہ کارنامہ مارسیلا کا ہے ورنہ ہم شاید ہی اس طرح نیچے
اتر سکتے۔" جوزف نے مسکراتے ہوئے کہا۔ اور جوانا نے
ہلا دیا۔

"اِدھر آؤ ——— وہ جگہ اس طرف ہے جہاں عمران گرا
تھا۔" مارسیلا نے ان کی بات کا جواب دینے کی بجائے ایک طرف
اشارہ کرتے ہوئے کہا اور پھر وہ تینوں اس طرف کو دوڑنے
لگے جدھر کو چٹانیں تھیں۔

مارسیلا اس سرنگ میں داخل ہو گئی اور ابھی جوزف اور جوانا
سرنگ میں داخل ہو ہی رہے تھے کہ مارسیلا کی زوردار چیخ ان کے
کانوں سے ٹکرائی اور ساتھ ہی اژدہے کی خوفناک پھنکار سے
سرنگ گونج اٹھی۔

سامنے پھن پھیلائے ایک خوفناک اژدہا سرنگ میں اترا ہوا
کھڑا تھا۔ اس کی آنکھیں ہیروں کی طرح چمک رہی تھیں۔ پھر اس
سے پہلے کہ جوزف مارسیلا کو سنبھالتا۔ اژدہے نے خوفناک
پھنکار مارتے ہوئے ان پر حملہ کر دیا۔

لیکن اسی لمحے سرنگ فائرنگ کی آواز سے گونج اٹھی اور ان
پر حملہ آور اژدہے کا چوڑا پھن یکلخت ایک جھٹکے سے پلٹ کر
پیچھے گرا لیکن پھر اتنی ہی تیزی سے اس کا پھن دوبارہ مڑ کر
آگے کی طرف آیا لیکن فائرنگ کی آواز ایک بار پھر گونجی اور
پھن بے جان ہو کر درمیان میں ہی زمین پر گر گیا۔

ریوالور کی طاقتور گولیوں نے اس کے پھن اور سر کے
پرخچے اڑا کر رکھ دیئے تھے۔ یہ فائرنگ جوانا نے کی تھی جس نے
ریوالور انڈرویئر میں اڑسا ہوا تھا۔

"شکر ہے گولیاں چل پڑیں ورنہ مجھے خطرہ تھا کہ دلدل میں

گرنے کی وجہ سے یہ جام نہ ہو گیا ہو" جوانا نے مسکراتے ہوئے
کہا۔ اور جوزف نے سر ہلا دیا۔

مارسیلا کا جسم جوزف کے چٹان جیسے سینے سے لگا ابھی تک
کانپ رہا تھا۔

"آگے چلو ۔۔۔۔ وہ ختم ہو گیا ہے"

جوزف نے اسے ہٹاتے ہوئے کہا اور مارسیلا نے تیز تیز
سانس لیتے ہوئے منہ پھیرا اور پھر اچھل کر آگے بڑھی۔

اژدھے کا جسم تقریباً پوری طرح سرنگ میں پھیلا ہوا
تھا۔ وہ اس کے چکنے جسم کو پھلانگتے ہوئے چند لمحوں میں سرنگ
سے دوسری طرف پھر کھلی جگہ پر نکل آئے۔

"وہ سامنے ۔۔۔۔ سامنے وہ جگہ ہے جہاں عمران گرا تھا
اور اس کی جھلک میں نے دیکھی تھی۔" مارسیلا نے چیخ کر ایک
تنگ سی جگہ کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا۔

اور وہ تینوں ہی اپنی پوری قوت سے اس طرف دوڑ پڑے
اور چند لمحوں بعد واقعی وہ عین اس پتلے درے کی خوفناک
کھائی کے بالکل نیچے پہنچ گئے لیکن وہاں عمران زندہ یا مردہ
موجود نہ تھا۔

"اوہ ۔۔۔۔ پھیل کر اسے ڈھونڈو۔ ہو سکتا ہے وہ بچ
گیا ہو" جوزف نے بڑے خلوص بھرے لہجے میں کہا۔

اور وہ تینوں پھیل کر ادھر ادھر عمران کی تلاش میں مصروف
ہو گئے۔ چونکہ یہاں کسی قسم کا کوئی خطرہ نہ تھا اس لئے وہ

ایک دوسرے کی نظروں سے بھی چٹانوں کی اوٹ میں آکر اوجھل
ہو جاتے تھے۔

مارسیلا دائیں طرف کافی آگے جا چکی تھی۔ جبکہ جوزف اور
جوانا بائیں طرف گھوم رہے تھے کہ اچانک دور سے انہیں
مارسیلا کی خوفناک چیخ سنائی دی۔ اور اس کے ساتھ ہی کسی کے
دھم سے گرنے کی آواز بھی سنائی دی۔

اور جوزف اور جوانا اچھل کر بجلی کی سی تیزی سے اس طرف
دوڑ پڑے۔ ان کے پیروں میں جیسے پنکھے لگ گئے تھے۔

اور پھر جیسے ہی وہ ایک پہاڑی کی اوٹ سے نکلے۔ اچانک
دو سائے ان پر جھپٹے اور وہ دونوں تیز رفتاری کی بنا پر ضرب
کھا کر منہ کے بل پتھروں کے اوپر اس طرح گرے کہ انہیں اپنے
چہرے بچانے مشکل ہو گئے۔

اور پھر جیسے ہی وہ نیچے گرے ان کے سروں پر قیامت
سی ٹوٹ پڑی۔ انہیں یوں محسوس ہوا جیسے پورا پہاڑ ان
کے سروں پر آ گرا ہو۔ اور اس کے ساتھ ہی حواس ان کا
ساتھ چھوڑ گئے۔ وہ تاریکی کی خوفناک تہہ میں اتر چکے تھے۔

جولیا ٹیک چند کے ساتھ چلتی ہوئی انشان کے لئے
پہاڑی کے کنارے پر بنے ہوئے کمرے کی طرف بڑھی جا
تھی کہ اچانک اس پر جال آگرا۔ اور جولیا اس جال میں
پھنس کر بے اختیار چیختی ہوئی زمین پر گری ہی تھی کہ دوسرے
لمحے اس کا جسم فضا میں اٹھتا گیا۔

اسے یوں محسوس ہوا جیسے وہ اچانک زمین سے اچھل
فضا میں اڑتی جا رہی ہو۔ اس نے تیزی سے پھڑک کر اپنے آ
کو چھڑانا چاہا تھا کہ یکلخت اس کا جسم گھومتا ہوا زمین سے
اور اس کی بے اختیار چیخیں نکل گئیں۔ اسے یوں محسوس ہوا ج
اس کے جسم کی ہڈیاں بیک وقت ٹوٹ گئی ہوں اور اس
ساتھ ہی اس کا ذہن تاریکیوں میں ڈوبتا چلا گیا۔

اور پھر جیسے ہی اس کے ذہن سے تاریکی کا پردہ کھسکا

س کی آنکھیں کھل گئیں۔ اسے اپنا جسم ہچکولے کھاتا ہوا محسوس
ہوا۔ اس نے بڑی مشکل سے اپنے حلق سے نکلنے والی کراہ کو
وکا۔ کیونکہ لاشعوری حالت میں بھی اس نے یہ چیک کر لیا تھا
وہ جال میں پھنسی گٹھڑی بنی ہوئی ایک دیوہیکل آدمی کی پشت
پر موجود تھی۔

اس آدمی کا سر گنجا تھا اور ایک چوٹی درمیان سے سائیڈ پر
لٹک رہی تھی اور وہ پہاڑی خرگوش کی طرح ایک تنگ
سے درے میں دوڑا چلا جا رہا تھا۔ جال میں پھنسا ہونے کی وجہ
سے جولیا کے لئے معمولی سی حرکت کرنا بھی ممکن نہ تھا۔ اس لئے
وہ ہونٹ بھینچے خاموش رہی۔

اس نے یہی سوچا تھا کہ یہ آدمی اسے بے ہوش ہی سمجھتا
ہے تو زیادہ بہتر ہے۔ آخر کہیں نہ کہیں تو وہ رکے گا۔ اس
طرح وہ آسانی سے اپنے آپ کو چھڑا کر اس سے مقابلہ کر سکے
گی۔ لیکن اگر اسے احساس ہو گیا کہ جولیا ہوش میں آگئی ہے تو
ہو سکتا ہے وہ اسے جال کے اندر ہی ضرب لگا کر بیہوش کر دے
یا مار ڈالے۔ اس کا جسم بری طرح دکھ رہا تھا لیکن وہ ہونٹ
بھینچے خاموش تھی۔

وہ دوڑتا ہوا چوٹی والا آدمی درے سے نکل کر اب ایک
تنگ سی پگڈنڈی پر دوڑتا ہوا اوپر پہاڑ پر چڑھ رہا تھا۔ اس کی
رفتار میں ذرا برابر بھی کمی نہ آئی تھی۔ اور اس بات سے اس
کی طاقت کا اندازہ ہو رہا تھا۔ ویسے بھی اس کا مضبوط جسم

بتا رہا تھا کہ وہ طاقت کے لحاظ سے کسی سانڈ سے کم نہیں۔

پہاڑی پگڈنڈی پہ دوڑتا ہوا وہ آدمی اچانک ایک سائیڈ پر مڑا اور پھر ایک بڑی سی غار میں داخل ہو گیا۔ اس کے ہانپنے کی آوازیں جولیا کو بخوبی سنائی دے رہی تھیں۔

غار کافی کشادہ تھا اور اس طرح صاف ستھرا تھا جیسے اس غار کو انسان استعمال کرتے ہوں۔

چوٹی والے آدمی نے غار میں پہنچتے ہی پشت پر لدی ہوئی جولیا کو جال سمیت نیچے فرش پر پھینکا اور خود غار کی ایک دیوار کے ساتھ بیٹھ کر ہانپنے لگا۔

جولیا نے آنکھیں بند کی ہوئی تھیں لیکن معمولی سی جھری سے وہ اسے بخوبی دیکھ رہی تھی۔ یہ بل ڈاگ کی شکل کا آدمی تھا اور اس کی آنکھیں خون کبوتر کی طرح سرخ ہو رہی تھیں۔ جسم واقعی کسی سانڈ کی طرح پھیلا ہوا تھا۔ اور چہرے پر خباثت کی جھلک واضح طور پر نمایاں تھی۔

" ہوں ——— لڑکی واقعی خوبصورت اور تر و تازہ ہے۔ بھکشو عورتیں تو سوکھی سڑی اور مریل سی ہوتی ہیں " اس سانڈ نے بڑبڑاتے ہوئے کہا۔ اب اس کا سانس نارمل ہوتا جا رہا تھا۔

" اوہ ——— کہیں مر تو نہیں گئی۔ اس وقت تو میں نے غصے میں اسے چٹان پر پٹخ دیا تھا " اچانک اس نے چونک کر بڑبڑاتے ہوئے کہا اور اٹھ کر تیزی سے جولیا کی طرف لپکا۔

جولیا اسی طرح جال میں پھنسی گٹھڑی بنی پڑی ہوئی تھی۔

اس آدمی نے جال کو ہٹایا اور جولیا کو بازو سے پکڑ کر اس طرح اٹھا لیا جیسے جولیا ننھی سی بچی ہو۔ جال کے پھندوں سے نکلتے ہی جولیا کا جسم تیزی سے سیدھا ہوا۔

" زندہ ہے ——— زندہ ہے " اس آدمی نے بھیڑیئے جیسی مسکراہٹ سے کہا اور جولیا کو نیچے پڑے جال کے اوپر ہی لٹا دیا۔ لیکن دوسرے ہی لمحے وہ بری طرح چیختا ہوا لڑکھڑا کر پیچھے دیوار سے جا لگا۔

جولیا نے سیدھا ہوتے ہی یکلخت دونوں پیر جوڑ کر اپنے اوپر جھکے ہوئے اس سانڈ کے سینے پر پوری قوت سے ضرب لگائی تھی اور اس کے ساتھ ہی وہ قلابازی کھا کر سیدھی کھڑی ہو گئی۔

اچانک اور بھرپور ضرب کھا کر وہ آدمی چیختا ہوا پیچھے دیوار سے جا تو لگا تھا لیکن اس کے چہرے سے تکلیف کے ذرہ برابر بھی آثار نمودار نہ ہوتے تھے۔ بلکہ اس کی جلتی ہوئی آنکھیں یکلخت بھڑکنے لگی تھیں۔

" ہونہہ ——— خاصی زوردار بھی ہو ——— یہ تو اور بھی اچھا ہے۔ کھشیب کو ایسی عورتیں پسند ہیں جو شیرنی کی طرح لڑ سکیں " اس نے ہونٹ بھینچتے ہوئے کہا۔

" اب تم مجھے ہاتھ لگا کر دیکھو " جولیا نے کاٹ کھانے والے لہجے میں کہا۔ اور کھشیب اس طرح کھلکھلا کر ہنس پڑا جیسے جولیا نے اس سے بچگانہ مذاق کیا ہو۔

”خوبصورت لڑکی ——— میرا نام کھشیب ہے کھشیب
اور تم ننھی سی چڑیا ہو ——— ابھی دیکھنا میں تمہارے پر کس
طرح نوچتا ہوں“
کھشیب نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے انتہائی
پھرتی اور مہارت سے جولیا پر حملہ کر دیا۔
لیکن اب جولیا سنبھلی ہوئی تھی اور شاید کھشیب کو علم نہ تھا
کہ یہ ننھی منی چڑیا مارشل آرٹ میں خاصی مہارت رکھتی ہے
اس لئے اس نے جیسے ہی جولیا پر حملہ کیا جولیا بجلی کی سی
تیزی سے اچھل کر نہ صرف ایک طرف ہٹی بلکہ اس کی لات
قوس کی صورت میں گھومتی ہوئی کھشیب کے پہلو سے ٹکرائی ا
کھشیب دو قدم آگے کو بڑھ گیا۔ لیکن اس کے جسم میں واقعی
سانڈ جیسی طاقت تھی۔ اس نے زوردار ضرب کھانے کے
باوجود بجلی کی سی تیزی سے پلٹ کر بازو لہرایا اور جولیا بے اختیا
چیختی ہوئی اچھل کر غار کے ایک کونے میں جا گری۔ جولیا کو
ایسے محسوس ہوا تھا جیسے کوئی شہتیر پوری قوت سے اس کے جسم
سے ٹکرایا ہو۔
”ہا —— ہا —— ہا —— دیکھا ننھی منی چڑیا“ کھشیب نے
بے اختیار قہقہہ لگاتے ہوئے کہا۔
اسے واقعی اپنی طاقت پر بے حد گھمنڈ تھا اس لئے اس نے
جولیا کے گرتے ہی اس پر حملہ نہ کیا بلکہ قہقہے لگاتا ہوا قدم بہ قدم
اس کی طرف بڑھنے لگا۔ جیسے اسے یقین ہو کہ وہ آسانی سے

وہ دبوچ لے گا۔
جولیا نیچے گر کر اسی طرح پڑی رہی اور پھر جیسے ہی کھشیب
بڑھاتا اس کی طرف بڑھنے لگا جولیا یکلخت بجلی کے کوندے
کی طرح اچھلی اور اس بار بھی اس کے مڑے ہوئے پیروں کی
زوردار ضرب کھشیب کی ناف پر پوری قوت سے پڑی۔ یہ ضرب
اس قدر زوردار تھی کہ کھشیب بے اختیار چیختا ہوا پشت کے بل
فرش پر گرا۔ اس کے گرنے سے غار میں ایسا دھماکہ ہوا
جیسے کوئی بھاری چٹان گری ہو۔
”اب اپنا حشر دیکھنا مسٹر سانڈ“ جولیا نے ہونٹ بھینچتے
ہوئے کہا۔
اور پھر جیسے ہی کھشیب اچھل کر کھڑا ہونے لگا جولیا کی لات
تیزی سے گھومی اور کھشیب کی کنپٹی پر زوردار ضرب پڑی اور
وہ ایک بار پھر دھم سے گرا۔ اسی لمحے جولیا نے دوسری ضرب
لگائی۔ کھشیب نے چیختے ہوئے تیزی سے ہاتھ بڑھا کر جولیا کی
ٹانگ پکڑنی چاہی لیکن جولیا تیزی سے اچھلی اور پھر دونوں پیر جوڑ
کر وہ ایک زوردار دھماکے سے اس کے پیٹ پر کود کر اس
سے اچھلی کر غار کے دوسرے کونے میں جا پہنچی جیسے جمناسٹک کا
مظاہرہ کرنے والی لڑکیاں جمناسٹک سٹینڈ پر جمپ لگاتی ہیں۔
کھشیب ایک بار پھر چیخا اور اس بار اس نے زیادہ تیزی
سے اٹھنے کی کوشش کی لیکن پھر اس سے پہلے کہ وہ اٹھ کر کھڑے
ہونے میں کامیاب ہوتا جولیا نے جھک کر ایک بڑا سا پتھر اٹھایا

اور پوری قوت سے کھشیب کی دونوں ٹانگوں پر دے مارا
وزنی پتھر ایک زوردار دھماکے سے اس کی رانوں
اور کھشیب اس بری طرح چیخا کہ غار لرزنے لگ گئی۔
نے ہاتھ مار کر پتھر تو ہٹا دیا لیکن اب وہ اٹھ کر کھڑا ہونے
قابل نہ رہا تھا۔ اس کی دونوں رانوں کی ہڈیاں اس بھاری
——— کی بھرپور ضرب نے توڑ دی تھیں۔
"میں چاہتی تو اس پتھر سے تمہارا سر کچل دیتی لیکن میں
تم سے معلومات حاصل کرنی ہیں ——— اور اب تم
چیخو چاہے چلاؤ، میں نے تمہاری ایک ایک ہڈی توڑ دینی
جولیا نے بھاگ کر ایک بار پھر وہ بھاری پتھر اٹھاتے
ہوئے چیخ کر کہا۔
اور دوسرے لمحے اس نے پوری قوت سے پتھر
ہوئے کھشیب کے پھیلے ہوئے بازو پر وہ پتھر دے
کھشیب کا جسم بری طرح اچھلا اور ساتھ ہی اس کے حلق سے
روح فرسا چیخ نکلی۔ اس کا چہرہ تکلیف کی شدت سے
طرح مسخ ہو گیا۔ بازو کی ہڈی نہ صرف دو جگہ سے ٹوٹ گئی
بلکہ اس بھاری پتھر نے اس کے بازو کو بری طرح کچل دیا
جولیا بھاگ کر اس کے بازو پر پڑا ہوا پتھر اٹھانے کے
لئے لپکی ہی تھی کہ یکلخت وہ چیختی ہوئی الٹ کر کھشیب
زخمی جسم پر جا گری۔
کھشیب نے اس قدر زخمی ہونے کے باوجود اُت

ت سے جھٹکا دیا تھا اور جولیا یکلخت نیچے جھک جانے کی وجہ
ے الٹ کر اس کے جسم پر گری تھی۔
اسی لمحے کھشیب نے بجلی کی سی تیزی سے اپنے اوپر والے
کو دوسری طرف موڑ کر جولیا کی ٹانگیں اپنے بھاری جسم کے
بے دبا کر اسے منہ کے بل نیچے گرانے میں کامیاب ہو گیا۔ اس
ے ساتھ ہی اس نے اپنا درست بازو ہوا میں اٹھا کر پوری قوت
ے جولیا کی ریڑھ کی ہڈی پر مارنا چاہا۔
لیکن اس سے پہلے کہ اس کا خوفناک مکہ جولیا کی ریڑھ
ہڈی پر پڑتا جولیا کا اوپر والا جسم جو کھشیب کی گرفت سے
آزاد تھا تیزی سے مڑا اور جولیا نے دونوں ہاتھ اُٹھا کر اس
کے نیچے آتے ہوئے بازو کو ایک ہاتھ پر روکا اور دوسرے ہاتھ
ی ہتھیلی پوری قوت سے اس کی ناک پر جما دی اور کھشیب
ے حلق سے ایک بار پھر چیخ نکلی اور اس کے ساتھ ہی جولیا
نے واپس مڑ کر اپنے جسم کو زور سے جھٹکا دے کر کھشیب کے
سم کے دباؤ سے آزاد کرا لیا۔
جولیا نے واقعی حیرت انگیز مہارت اور پھرتی کا مظاہرہ
یا تھا۔ اس کا اوپر والا جسم کسی بل کھائی ہوئی رسی کی طرح
یا تھا۔ ورنہ اس کی جگہ کوئی بھاری جسم کا آدمی ہوتا تو وہ
ی تیزی سے اپنے جسم کو نہ موڑ سکتا تھا اور نتیجہ کے طور پر
ما اپنی ریڑھ کی ہڈی تڑوا کر بیکار ہو جاتا۔
کھشیب کی ناک کی ہڈی ٹوٹ گئی تھی اور اس کی ناک سے

خون کسی فوارے کی طرح نکلنے لگا تھا۔ اب وہ واقعی بُری ط
پھڑک رہا تھا۔

جولیا نے سیدھے کھڑے ہوتے ہی اُچھل کر پیر کی ضرب ا
کی گردن پر ماری اور پھر دوڑ کر اس نے کونے میں پڑا ہوا ای
اور پتھر اٹھا لیا۔ یہ پتھر گو حجم میں پہلے سے چھوٹا تھا لیکن اس کے
باوجود وزن میں تقریباً برابر تھا۔

دوسرے ہی لمحے یہ پتھر کھشیب کے بازو پر گرا اور کھشیب
کا پھڑکتا ہوا جسم ساکت ہو گیا۔ وہ بے ہوش ہو چکا تھا۔
جولیا نے تیزی سے آگے بڑھ کر اس پتھر کو دوبارہ اٹھایا ا
ایک بار پھر پوری قوت سے اس کے بازو پر مار دیا۔

دوسرے بازو کی ہڈی بھی کئی جگہ سے ٹوٹ چکی تھی اور پورا
بازو کچلا گیا تھا۔ جولیا دوسری ضرب لگانے کے بعد چند لمحے
غار کی دیوار کے ساتھ کھڑی زور زور سے ہانپتی رہی۔ پھر و
تیزی سے غار سے باہر نکلی اور اس نے اِدھر اُدھر کا جائزہ لی
شروع کر دیا۔ وہ ماحول کو پہچاننا چاہتی تھی۔ لیکن ظاہر ہے یہ جنگ
اور پہاڑیاں اس کے لئے قطعی اجنبی تھیں۔ اسے تو صرف اس
حد تک راستہ یاد تھا جہاں سے اسے ہوش آیا تھا۔

اس نے کھشیب کا سر بھی اس لئے نہ کچلا تھا کہ وہ اس
سے واپسی کا راستہ معلوم کرنا چاہتی تھی۔ کیونکہ اسے معلوم تھ
کہ راستہ بھٹک جانے کے بعد اس خوفناک جنگل میں اس کا
زندہ بچ جانا محال ہو جائے گا۔ وہ واپس پلٹی اور سیدھی زمین

پڑے ہوئے کھشیب کے سر پر پہنچ گئی۔

کھشیب ابھی تک بیہوش پڑا تھا۔ اس نے ایک طرف
پڑا جال اٹھا کر اسے کھولا اور کھشیب کے سر پر پہنچ گئی۔
کھشیب کے زخمی جسم کو اس نے گھسیٹ کر اس جال کے
اندر لپیٹا اور پھر جال کے سرے کی رسیاں پکڑ کر وہ جال میں
لپٹے ہوئے کھشیب کو گھسیٹتی ہوئی غار سے باہر لے آئی۔ اب
اس نے یہ فیصلہ کیا تھا کہ کھشیب کو اسی طرح گھسیٹتی ہوئی ساتھ
لے جائے گی۔ کیونکہ کھشیب اس قدر وزنی تھا کہ وہ اسے اٹھا
نہ سکتی تھی اور لات یا بازو سے پکڑ کر گھسیٹنے کے لئے اسے
مسلسل جھکنا پڑتا تھا۔ ایسی حالت میں سفر ناممکن ہو جاتا۔ اب
جال کی وجہ سے وہ اسے آسانی سے گھسیٹ کر ساتھ لے جا
سکتی تھی۔ تاکہ کھشیب اسے ساتھ ساتھ راستہ بتاتا رہے،
ویسے اس نے فیصلہ کر لیا تھا کہ اگر کھشیب نے ذرہ برابر
بھی احتجاج کیا تو وہ اسے کسی گہری کھائی میں پھینک دے گی۔
اسے یقین تھا کہ کسی گہری کھائی میں زندہ دفن ہو کر مرنے کے
خوف سے کھشیب اسے لازماً اسے راستہ بتانے پر مجبور ہو جائے
گا۔ وہ بے ہوش کھشیب کو گھسیٹتی ہوئی غار سے باہر آئی اور
پھر نیچے اترتی چلی گئی۔

نیچے اترنے کی وجہ سے اسے کھشیب کو گھسیٹنے کے لئے
زیادہ زور نہ لگانا پڑا تھا۔ بلکہ اب کھشیب کا بھاری جسم اسے
گھسیٹ کر اسے نیچے لے جا رہا تھا کیونکہ اترائی کی وجہ سے

جال میں لپٹا ہوا کھشیب کا جسم اس نے اپنے آگے رکھا ہوا تھا
تھوڑی دیر جھاڑیوں اور گھاس میں گھسیٹنے کے بعد کھشیب
کو ہوش آ گیا اور وہ بری طرح کراہنے لگا لیکن جولیا نے
اس کی طرف توجہ نہ دی وہ اسی طرح اطمینان سے چلتی رہی
آہستہ آہستہ کھشیب کی آہوں میں تیزی آتی گئی۔

"خاموش رہو ——— تم تو کھشیب ہو کھشیب۔ اب
کیوں رہے ہو" جولیا نے بڑے طنزیہ لہجے میں کہا۔

"تم ——— تم کہاں لے جا رہی ہو مجھے ——— کھشیب نے
کراہتے ہوئے پوچھا۔

مسلسل پلٹنے اور رگڑ کھانے کی وجہ سے اس کی حالت بے حد
خراب ہو رہی تھی۔

"جہنم میں ——— جو تم جیسے لوگوں کے لئے بنی ہے" جولیا
نے سرد لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

"سنو ——— مجھے چھوڑ دو ——— میں تمہیں سب کچھ بتا دوں
گا" کھشیب نے کہا۔

"مجھے کچھ پوچھنے کی ضرورت نہیں ——— میں تو ایسی کھائی
دیکھ رہی ہوں جہاں تمہیں اس جال سمیت لٹکا سکوں تاکہ تمہاری
جان سسک سسک کر نکلے۔ ورنہ تو تمہیں جانور ایک
لمحے میں چٹ کر جائیں گے۔ اور میں تمہیں تمہاری شایان شان
موت دینا چاہتی ہوں" جولیا نے بڑے سرد اور تند لہجے
میں کہا۔

لیکن اس سے پہلے کہ کھشیب کوئی جواب دیتا۔ اچانک اس
کا جسم راہ میں آ جانے والی چٹان سے ٹکرا کر رک گیا اور جولیا
جس نے شاید اس چٹان کا خیال نہ کیا تھا۔ تیزی سے چلتی ہوئی
کھشیب کے جسم سے ٹکرائی اور دوسرے لمحے وہ قلابازیاں
کھاتی ہوئی نیچے گہرائی میں گرتی چلی گئی۔

جال کی رسیاں اس کے ہاتھوں سے چھوٹ گئی تھیں یہاں
گہرائی اس قدر سپاٹ تھی کہ باوجود کوشش کے جولیا اپنے آپ
کو نہ روک سکی اور مسلسل قلابازیاں کھاتی ہوئی ایک ڈھال کے
نیچے دامن میں موجود ایک درخت کے تنے سے جا ٹکرائی
تکلیف کی شدت کی وجہ سے اس کا دماغ ماؤف سا ہو گیا
وہ چند لمحے تو اسی طرح پڑی رہی۔ پھر اس نے آہستہ آہستہ
حرکت کرنی شروع کر دی اور اٹھ کر کھڑے ہونے میں کامیاب
ہو گئی۔ اس کا لباس پھٹ گیا تھا اور جسم پر بے پناہ خراشیں اور
رگڑیں آ گئی تھیں۔ جن سے خون رسنے لگا تھا حتیٰ کہ چہرہ بھی
ان خراشوں اور رگڑوں سے نہ بچ سکا تھا۔ لیکن جولیا دل ہی
دل میں اس بات پر شکر ادا کر رہی تھی کہ وہ کسی خوفناک
کھائی میں گرنے سے بچ گئی تھی۔ اور اس کی کوئی ہڈی بھی نہ
ٹوٹی تھی۔

کھشیب کا جسم اسی طرح جال میں لپٹا ہوا اس چٹان کے
ساتھ پڑا تھا لیکن وہ چٹان اتنی بلندی پر تھی کہ جولیا کے لئے
اتنی چڑھائی چڑھ کر دوبارہ اس تک پہنچنا محال ہو رہا تھا لیکن

جولیا دوبارہ چڑھائی چڑھنے پر مجبور تھی کیونکہ راستے کے متعلق
تو کھشیب ہی اسے بتا سکتا تھا۔

چنانچہ وہ کراہتی ہوئی دوبارہ اوپر چڑھنے لگی تاکہ کھشیب
کو نیچے لا سکے۔ ابھی اس نے آدھی چڑھائی ہی طے کی تھی کہ
یکلخت ایک خوفناک چیخ سن کر وہ ٹھٹھک کر رک گئی

یہ غیر انسانی چیخ اوپر اس جگہ سے آئی تھی جہاں کھشیب کا
جسم موجود تھا۔ اور دوسرے لمحے جولیا کے جسم میں خوف کی
لہریں سی دوڑنے لگیں۔

اس نے ایک سیاہ رنگ کے قوی ہیکل ریچھ کو ایک چٹان
سے چھلانگ لگا کر اس جگہ پہنچتے دیکھا جہاں کھشیب کا جسم پڑا
تھا۔ سیاہ ریچھ نے وہاں پہنچ کر زور سے اپنا پنجہ کھشیب کے
جسم پر مارا لیکن دوسرے لمحے اس کے ناخن جال میں پھنسے اور
ریچھ نے پوری قوت سے پیچھے ہٹ کر اپنا پنجہ چھڑانے کے لیے
لات کو پوری قوت سے جھٹکا دیا اور اس کے پنجے میں پھنسا ہوا
جال اوپر کو اٹھا۔

کھشیب کا جسم بھی جال میں لپٹا ہوا اوپر کو اٹھا۔ ریچھ نے
زوردار جھٹکا دے کر اپنا پنجہ تو جال سے چھڑا لیا لیکن کھشیب
کا جسم نیچے گر کر انتہائی تیز رفتاری سے جال سمیت لڑھکتا ہوا
پہاڑی کی اس سمت کو گیا جہاں سینکڑوں فٹ گہری کھائیاں
تھیں۔

کھشیب کے حلق سے مسلسل چیخیں نکل رہی تھیں۔ اور یہ

کھشیب کا جسم تو کھائی میں گر کر نظروں سے اوجھل ہو گیا لیکن
اس کے حلق سے نکلنے والی خوفناک چیخ اسے گہرائی میں ڈوبتی
ہوئی ابھی تک سنائی دے رہی تھی۔

ریچھ ان چیخوں سے گھبرا کر خود بھی چیختا ہوا چھلانگیں لگاتا
کہیں چٹانوں کے پیچھے غائب ہو گیا۔ کھشیب کی چیخیں تو اب
جولیا کو سنائی دینا بند ہو گئی تھیں لیکن ان کی بازگشت مسلسل جولیا
کو سنائی دے رہی تھیں۔ اور جولیا کو جھرجھریاں سی آ رہی تھیں۔

جب یہ بازگشت بھی ختم ہو گئی تو جولیا جھرجھری لیتی ہوئی
مڑی اور تیزی سے دوڑتی ہوئی واپس نیچے اترنے لگی۔ اب
ظاہر ہے اسے خود ہی کسی محفوظ جگہ پر پہنچنا تھا۔ اس نے نیچے پہنچ
کر ایک درخت کی موٹی سی شاخ اٹھا کر ہاتھ میں پکڑ لی تاکہ اگر
کوئی جانور اس پر حملہ کر دے تو وہ اس لاٹھی نما لکڑی سے دفاع
تو کر سکے۔

وہ اب اس طرف کو جا رہی تھی جہاں اسے ہوش آیا تھا۔
لیکن وہاں پہنچ کر وہ رک گئی۔ ہر طرف اونچی نیچی پہاڑیوں کا
سلسلہ پھیلا ہوا تھا۔ جس پر گھنا جنگل تھا اور جنگل میں دوڑتے
ہوئے چھوٹے جانور اسے ہر جگہ نظر آ رہے تھے۔

وہ اب سوچ رہی تھی کہ کس طرح سرائے تک پہنچے۔ چند لمحے
سوچنے کے بعد اس نے یہی فیصلہ کیا کہ وہ یہاں کی سب سے
اونچی چوٹی پر چڑھ کر ارد گرد کے علاقے کو چیک کرے۔ شاید کوئی
انسانی آبادی یا سرائے وغیرہ نظر آ جائے اور پھر اسے یقین

تھا کہ عمران اور اس کے ساتھی لازماً اسے تلاش کر رہے ہوں گے۔ اس لئے اونچی پہاڑی پر چڑھنے کے بعد ہو سکتا تھا کہ ان میں سے کوئی اسے نظر آ جاتا۔

لیکن سب سے اونچی پہاڑی کافی فاصلے پر تھی اور اس کے درمیان کئی چھوٹی بڑی پہاڑیاں تھیں لیکن جولیا انہیں عبور کرنے کے لئے چل پڑی۔ لیکن پہلی پہاڑی تک پہنچتے ہی جولیا کو احساس ہو گیا کہ وہ جو کچھ سوچ رہی تھی وہ غلط تھا۔

پہاڑیوں کا سفر میدانی علاقوں کی طرح نہیں ہوتا کہ ایک منزل بنا کر چل پڑنے پر آدمی خود بخود وہاں پہنچ جائے۔ بلکہ پہاڑی سفر میں انسان کو منزل تک پہنچنے میں بے شمار رکاوٹوں، موڑ اور پیچیدگیوں سے واسطہ پڑتا ہے۔ اور یہ سفر اس صورت میں طے ہو سکتا ہے جب انسان ان پہاڑی علاقوں سے اچھی طرح واقف ہو۔

لیکن جولیا کے لئے تو یہاں سب کچھ اجنبی تھا اس لئے پہاڑی کو پار کرتے ہوئے وہ بجائے اونچی پہاڑی کی طرف جانے کے گھومتی ہوئی کسی اور طرف کو نکل آئی۔ اور اونچی پہاڑی جسے وہ اپنی منزل بنائے ہوئے تھی نجانے کہاں غائب ہو گئی تھی۔

اب ظاہر ہے جولیا کے پاس سوائے بھٹکنے کے اور کوئی چارہ نہ تھا۔ چنانچہ وہ پگڈنڈیوں پر چلتی ہوئی آگے بڑھتی چلی گئی۔ اسے سفر کرتے ہوئے ابھی تھوڑی ہی دیر ہوئی تھی کہ اچانک اسے اپنے دائیں طرف کچھ فاصلے پر فائرنگ کی تیز آوازیں سنائی

دیں اور یہ آوازیں سنتے ہی وہ بری طرح چونک پڑی۔ اور دوسرے لمحے وہ بے اختیار اس طرف کو دوڑنے لگی۔ لیکن ظاہر ہے پہاڑی راستوں پر بھاگنا آسان کام نہ تھا۔

لیکن جولیا ہانپتی ہوئی اپنی طرف سے اس طرف کو بھاگتی ہوئی چلی گئی جدھر سے اس نے فائرنگ کی آوازیں سنی تھیں۔ راستے میں ایک سرنگ نما درے سے گزر کر وہ جیسے ہی دوسری طرف پہنچی تک اسے دور سے ایک انسان کی جھلک دکھائی دی وہ ٹھٹھک کر رک گئی۔ یہ کوئی بھکشو تھا جو دور گہرائی میں زمین پر گھسٹ رہا تھا۔ اس کا انداز بتا رہا تھا کہ وہ خاصا زخمی ہے۔

جولیا ایک بار پھر ادھر کو بھاگ پڑی اور مختلف راستوں سے گزرتی ہوئی وہ ایک ڈھلان پر اتر کر ایک گہری وادی کے کنارے پر پہنچ گئی۔ لیکن اب وہ بھکشو اسے نظر نہ آ رہا تھا۔ جولیا اس کی تلاش میں آگے بڑھتی چلی گئی۔

اور پھر اچانک وہ تیزی سے ایک بڑی چٹان کے پیچھے دبک گئی۔ اس نے دو قوی ہیکل حبشیوں کو ایک کھائی میں تیزی سے اترتے ہوئے دیکھ لیا تھا۔ گو کہ فاصلہ کافی تھا لیکن اس کے باوجود جولیا ان کے چہرے بخوبی دیکھ رہی تھی۔

یہ اجنبی لوگ تھے اس لئے ان دونوں میں سے کسی کو بھی سادھو جی کی سرائے میں نہ دیکھا تھا اور کھشیپ بھی چونکہ بھکشو ہی کے لباس میں تھا اس لئے جولیا کو یقین ہو گیا کہ یہ دونوں بھی یقیناً کھشیپ کے ہی ساتھی ہوں گے۔ وہ اب سوچ رہی تھی کہ ایک

کو تو ہلاک کر دے اور دوسرے کو زخمی اور بے بس کر کے
اس سے ساوجی کی سرائے کا راستہ پوچھے۔ لیکن وہ دونوں خاصے
قوی ہیکل بھی تھے اور پھر وہ جس طرح اس خوفناک کھائی میں
اتر رہے تھے اس سے ظاہر ہوتا تھا کہ وہ ان پہاڑی راستوں سے
بخوبی واقف بھی ہیں۔ اس لئے اب وہ کوئی ایسی ترکیب سوچنا
چاہتی تھی جس سے وہ محفوظ رہ کر انہیں بے بس کر سکے۔
اسی لمحے اس نے ان دونوں بھکشوؤں کو ایک بڑی سی
جھاڑی کے پاس رُکتے ہوئے دیکھا۔ ان دونوں کی پشت جولیا
کی طرف تھی۔
وہ چٹان کے پیچھے سے نکل کر دبے پاؤں آگے بڑھنے کا سوچ
ہی رہی تھی کہ اچانک اس نے اپنے دائیں ہاتھ پر فائرنگ کی
آوازیں سنیں۔ فائرنگ معمولی سے وقفے سے دو بار ہوئی اور
پھر خاموشی چھا گئی۔
فائرنگ کی آواز سنتے ہی جھاڑی کے پاس کھڑے دونوں
بھکشو بری طرح اُچھلے اور تیزی سے اس طرف کو دوڑنے
لگے جدھر ایک چٹان کے پیچھے جولیا چھپی ہوئی کھڑی تھی۔
جولیا انہیں اپنی طرف آتا دیکھ کر اور سمٹ گئی۔ دونوں بھکشو
تیزی سے بھاگتے ہوئے اسی چٹان سے ذرا دور آ کر رک گئے
جس کے پیچھے جولیا چھپی ہوئی تھی۔ اس جگہ پہاڑی کا ایک گہرا
اور باہر کو نکلا ہوا کنارہ تھا۔
ان دونوں نے جُھک کر پتھر اٹھا رکھے تھے۔ اسی لمحے ایک

عورت پہاڑی کنارے سے نکلی اور اس کے ساتھ ہی ایک
بھکشو کا ہاتھ لہرایا اور وہ عورت بری طرح چیختی ہوئی دھم سے
نیچے گری۔ یہ سب کچھ پلک جھپکنے میں ہو گیا تھا اور چٹان کے
پیچھے چھپی ہوئی جولیا اس عورت کی صرف ایک جھلک ہی دیکھ سکی
تھی۔
عورت کے چیخ کر نیچے گرتے ہی دوڑتے ہوئے قدموں کی
آوازیں پہاڑی کنارے کے دوسری طرف سے آتی ہوئی سنائی
دینے لگیں اور وہ دونوں بھکشو ان آوازوں کو سنتے ہی تیزی
سے چٹان سے چمٹ گئے۔ اس بھکشو نے جس نے اس عورت کو
پتھر مار کر گرایا تھا پیچھے ہٹتے ہوئے انتہائی پھرتی سے ایک اور پتھر
اٹھا لیا تھا۔
اور پھر پلک جھپکنے کی دیر میں دوڑتے قدموں کی آوازیں کنارے
پر سنائی دیں اور دونوں بھکشو تیزی سے اُچھلے اور دوسرے لمحے
جولیا چونک کر سیدھی ہو گئی کیونکہ آنے والوں کو وہ پہچان چکی تھی
یہ جوزف اور جوانا تھا۔ ان کے قد و قامت اور جسم کا رنگ
انہیں ایک جھلک میں پہچاننے پر مجبور کر دیتا تھا۔
دونوں بھکشوؤں کے آگے جھپٹ کر ان سے ٹکرانے کی وجہ
سے وہ دونوں اچھل کر منہ کے بل نیچے پتھروں پر گرے اور اسی
لمحے دونوں بھکشوؤں نے پوری قوت سے ہاتھوں میں موجود
بڑے پتھر ان دونوں کے سروں پر مارے اور ان دونوں کے
پھڑکتے ہوئے جسم یکلخت ساکت ہو گئے۔

جولیا اس دوران ہاتھ میں موٹی شاخ پکڑے ان بھکشوؤں کے پیچھے پہنچ چکی تھی اور جیسے ہی ان دونوں نے پتھر مارے۔ جولیا نے بازو لہرائے اور لاٹھی پوری قوت سے ایک بھکشو کی کھوپڑی پر پڑی اور وہ چیختا ہوا منہ کے بل نیچے گرا۔ لاٹھی کی بھرپور اور خوفناک ضرب نے اس کی کھوپڑی کو چار پانچ حصوں میں تقسیم کر دیا تھا۔

دوسرا بھکشو بجلی کی سی تیزی سے مڑا اور اس نے اچھل کر جولیا کی گردن پر زور سے ہاتھ مارا اور جولیا بے اختیار اچھل کر چیختی ہوئی پشت کے بل نیچے گری۔ بھکشو نے اچھل کر اس پر حملہ کرنے کے لئے چھلانگ لگائی۔ لیکن جولیا نے یکلخت ہاتھ میں پکڑی ہوئی لاٹھی کا سرا اونچا کیا اور لاٹھی کا سرا کودتے ہوئے بھکشو کے سینے سے ٹکرایا۔ جبکہ اس کا دوسرا سرا زمین پر ٹکا ہوا تھا۔ نتیجہ یہ ہوا کہ بھکشو بری طرح چیختا ہوا اچھل کر پہلو کے بل گرا۔

اور جب جولیا اچھل کر کھڑی ہوئی تو بھکشو نے اپنے دونوں ہاتھ سینے پر رکھے ہوئے تھے اور وہ بری طرح تڑپ رہا تھا لاٹھی کی نوک نے شاید اس کے سینے پر زوردار ضرب لگائی تھی۔ کہ اسے اپنا ہوش بھی نہ رہا تھا۔

جولیا نے لاٹھی ایک بار پھر فضا میں بلند کی اور پھر ایک زوردار دھماکے سے لاٹھی بھکشو کے پیٹ پر پڑی۔ اور بھکشو کا تڑپتا ہوا جسم ایک جھٹکے سے تن کر یکلخت ڈھیلا پڑ گیا۔

وہ بے ہوش ہو چکا تھا یا مر چکا تھا۔ جولیا نے جان بوجھ کر

ٹھی کا وار اس کے سینے یا سر پر نہ کیا تھا۔ کیونکہ پہلے بھکشو کی موپڑی کے ٹکڑے اڑتے وہ دیکھ چکی تھی۔ اس لئے وہ اسے رنا نہ چاہتی تھی۔ لیکن بھکشو کے اس طرح تن کر ڈھیلے ہوتے ہی بجائے جوزف اور جوانا کی طرف مڑنے کے بے اختیار اس بھکشو پر ہی جھک گئی۔

اس نے جلدی سے اس کے سینے پر ہاتھ رکھا اور دوسرے اس کے چہرے پر اطمینان کے آثار نمایاں ہو گئے۔ وہ مرا نہیں صرف بیہوش ہوا تھا۔ لیکن اس کے دل کی کمزور اور ڈوبی ہوئی دھڑکن بتا رہی تھی کہ وہ خاصی دیر تک بے ہوش رہے گا۔

چنانچہ جولیا اس کی طرف سے اطمینان ہوتے ہی تیزی سے مڑی اور بھاگتی ہوئی جوزف اور جوانا کی طرف بڑھی جو ابھی تک وندھے منہ پڑے ہوئے تھے۔ اور اسی لمحے اس نے اس عورت کو دیکھا تو وہ چونک کر ٹھٹھک گئی۔

وہ مارسیلا تھی اور اس کے جسم میں حرکت اسے محسوس ہوئی تھی۔ چنانچہ وہ مڑ کر اس طرف گئی اور اس نے جلدی سے سے جھنجھوڑنا شروع کر دیا۔

چند لمحوں بعد مارسیلا نے آنکھیں کھول دیں۔ اس کے سر کے کلے حصے میں زخم کا نشان تھا اور وہاں خون موجود تھا۔ شاید پتھر کی ضرب اسے وہیں لگی تھی۔

"مارسیلا —— مارسیلا —— ہوش میں آؤ۔ میں جولیا ہوں" جولیا نے مارسیلا کو جھنجھوڑتے ہوئے کہا۔

"اوہ ـــــ جولیا تم بچ گئیں ـــــ اوہ شکر ہے۔" مارسیلا نے لاشعوری کیفیت میں کہا۔

اور جولیا کا دل جذبات کی شدت سے بھر آیا۔ اس کے دل میں مارسیلا کے لئے عمران کی وجہ سے جو کدورت تھی وہ مارسیلا کے اس فقرے سے دور ہو گئی۔

"ہاں ـــــ میں جولیا ہوں ـــــ ہوش میں آؤ۔" جولیا نے کہا اور پھر اسے چھوڑ کر وہ تیزی سے جوزف اور جوانا کی طرف آ گئی۔

اور چند لمحوں کی کوششوں کے بعد وہ ان دونوں کو ہوش میں لانے میں کامیاب ہو گئی۔ وہ دونوں بھی جولیا کو دیکھ کر حیران بھی ہوئے اور خوش بھی ہوئے۔

"ہم عمران کو تلاش کر رہے تھے۔ وہ ادھر ہزاروں فٹ اونچائی سے نیچے گر گیا تھا۔" جوانا نے کہا۔

"عمران گر گیا تھا ـــــ اوہ۔" جولیا کو ایسے محسوس ہوا جیسے اس کا دل یکلخت کسی نے مٹھی میں لے کر مروڑ دیا ہو۔

"ہاں ـــــ وہ اسی وادی میں گرا ہے۔" مارسیلا نے کہا وہ اب اٹھ کر کھڑی ہو گئی تھی۔

"ارے ـــــ وہ کون ہے۔" یکلخت مارسیلا نے کہا اور دوسرے لمحے وہ اتنی تیزی سے دوڑ پڑی جیسے وہ دوڑنے کی بجائے ہوا میں اڑ رہی ہو۔

وہ اسی جھاڑی کی طرف جا رہی تھی جہاں وہ دونوں بھکشو

کھڑے جولیا کو نظر آئے تھے۔

"عمران ـــــ عمران یہاں ہے۔" مارسیلا نے جھاڑی کے قریب پہنچتے بری طرح چیخ کر کہا اور عمران کی موجودگی کا سن کر وہ تینوں بھی بے اختیار اس طرف دوڑ پڑے۔

"یہ زندہ ہے ـــــ یہ زندہ ہے۔" مارسیلا نے چیخ کر کہا۔

وہ جھاڑی پر جھکی ہوئی تھی اور چند لمحوں بعد جب وہ جھاڑی کے پاس پہنچے تو واقعی جھاڑی کی دوسری طرف عمران اوندھے منہ پڑا ہوا تھا۔

مارسیلا عمران کو بری طرح جھنجھوڑ رہی تھی۔ عمران کے کپڑے تار تار ہو رہے تھے اور پورا جسم زخموں سے جیسے پر تھا لیکن چہرہ اور سر محفوظ تھا۔

"ٹھہرو ـــــ اس طرح نہیں۔" جولیا نے بازو سے پکڑ کر مارسیلا کو ایک طرف ہٹاتے ہوئے کہا اور پھر اس نے جھک کر عمران کی ناک اور منہ کو دونوں ہاتھوں سے بھینچ لیا۔

وہ عمران والا نسخہ اس پر ہی استعمال کر رہی تھی اور چند لمحوں بعد ہی نتیجہ برآمد ہو گیا۔ عمران کے بے حس و حرکت جسم میں لرزش سی محسوس ہوئی اور پھر آہستہ آہستہ یہ لرزش بڑھتی گئی اور جولیا نے ہاتھ چھوڑ دیئے۔

چند لمحوں بعد عمران کی آنکھیں ایک جھٹکے سے کھل گئیں۔ جولیا نے اسے پلٹ کر سیدھا کر دیا تھا تاکہ اسے آسانی سے

ہوش میں لایا جا سکے۔

" خوبصورت اور دو دو ۔۔۔۔ واہ ۔۔۔۔ اللہ میاں تم
وعدہ سچا ہے" عمران نے بڑبڑاتے ہوئے کہا۔ اس کی
آنکھوں میں یکلخت چمک سی ابھر آئی تھی۔

" عمران ۔۔۔۔ ہوش میں آؤ" جولیا نے تیز لیکن پرجوش
لہجے میں کہا۔

" ارے ۔۔۔۔ یہ تو جولیا کی آواز ہے۔ ارے تو کیا جنت
میں بھی اللہ میاں نے جولیا کی آواز والی حور بھیج دی ہے۔"
عمران نے کہا۔

" باس ۔۔۔۔ باس ۔۔۔۔ ہوش میں آؤ" اسی لمحے جوزف
نے انتہائی جذباتی لہجے میں کہا۔

" اوہ ۔۔۔۔ تو یہ سارے ہی یہاں پہنچ گئے۔ جوزف بھی
چلو یہاں تو شراب کی کمی نہ ہوگی۔ بے شک دس بوتلیں پی
لے" عمران نے کہا اور دوسرے لمحے اس نے اٹھنے کی کوشش
کی اور جولیا اور مارسیلا دونوں بیک وقت جھکیں اور دونوں نے
عمران کو دونوں طرف سے سہارا دے کر اٹھنے
میں مدد دی۔

" واہ ۔۔۔۔ یہ تو واقعی بڑی خدمت گزار حوریں ہیں۔ میں
خواہ مخواہ دنیا میں موت سے بھاگتا رہا۔" عمران نے اٹھتے
ہوئے کہا۔

" یہ حوریں نہیں ماسٹر ۔۔۔۔ مارسیلا اور جولیا ہیں" جوانا

نے مسکراتے ہوئے کہا۔

" ارے ۔۔۔۔ ارے ۔۔۔۔ تم سب ۔۔۔۔ اوہ۔ تو میں
خواہ مخواہ خوش ہو رہا تھا" عمران نے کہا اور اب وہ اٹھ کر
کھڑا ہو گیا تھا۔ لیکن اس کے جسم کا توازن درست نہ ہو رہا تھا۔

" میری پنڈلی کی ہڈیاں ٹوٹ گئی ہیں ۔۔۔۔ مجھے بٹھا دو"
عمران نے ہونٹ بھینچتے ہوئے کہا۔

اور جولیا کے ساتھ ساتھ جوزف اور جوانا کے چہرے بھی
بری طرح لٹک گئے۔ عمران بیکار ہو چکا تھا۔ ظاہر ہے
پنڈلی کی ہڈی ٹوٹنے کے بعد عمران صرف ایک لاش کی طرح زندہ
رہ سکتا تھا۔

" چلو شکر ہے تمہاری جان تو بچ گئی ۔۔۔۔ ورنہ جس طرح
تم اتنی اونچائی سے گرے تھے تمہاری ایک ہڈی بھی سلامت
نہ رہتی۔" مارسیلا نے ہونٹ بھینچتے ہوئے کہا۔

" راستے میں ایک جھاڑی سے میرے پیر الجھ گئے۔ اور میری
رفتار کم ہو گئی۔ اور جب میں نے پیر چھڑائے تو میں نے قلابازی
کھا کر سیدھا کھڑا ہونا چاہا تو میری دونوں پنڈلیاں ایک چٹان کے
باہر نکلے ہوئے حصے سے ٹکرا گئیں۔ اور دونوں پنڈلیوں کی ہڈیاں
ٹوٹ گئیں۔ میں نے گھسٹ کر اوپر چڑھنے کی کوشش کی،
لیکن اس جھاڑی کے پاس پہنچنے کے بعد بس جھاڑی رہ
گئی اور میں۔ ۔۔۔۔ اور ہاں تم سب اکٹھے کیسے ہو گئے۔
جولیا تم نے بتایا نہیں کہ تم یہاں کیسے پہنچ گئیں۔ اور وہ بھکشو

"جو تمہیں اٹھا کر لے گیا تھا اس کا کیا ہوا؟" عمران نے بڑے مطمئن لہجے میں پوچھا۔

اس کے لہجے سے ہرگز محسوس نہ ہوتا تھا کہ اس ... حالت خراب ہے۔

جواب میں جولیا نے کھشیپ کے ساتھ ہونے والی لڑائی ... اور یہاں تک پہنچنے اور ان دونوں بھکشوؤں پر حملے کی پوری ... تفصیلات بتا دیں۔

"اوہ —— تو تم نے دونوں کو مار ڈالا۔" عمران نے چونک کر کہا۔

"نہیں —— ایک بے ہوش پڑا ہوا ہے۔" جولیا نے اس چٹان کے کنارے کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا۔

"اور تم اسے اکیلا چھوڑ کر میری مزاج پرسی کے لئے یہاں آ کر کھڑے ہو گئے۔" عمران نے تلخ لہجے میں کہا۔

"میں نے اسے چیک کر لیا تھا۔ وہ جلدی ہوش میں آنے والا نہ تھا۔" جولیا نے سر ہلاتے ہوئے جواب دیا۔

"جوانا —— تم اسے اٹھا کر یہاں لے آؤ۔ اب وہ بتائے گا کہ یہ سارا کھیل کیا ہے۔ اور جوزف —— تم نے بوٹی دیکھی ہوئی ہے جو اونٹ کی بھی ہڈی جوڑ دیتی ہے۔" عمران نے جوانا کو مخاطب کرنے کے بعد جوزف کی طرف رخ بدلتے ہوئے کہا۔

"اونٹ کی ہڈی —— اوہ —— یس باس اب مجھے یاد آ گیا

ہے۔ زرد رنگ کی شاخیں ہوتی ہیں۔ مجھے اس کا نام بھول گیا ہے۔ اس کا سفوف تو فوراً ہڈی جوڑ دیتا ہے۔" جوزف نے ... سمجھتے ہوئے کہا۔

"نام تو مجھے بھی یاد نہیں آ رہا اس وقت۔ ویسے ... ان میں موجود ہے لیکن ظاہر ہے وہ سامان ساتھ ... ہے۔ تم جا کر اسے تلاش کرو جنگل میں کہیں نہ کہیں مل جائے گی۔" عمران نے سر ہلاتے ہوئے کہا۔

"یس باس۔" جوزف نے کہا اور تیزی سے اس کھائی کی طرف بڑھ گیا جہاں سے وہ دونوں بھکشو نیچے اترے تھے۔

اتنی دیر میں جوانا بھی اس بھکشو کو اٹھا کر عمران کے پاس لے آیا۔ وہ ابھی تک بے ہوش تھا۔

"اسے ہوش میں لے آؤ۔" عمران نے ہونٹ بھینچتے ہوئے کہا اور جوانا نے جھک کر ایک ہاتھ سے اس کی گردن پکڑی اور اسے فضا میں اٹھا لیا اور دوسرے ہاتھ سے اس نے پوری قوت سے اس کے چہرے پر تھپڑ جڑ دیا۔ پہلا تھپڑ ہی اتنا زوردار تھا کہ بھکشو کا گال پھٹ گیا اور اس کے کئی دانت پھلجھڑی کی طرح نکل کر منہ سے باہر زمین پر گر پڑے اور بھکشو نے ایک چیخ مار کر آنکھیں کھول دیں۔

حالت
جوا
اور

وہ ان بھکشوؤں کے بس کے نہیں ہیں برٹ ـــ تم نے انہیں عام سے مجرم ٹریٹ کر لیا ہے اور یہی تمہاری حماقت ہے
مہا یوگی نے دانت پیستے ہوئے سامنے بیٹھے راج یوگی برٹ سے مخاطب ہو کر کہا۔

"یس باس ـــ واقعی یہ لوگ عام مجرم نہیں ہیں۔ انہوں نے جس انداز میں کنترو، شنکھیارو اور ان کے ساتھیوں کا خاتمہ کیا ہے اس سے پتہ چلتا ہے کہ ان کا مقابلہ مجھے خود کرنا ہوگا"
برٹ نے سر جھکاتے ہوئے کہا۔

"بالکل ـــ تم خود اپنے خاص ساتھیوں کو لے کر جاؤ اور ان کا خاتمہ کرو ـــ اس کھشیب کا کیا بنا۔ اس کے متعلق کیا رپورٹ ملی ہے تمہیں"۔ مہا یوگی نے کہا۔

"اس کی کچلی ہوئی لاش جال میں پھنسی ہوئی ایک گہری کھائی

پڑی پائی گئی ہے اور وہ لڑکی واپس ساؤجی کی سرائے پہنچ گئی ہے۔ شنکھیارو اور کنترو دونوں کی لاشیں مل گئی ہیں۔ اور ان کے باقی ساتھیوں کی لاشیں جگہ جگہ بکھری ہوئی گئی ہیں۔ رپورٹ کے مطابق وہاں زبردست فائٹ ہوئی ہے۔ چند بھکشو گولیوں سے ہلاک ہوئے ہیں اور چند ضربات سے۔ شنکھیارو کی کھوپڑی ٹوٹی ہوئی ملی ہے اور کنترو کے جسم پر ایسے نشانات ہیں جیسے اس پر بے پناہ تشدد کیا گیا ہو۔ اور حیرت انگیز بات یہ ہے کہ عمران اور اس کے ساتھیوں میں سے ایک آدمی بھی نہ زخمی ہوا ہے اور نہ ہلاک۔ وہ سب صحیح سلامت ساؤجی کی سرائے میں واپس پہنچ گئے ہیں۔"
برٹ نے مزید تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

اسی بات سے تو مجھے تشویش لاحق ہوئی ہے۔ میں نے تمہاری رپورٹ ملنے کے بعد ہیڈ کوارٹر سے بات کی ہے انہوں نے بھی یہی حکم دیا ہے کہ ان کے خلاف پوری طاقت استعمال کی جائے اور انہیں ہر صورت میں ہلاک کر دیا جائے۔"
مہا یوگی نے کہا۔

"ٹھیک ہے باس ـــ اب ایسا ہی ہوگا۔ ساؤجی کی سرائے میں میرا خاص آدمی پہنچ گیا ہے۔ وہ مجھے ان کے مشن کی مکمل تفصیلات مہیا کرے گا اور پھر ہم ان کا راستہ روک لیں گے۔" برٹ نے سر ہلاتے ہوئے کہا۔

اور پھر اس سے پہلے کہ مہا یوگی اس کی بات کا جواب دیتا

اچانک میز پر رکھے ہوئے وائرلیس فون کی گھنٹی بج اٹھی ا
مہایوگی نے جلدی سے اٹھ کر اس کا بٹن آن کر دیا۔
"ہیلو ——— منگل ساؤ کالنگ راج یوگی۔" بٹن آ
ہوتے ہی دوسری طرف سے آواز سنائی دی۔
"یہ تمہاری کال ہے"۔ مہایوگی نے رسیور برٹ کی
طرف بڑھا دیا۔
"یس سر ——— میں نے یہاں آتے ہوئے کال کو یہاں
ڈائریکٹ کر دیا تھا۔" برٹ نے سر ہلاتے ہوئے کہا اور مہا
کے ہاتھ سے رسیور لے لیا۔
"یس ——— راج یوگی اٹینڈنگ۔" برٹ نے تحکما
لہجے میں کہا۔
"سر ——— عمران اور اس کے ساتھی ساؤ جی کی سرائے
سے روانہ ہو گئے ہیں۔ میں نے ان کے سامان میں الیون تھر
ڈکٹم پہنچا دیا ہے۔ اب ان کے راستے کا اشارہ آپ کو چیکنگ
ڈکٹم سے آسانی سے مل جائے گا۔" منگل ساؤ نے جواب دیا۔
"ویری گڈ ——— انہیں اس پر کوئی شک تو نہیں ہوا"
برٹ نے خوش ہو کر کہا۔
"نہیں جناب ——— انہیں اس کا بالکل پتہ نہ چلا۔" منگل
ساؤ نے جواب دیا۔
"گڈ ——— ویسے وہ کس راستے پر سفر کر رہے ہیں"
برٹ نے پوچھا۔

"باس ——— وہ ابھی نکلے ہیں اور میں آپ کو رپورٹ دینے
لئے یہاں رک گیا تھا۔ ویسے میرا آئیڈیا ہے کہ وہ چاؤ تم
ی کے راستے کی طرف گئے ہیں۔ ویسے ان کی جو باتیں
ے کانوں تک پہنچی ہیں اس میں رتناگر کا ذکر بھی آیا ہے۔"
منگل ساؤ نے جواب دیا۔
"اوکے ——— ٹھیک۔ تمہارے پاس زیرو ٹرانسمیٹر تو
" برٹ نے پوچھا۔
"یس باس۔" منگل ساؤ نے جواب دیا۔
"تم انتہائی احتیاط سے ان کا تعاقب کرو۔ سامنے آنے کی
ی ضرورت نہیں ہے۔ ضرورت پڑنے پر میں تمہیں کال کرتا
وں گا۔" برٹ نے تیز لہجے میں کہا اور بٹن آف کر کے رسیور
دیا۔
"رتناگر کے متعلق منگل ساؤ کی رپورٹ انتہائی اہم ہے"
راج یوگی نے قدرے پریشان لہجے میں کہا۔
"یس باس ——— اور اس سے ثابت ہو گیا ہے کہ انہوں نے
لر پر تشدد کر کے اس سے سب کچھ اگلوا لیا ہے۔ کنٹرولر رتناگر
کے متعلق سب کچھ جانتا ہے لیکن اس سے ہمیں یہ فائدہ ہوا کہ
وہ ہمیں ہیڈ کوارٹر رتناگر میں تلاش کرتے رہیں گے۔ اور ہماری
طرف نہ آ سکیں گے۔" برٹ نے سر ہلاتے ہوئے کہا۔
"تم ایسا کرو کہ فوراً اپنے آدمی رتناگر بھیج کر وہاں سے
ہر وہ چیز اٹھوا لو جس سے ہمارے ہیڈ کوارٹر کی کوئی

نشانہ ہی ہو سکے۔ اور تم خود بھی انہیں رتنا گر کے راستے پر ہی روکنا تاکہ انہیں مکمل یقین ہو جائے کہ رتنا گر ہی اصل ہدف ہے۔" مہایوگی نے کہا۔

" میں نے سر ان کے خاتمہ کا ایک اور منصوبہ بنایا ہے۔ انہوں نے لازماً کنترو سے رتنا گر کا راستہ معلوم کر لیا ہوگا۔ اس لئے وہ چاؤسم پہاڑی کی طرف گئے ہیں۔ وہاں سے رتنا گر کو ایک شارٹ کٹ پڑتا ہے لیکن ایک مقام ایسا ہے جہاں وہ بری طرح پھنس سکتے ہیں۔ اور میں نے انہیں وہیں ٹریپ کرنے کا پلان بنایا ہے" برٹ نے جواب دیا۔

" ایسا کون سا مقام ہے تمہارے ذہن میں ؟" مہایوگی نے چونکتے ہوئے پوچھا۔

" سر ـــ وہ جب چاؤسم پہاڑی کو کراس کرنے کے بعد جب نیلم وادی میں پہنچیں گے تو وہاں چاروں طرف سے ان پر فائرنگ کر کے ان کا آسانی سے خاتمہ کیا جا سکتا ہے۔ یہ ایک چھوٹا سا تنگ کنواں نما مقام ہے اور اس کے اوپر ایک چھوٹا سا پرانا لکڑی کا پل ہے جو بے حد خستہ ہے۔ میں اس پل کو پہلے ہی تڑوا دوں گا۔ پل کے ٹوٹنے کے بعد انہیں لازماً نیلم وادی میں اترنا پڑے گا اور پھر وہ وہاں سے کسی صورت بھی زندہ بچ کر نہ نکل سکیں گے کیونکہ اس وادی کے چاروں طرف بالکل سپاٹ اور سیدھی پہاڑیاں ہیں۔ صرف شمال کی طرف ایک راستہ نیچے جاتا ہے اور پھر مغرب کی طرف سے ایک

تنگ سا راستہ اوپر جانے کے لئے بنا ہوا ہے۔ اس راستے کو میں پتھروں سے بند کروا دوں گا۔ اس طرح وہ اوپر نہ پہنچ سکیں گے اور پھر چاروں طرف میرے آدمی مشین گنیں لے کر موجود رہیں گے۔"

برٹ نے پوری تفصیل سے اپنا منصوبہ بتایا تو مہاراج یوگی کا پریشان چہرہ یکلخت چمک اٹھا۔

" ویری گڈ پلاننگ برٹ ـــ اگر تم اس مشن میں کامیاب ہو گئے تو تمہیں بہت بڑا عہدہ دیا جائے گا ـــ یہ میرا وعدہ ہے۔" مہایوگی نے خوش ہوتے ہوئے کہا۔ اور برٹ کی آنکھیں بھی چمک اٹھیں۔

" آپ بے فکر رہیں باس ـــ اب تک واقعی میں نے انہیں زیادہ اہمیت نہ دی تھی۔ اور میرا خیال تھا کہ وہ منگیارو اور کنترو کے آدمیوں کے ہاتھوں ہلاک ہو جائیں گے۔ لیکن اب میں خود ان کے خاتمے کے لئے آگے بڑھوں گا۔ اور اس کے بعد تو ان کے زندہ رہ جانے کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔"

برٹ نے بڑے فخریہ انداز میں کہا۔

" اوکے ـــ پھر جاؤ اور ان کی لاشیں لے کر میرے پاس آؤ۔" مہایوگی نے کہا اور برٹ اٹھ کھڑا ہوا۔ اور پھر تیز تیز قدم اٹھاتا بیرونی دروازے کی طرف مڑ گیا۔

پہاڑی خچروں کی ایک قطار پہاڑی چڑھائی طے کر رہی تھی۔ ان پر عمران اور اس کے ساتھی موجود تھے۔

زرد رنگ کی بوٹی کا سفوف جوزف نے ڈھونڈ نکالا تھا اور یہ اس بوٹی کا کمال تھا کہ عمران اس کے کھانے کے ایک گھنٹے بعد بالکل ٹھیک ہو گیا تھا اس کی ٹوٹی ہوئی ہڈیاں اس طرح جڑ گئی تھیں جیسے کبھی ٹوٹی ہی نہ ہوں۔

عمران کو اس بوٹی کی اس حیرت انگیز خاصیت کا علم ایک بار صحرا میں سفر کرتے ہوئے ایک بوڑھے صحرائی سے ہوا تھا۔ وہ اس سے اونٹ کی ٹوٹی ہوئی ہڈیاں جوڑ دیتا تھا اور اس کا نام پورے صحرا میں دور دور تک مشہور تھا۔ حالانکہ اونٹ ایک ایسا جانور ہے جس کی ہڈی ٹوٹنے کے بعد کسی صورت بھی نہیں جڑ سکتی۔ لیکن اس بوٹی کی وجہ سے اونٹ کی ہڈی بھی جڑ جاتی

تی۔ اور انسانی ہڈیوں کو جوڑنے میں تو یہ اس قدر سریع الاثر تھی ۔ اسے کرامت ہی کہا جا سکتا تھا۔

عمران اس بوٹی کا سفوف اس صحرائی سے لے آیا تھا۔ ۔ پھر واپس اپنے ملک آ کر جب اس کا کیمیائی تجزیہ کیا تو اسے ؎وم ہوا کہ یہ بوٹی تو دنیا میں ہر جگہ پائی جاتی ہے۔

پھر پاکیشیا کے سنیاسیوں کی مدد سے اس نے اس بوٹی کو یافت کر لیا۔ اس زرد رنگ کی بوٹی کا خاص نام تھا لیکن ظاہر ہے ر علاقے میں اسے مختلف ناموں سے یاد کیا جاتا تھا۔ البتہ اس کا ی نام پوری دنیا میں جانا جاتا تھا اور وہ تھا اونٹ کی ہڈی وڑنے والی بوٹی۔

یہی وجہ تھی کہ جوزف نے بھی اس نام کی وجہ سے اسے ڈھونڈ ۔لا تھا۔ اس کی صفت یہ تھی کہ سفوف جیسے ہی معدے میں پہنچتا۔ ۔ خون میں شامل ہو کر پورے جسم میں گردش کرتا اور جسم میں ہاں بھی ہڈی ٹوٹی ہوتی وہ اسے اس طرح جوڑ دیتا جیسے کر یلڈ نگ ہو جاتی ہے۔ جو ہڈی اس سفوف سے جڑتی وہ اس قدر بۃ جڑتی تھی کہ پھر اسے ہتھوڑے سے بھی نہ توڑا جا سکتا تھا۔

پاکیشیا میں اس بوٹی کو مقامی طور پر سنبلو کے نام سے پکارا ۔اتا تھا۔ اور ماہر سنیاسی ٹوٹی ہوئی ہڈیاں جوڑنے میں عام استعمال تے تھے۔ اور یہ اسی بوٹی کی کرامت تھی کہ عمران معذور ہونے ے بچ گیا تھا۔

عمران سب سے آگے والے خچر پر تھا اور باقی لوگ سوائے

جوزف اور مارسیلا کے، اس کے پیچھے قطار کی صورت میں آ رہے
تھے۔ لیکن اس بار انہوں نے سامان علیحدہ خچروں پر رکھنے کی بجائے
اپنی اپنی پشت پر لادا ہوا تھا۔
ان سب کے کاندھوں سے مشین گنیں لٹک رہی تھیں
جوزف اور جوانا ان سے ہٹ کر دائیں بائیں طرف سے پیدل
ان کے ساتھ ساتھ آ رہے تھے۔ جبکہ مارسیلا خچر پر کافی آگے جا
رہی تھی۔ عمران دوربین آنکھوں سے لگائے اردگرد کے ماحول
کا مسلسل جائزہ لیتا جا رہا تھا۔

"کہیں اس کنترو نے غلط بیانی سے کام نہ لیا ہو۔" جولیا نے
خچر کو ہانکتے ہوئے آگے بڑھ کر عمران سے مخاطب ہو کر کہا
"اب تو جو بھی ہوگا دیکھا جائے گا۔ ویسے میری چھٹی حس کہہ
رہی ہے کہ معاملہ صرف رتناگر تک محدود نہیں رہے گا۔" عمران نے
کہا اور جولیا نے ہونٹ بھینچ لئے۔

خچر اونچے نیچے پہاڑی راستوں پر بڑے اطمینان سے سفر
کر رہے تھے۔ اور اسی طرح انہوں نے سرائے سے نکل کر اب
تک کافی فاصلہ طے کر لیا تھا۔

مارسیلا سے عمران نے سرائے میں ہی رتناگر تک پہنچنے
کے تمام راستوں کے بارے میں مکمل معلومات حاصل کر لی تھیں۔
یہی وجہ تھی کہ وہ اس طرح قافلے کو آگے بڑھائے لئے جا رہا تھا
جیسے یہ تمام راستے اس کے پہلے سے دیکھے بھالے ہوں۔ رتنا
ایک پہاڑی آبشار کا نام تھا اور اس پہاڑی آبشار کے پیچھے بدھ

بھکشوؤں کا ایک مشہور پگوڈا تھا اور کنترو نے جوانا کے بے پناہ
تشدد کے بعد انہیں بتایا تھا کہ اس پگوڈا کے نیچے خفیہ تہہ خانے
سے ایک راستہ اس پہاڑی کی طرف جاتا ہے جہاں سے زیرو میٹل
لائی جا رہی ہے ——— اور پگوڈے کے نیچے بنے ہوئے خفیہ
تہہ خانوں میں ہی ایگل فائٹرز کا ہیڈکوارٹر ہے اور وہیں راج یوگی
اور مہایوگی رہتے ہیں۔ لیکن وہ راج یوگی اور مہایوگی کی اصل
شخصیتوں کے متعلق کچھ نہیں بتا سکا تھا۔ البتہ اس نے اتنا ضرور
بتایا تھا کہ وہ دونوں ایکریمین ہیں۔

"کیا اس راج یوگی اور مہایوگی کو علم نہیں ہو گیا ہو گا کہ میں نے
عشیب کو ہلاک کر دیا ہے اور وہ کنترو وغیرہ بھی ہلاک ہو گئے ہیں"
جولیا نے ایک بار پھر کہا۔

"یقیناً علم ہو گیا ہو گا ——— جو لوگ اس قدر ذہانت سے
پلاننگ کر سکتے ہیں، وہ اتنے بے خبر تو نہیں رہ سکتے۔" عمران نے
سر ہلاتے ہوئے کہا۔

"تو پھر یہاں ہمارا تحفظ کیا ہے ——— کسی بھی طرف سے
ہم پر گولیوں کی بوچھاڑ ہو سکتی ہے"۔ جولیا نے ہونٹ بھینچتے
ہوئے کہا۔

"جہاں تک تحفظ کا سلسلہ ہے۔ ہم فوری طور پر اتنا کر سکتے
ہیں کہ اطراف پر جوزف اور جوانا موجود ہیں اور ہم سے آگے
مارسیلا جا رہی ہے۔ ان پہاڑی علاقوں میں معمولی سی نقل و
حرکت بھی دیکھنے والے کی نگاہ سے چھپی نہیں رہ سکتی۔ اس لئے

اگر کوئی آدمی بھی حرکت کرے گا تو وہ لازماً ان تینوں یا ہم میں
سے کسی کو نظر آجائے گا۔" عمران نے بڑے سنجیدہ لہجے میں
جواب دیتے ہوئے کہا۔ اور جولیا نے اس طرح اثبات میں
سر ہلا دیا جیسے بات اس کی سمجھ میں آگئی ہو۔

ان کا سفر مسلسل جاری رہا۔ اور پھر تقریباً دوپہر کا وقت
تھا کہ جیسے ہی ان کے خچر ایک پہاڑی موڑ پر مڑے انہیں مارسیلا
کا خچر واپس ان کی طرف آتا دکھائی دیا۔ اور عمران سمیت سب
اسے اس طرح واپس آتے دیکھ کر چونک پڑے۔

مارسیلا کے چہرے پر پریشانی کے آثار نمایاں تھے۔

"کیا ہوا مارسیلا" عمران نے زور سے پوچھا۔

"نیلم کا پل غائب ہے" مارسیلا نے چیخ کر جواب دیا۔

"نیلم کا پل —— کیا مطلب" عمران نے حیرت بھرے
لہجے میں چیخ کر کہا۔ اور مارسیلا اسی دوران ان کے قریب پہنچ
کر رک گئی۔

"یہاں سے کچھ دور آگے ایک تنگ سی وادی آجاتی ہے
جس کے چاروں طرف پہاڑ ہیں۔ اس تنگ وادی کا نام نیلم ہے
اسے عبور کرنے کے لئے لکڑی کا پل موجود تھا لیکن اب یہ پل
وہاں موجود نہیں ہے" مارسیلا نے پریشان سے لہجے میں کہا۔

"موجود نہیں ہے یا ٹوٹ گیا ہے" عمران نے بڑے
سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"موجود نہیں ہے —— میں نے اسے نیچے وادی میں

تلاش کرنے کے لئے نگاہیں دوڑائی ہیں لیکن اس کے کوئی آثار
نہیں ہیں۔ اور دونوں اطراف سے اس پل کے جو حصے
بچے ہیں ان سے بھی ظاہر ہوتا ہے کہ انہیں توڑا گیا ہے"
مارسیلا نے جواب دیا۔

"تو کیا اس وادی کو پار کئے بغیر اور کوئی راستہ نہیں ہے"
عمران نے چند لمحے خاموش رہنے کے بعد پوچھا۔

"نہیں —— اس وادی کو لازماً پار کرنا پڑتا ہے۔ لیکن
اس میں ایسے راستے موجود ہیں کہ ہم پیدل اسے پار کر سکتے ہیں
البتہ خچر ہمیں چھوڑنے پڑیں گے" مارسیلا نے جواب دیا۔

"تو ٹھیک ہے —— ہم خچر چھوڑ دیتے ہیں" جولیا نے
سر ہلاتے ہوئے کہا۔

"نہیں —— ہمیں ٹریپ کرنے کے لئے ایسا کیا گیا
ہے۔ یہ پل لازماً جان بوجھ کر توڑا گیا ہے تاکہ ہم اس تنگ وادی
میں داخل ہوں تو پھر ہمیں زندہ باہر نہ نکلنے دیا جائے۔ مارسیلا
یہ بتاؤ کہ اگر ایگل فائٹرز کی یہ پلاننگ ہو تو کیا وہ اوپر چاروں
طرف والے حصے تک پہنچ سکتے ہیں۔ وہ کس راستے سے وہاں
پہنچیں گے۔" عمران نے خچر سے نیچے اترتے ہوئے پوچھا۔

"اوہ —— نہیں ایسا ناممکن ہے۔ چاروں طرف پہاڑیاں
بالکل سیدھی اور سپاٹ ہیں —— نوکیلی پہاڑیاں۔ ان پر کسی کا
چڑھنا محال ہے —— البتہ صرف دو راستے ایسے ہیں جن سے
اس وادی میں داخل ہو کر باہر نکلا جا سکتا ہے۔ یہ دونوں سرنگیں

ہیں" مارسیلا نے کہا۔
" یعنی اگر پل ہوتا تب بھی ہمیں ان سرنگوں سے گزرنا پڑتا۔"
عمران نے چونک کر پوچھا۔
" ہاں ——— یہ پل دونوں سرنگوں کے درمیان بنایا گیا تھا
ادھر سے جانے والی سرنگ تو بہت چوڑی ہے البتہ دوسری
طرف جانے والی سرنگ بہت تنگ ہے۔ صرف ایک آدمی آگے
بڑھ سکتا ہے" مارسیلا نے جواب دیتے ہوئے کہا۔
" ہونہہ ——— تو پھر انہوں نے پل کیوں ہٹایا۔ جولیا تم
ساتھیوں کے ساتھ یہیں ٹھہرو اور مارسیلا اور میں جاکر
اس کو چیک کرتے ہیں" عمران نے کہا اور دوسرے لمحے وہ
اچھل کر اپنے خچر پر سوار ہو گیا اور پھر اس نے خچر آگے بڑھا
دیا۔ مارسیلا بھی جو اپنے خچر سے اتر چکی تھی، اچھل کر خچر پر بیٹھی
اور خچر کو دوڑا کر عمران کے پیچھے چل پڑی۔
تقریباً پندرہ منٹ کے مسلسل سفر کے بعد دونوں خچر
ایک چوڑی سی سرنگ میں داخل ہو گئے۔
" اس سرنگ کے اختتام پر وہ وادی ہے" مارسیلا نے
کہا اور عمران نے سر ہلا دیا۔
تھوڑی دیر بعد خچر سرنگ کے دہانے پر پہنچ کر رک گئے
کیونکہ آگے راستہ نہ تھا بلکہ نیچے گہری کنواں نما وادی تھی
عمران اور مارسیلا خچروں سے نیچے اتر آئے۔ اور عمران نے گلے
میں لٹکی ہوئی دوربین آنکھوں سے لگائی اور سرنگ میں بیٹھ کر

نے اردگرد کا جائزہ لینا شروع کر دیا۔
پل کے حصے کو تو دیکھتے ہی وہ سمجھ گیا تھا کہ پل کو باقاعدہ
ہٹایا گیا ہے۔ گو پل کے آثار بتا رہے تھے کہ وہ بہت خستہ
تھا لیکن اس کے باوجود اس کا خاص طور پر توڑا جانا بالکل
واضح ہی تھا۔
وادی کنوئیں کی سطح کی طرح تنگ تھی اور واقعی اس
کے چاروں طرف بالکل سیدھی اور سپاٹ پہاڑیاں تھیں ان کی
ساخت اس طرح تھی جیسے کسی نے پتھروں کو بلیڈ سے کاٹ
کر پلیٹ کی طرح بنا دیا ہو۔ اور اوپر سے بھی وہ نوکیلی تھیں۔
اور ان کی اونچائی بھی بہت زیادہ تھی۔ اس لئے ان پہاڑیوں
کے اوپر سے تو کسی صورت بھی ان پر مشین گن سے فائرنگ
نہ ہو سکتی تھی۔ اور اگر لانگ رینج رائفل بھی استعمال کی جائے،
تب بھی گولی زیادہ فاصلہ کی وجہ سے نقصان دہ نہ ہو سکتی تھی۔
لیکن اب وہ دوربین سے ایک ایک پہاڑی کا بغور جائزہ
لے رہا تھا۔ جنوبی طرف کی پہاڑی میں البتہ چند غاریں سی
نظر آ رہی تھیں۔ لیکن ان کے دہانے بھی خالی پڑے ہوئے تھے۔
" یہ جنوبی پہاڑی میں جو غاریں نظر آ رہی ہیں، ان کا سلسلہ کس
طرف کو ہے۔" عمران نے پاس بیٹھی ہوئی مارسیلا سے پوچھا۔
" جنوبی پہاڑی میں غاریں ——— ذرا دکھانا دوربین"
مارسیلا نے کہا۔ اور عمران نے دوربین گلے سے نکال کر
مارسیلا کی طرف بڑھا دی۔ مارسیلا نے دوربین آنکھوں سے لگائی

اور غور سے جنوبی پہاڑیوں کو دیکھنے لگی۔

"ہاں ـــــ اس طرف غاریں ہیں مجھے ان کا علم نہیں۔ لیکن اس جنوبی پہاڑی کی دوسری طرف بھی پہاڑیوں کا سلسلہ ہے۔ انہی میں سے کہیں نکلتی ہوں گی یہ غاریں"۔ مار نے دوربین ہٹاتے ہوئے کہا۔

"کیا ہم انہیں چیک کر سکتے ہیں"۔ عمران نے کہا۔

"ہمیں بہت لمبا چکر کاٹنا پڑے گا۔ ہو سکتا ہے تین چار گھ لگ جائیں"۔ مارسیلا نے سر ہلاتے ہوئے کہا۔

"اوہ ـــــ پھر تو بیکار ہے۔ آؤ واپس چلیں"۔ عمران نے سر ہلاتے ہوئے کہا۔ اور پھر اٹھ کر پاس کھڑے خچر پر سوار ہو گیا اور پھر وہ تھوڑی دیر بعد ایک، دوسرے کے پیچھے چلتے ہوئے واپس جولیا اور ساتھیوں کے پاس پہنچ گئے۔ جوز اور جوانا بھی وہیں کھڑے تھے۔

"آؤ ـــــ جو ہو گا دیکھا جائے گا ـــــ اس وادی کو کئے بغیر ہم آگے نہیں بڑھ سکتے۔ یہ بھی ہو سکتا ہے کہ انہوں نے اس خیال کے تحت پل توڑا ہو کہ ہم اسے عبور نہ کر سکیں"۔ عمران نے کہا اور خچر کا رخ واپس موڑ دیا۔ اب مار بھی ان کے ساتھ تھی۔

تھوڑی دیر بعد ان کا قافلہ اس سرنگ کے دہانے پر پہنچ گیا۔ وہ سب خچروں سے اتر آئے اور عمران کے کہنے پر انہوں نے خچروں کو واپس دوڑا دیا۔ ظاہر ہے اب ان کی ضرورت

ہی نہ رہی تھی۔ انہیں معلوم تھا کہ سدھائے ہوئے خچر خود بخود واپس ساؤجی کی سرائے میں پہنچ جائیں گے۔

"اب میری بات غور سے سن لو ـــــ ہم دو گروپوں کی صورت میں اس وادی کو پار کریں گے۔ پہلے جولیا، مارسیلا، صفدر اور ٹائیگر آگے بڑھیں گے۔ تم سب نے نیچے اتر کر اس جنوبی پہاڑی کی جڑ کے قریب سے ہوتے ہوئے آگے بڑھنا ہے میں، کیپٹن شکیل، جوزف اور جوانا یہیں رہیں گے اور تمہارا تحفظ کریں گے۔ جب تم دوسری سرنگ کے دہانے میں داخل ہو جاؤ گے تو پھر ہم نیچے اتریں گے۔ اور اس صورت میں تم نے ہمارا تحفظ کرنا ہے"۔ عمران نے پلاننگ بتاتے ہوئے کہا۔

"ٹھیک ہے ـــــ اس طرح زیادہ بہتر رہے گا"۔ مارسیلا نے سر ہلاتے ہوئے کہا۔

"چلو ـــــ پھر تم روانہ ہو جاؤ"۔

عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور مارسیلا، جولیا، صفدر اور ٹائیگر مشین گنیں ہاتھوں میں پکڑے آگے بڑھنے لگے۔ اور سرنگ کے دہانے سے نکل کر وہ نیچے وادی میں جانے والے تنگ اور خطرناک راستے پر اترنے لگے جبکہ عمران اور کیپٹن شکیل وہیں دہانے پر لیٹ گئے۔

عمران نے جنوبی طرف اور کیپٹن شکیل نے شمالی طرف پر نگاہ رکھ لی۔ جبکہ جوزف اور جوانا عمران کے حکم پر سرنگ کے پچھلے دہانے پر پہنچ گئے تاکہ ان پر عقب سے وار نہ ہو سکے۔

وادی میں اترنے کے بعد جولیا اور اس کے ساتھی تیزی سے جنوبی پہاڑی کی طرف بڑھے اور پھر تیزی سے چلتے ہوئے دوسری سرنگ کی طرف بڑھتے چلے گئے۔

عمران اور کیپٹن شکیل بڑے چوکنے انداز میں اردگرد کا جائزہ لے رہے تھے۔ لیکن ہر طرف مکمل خاموشی چھائی ہوئی تھی۔ اور تھوڑی دیر بعد جب جولیا اور اس کے ساتھی بخیریت دوسرے راستے پر چڑھ کر دوسری طرف کی سرنگ کے دہانے میں پہنچ گئے تو عمران نے اطمینان کا ایک طویل سانس لیتے ہوئے جوزف اور جوانا کو بلایا اور ان کے آنے پر وہ بھی سرنگ کے دہانے سے نکل کر نیچے اترنے لگے۔ انہیں دوسری طرف کی سرنگ کے دہانے سے جھانکتی ہوئی مشین گنوں کی نالیں صاف نظر آ رہی تھیں کیونکہ وادی کا پھیلاؤ زیادہ نہ تھا اس لئے وہ جولیا اور اس کے ساتھیوں کو بخوبی دیکھ سکتے تھے۔

وادی کی سطح پر پہنچ کر وہ تیزی سے دوسری سرنگ کی طرف بڑھنے ہی لگے تھے کہ اچانک تنگ سی وادی کی فضا مشین گنوں کی ریٹ ریٹ اور انسانی چیخوں سے گونج اٹھی۔ یوں لگ رہا تھا، جیسے وادی پر اچانک قیامت ٹوٹ پڑی ہو۔

برٹ ایک چھوٹی سی مشین سامنے رکھ کر ایک تنگ سے غار میں بیٹھا ہوا تھا۔ مشین پر لگی ہوئی سکرین پر ایک نقشہ سا بنا ہوا تھا جس پر جگہ جگہ سرخ رنگ سے نمبر لکھے ہوئے تھے۔ اور ایک نیلے رنگ کا نقطہ آہستہ آہستہ لکیر بناتا ہوا ایک نمبر سے گزر کر دوسرے نمبر کی طرف بڑھ رہا تھا۔

"باس —— پل ہٹا لیا گیا ہے" اسی لمحے ایک اور قوی ہیکل سے آدمی نے غار میں داخل ہوتے ہوئے کہا۔ اس نے تنگ پتلون اور جیکٹ پہن رکھی تھی۔ اور اس کی بغل سے مشین گن لٹکی ہوئی تھی۔

"ٹھیک ہے —— وہ لوگ اب کافی نزدیک پہنچ گئے ہیں۔ اس لئے تم سب کو ان کے مخصوص پوائنٹس پر بٹھا دو۔ میں مین پوائنٹ پر رہوں گا" برٹ نے اٹھتے ہوئے کہا۔ اس نے

مشین گن بھی اٹھالی تھی۔ اس کے جسم پر بھی سیاہ رنگ کا چست
لباس تھا۔

"یس باس"۔۔۔ آنے والے نے کہا اور واپس مڑ گیا
برٹ بھی اس کے پیچھے چلتا ہوا اس غار سے باہر نکلا اور پھر تیزی
سے ایک پہاڑی پگڈنڈی پر دوڑتا ہوا پہاڑی سے نیچے اترنے
لگا۔ کچھ دور جا کر وہ ایک اور تنگ سی غار کے دہانے میں داخل
ہو گیا۔

یہ غار سرنگ نما تھی اور خاصی طویل تھی۔ اس کے دوسرے
سرے سے بھی روشنی دکھائی دے رہی تھی۔ تھوڑی دیر بعد
برٹ مشین سمیت دوسرے دہانے پر پہنچ کر رک گیا۔ اس
دہانے کے آگے نیلم وادی تھی۔ جو یہاں سے کافی گہرائی میں تھی
یہ غار اس وادی کے شمالی حصے میں تھی اور سرنگ کا دہانہ
یہاں پہنچ کر خاصا تنگ ہو گیا تھا لیکن ایک چھوٹا سا سوراخ البتہ
موجود تھا۔ جس میں سے وادی کو بخوبی دیکھا جا سکتا تھا۔

یہاں سے برٹ کو وادی کے دونوں طرف موجود دہانے
صاف دکھائی دے رہے تھے۔ اس نے مشین نیچے رکھی اور
پھر مشین گن کو اس نے اس سوراخ میں اس طرح ایڈجسٹ کر
دیا کہ وہ جس طرف کو چاہے اس سے گولیاں چلا سکتا تھا۔ مشین
پر حرکت کرتا ہوا نقطہ اچانک ساکت ہو گیا تو برٹ بے اختیار
چونک پڑا۔

نقطے کے ساکت ہونے کا مطلب یہی تھا کہ عمران اور اس کے

ں بھی رک گئے ہیں۔ اور جس پوائنٹ پر یہ نقطہ ساکت ہو رہا
تھا۔ وہ اس غار کے دہانے سے کافی دور تھا جس سے عمران اور
اس کے ساتھیوں کی آمد متوقع تھی۔

"اوہ۔۔۔ یہ لوگ رک کیوں گئے ہیں۔۔۔ کیا انہیں
شک پڑ گیا ہے۔" برٹ نے بڑبڑاتے ہوئے کہا اور پھر جیب
میں ہاتھ ڈال کر اس نے ایک چھوٹا سا ڈبہ نکالا۔ اور اس کی سائیڈ
پر لگا ہوا ایک بٹن دبا دیا۔

"ہیلو۔۔۔ ہیلو۔۔۔ راج یوگی کالنگ منگل ساؤ۔ اوور"
برٹ نے بار بار فقرہ دہرانا شروع کر دیا۔

"یس۔۔۔ منگل ساؤ اٹینڈنگ۔۔۔ اوور" چند لمحوں
بعد ہی ڈبہ میں سے منگل ساؤ کی آواز سنائی دی۔

"منگل ساؤ۔۔۔ عمران اور اس کے ساتھی رک گئے ہیں
کیا تم انہیں دیکھ رہے ہو۔ اوور" برٹ نے تیز آواز میں
پوچھا۔

"نہیں باس۔۔۔ یہ لوگ بے حد چوکنے ہیں اور پھیل
کر آگے بڑھ رہے ہیں۔ میں ان سے کافی فاصلے پر ہوں۔
اوور" منگل ساؤ کی آواز سنائی دی۔

"کتنے فاصلے پر چل رہے ہو۔۔۔ اوور" برٹ نے منہ
بناتے ہوئے پوچھا۔ اس کا انداز ایسا تھا جیسے اسے منگل ساؤ
کی یہ بزدلی پسند نہ آئی ہو۔

"بہت زیادہ فاصلہ نہیں ہے باس۔ اگر وہ رک گئے

ہیں تو میں چند منٹ میں انہیں چیک کر سکتا ہوں۔ اوور" منگل ساؤ نے جواب دیا۔

"او کے ـــــ احتیاط سے آگے بڑھ کر انہیں چیک اور مجھے بتاؤ کہ وہ کیوں رُک گئے ہیں۔ میں پانچ منٹ بعد بھ کال کروں گا ـــــ اوور اینڈ آل"۔ برٹ نے کہا اور ڈبے کا ڈھکن دبا دیا۔

یہ زیرو ٹرانسمیٹر تھا جو یکطرفہ تھا۔ صرف برٹ ہی اس ت کال کر سکتا تھا۔ دوسری طرف سے کال ملنے پر بات تو کی جا سک تھی لیکن براہ راست کال نہ ہو سکتی تھی۔

برٹ نے ڈبہ زمین پہ رکھا اور پھر مشین پہ لگے ہوئے دو تین بٹن دبا دیئے۔ دوسرے لمحے مشین کے نچلے حصے ت ٹوں ٹوں کی آوازیں نکلنے لگیں۔

"یس ـــــ میکارلنس اٹینڈنگ۔ اوور"۔ چند لمحوں بع اسی آدمی کی آواز سنائی دی جس نے غار میں داخل ہو کر ب کو پل کے توڑے جانے کی اطلاع دی تھی۔

"میکارلنس ـــــ تمام لوگ صحیح جگہوں پر پہنچ گئے ہیں اوور"۔ برٹ نے پوچھا۔

"یس باس ـــــ میں نے خود انہیں چیک کر لیا ہے اوور"۔ میکارلنس نے جواب دیا۔

"سنو ـــــ تمہارے تمام سپاٹس کو وادی یا سرنگ سے چیک کیا جا سکتا ہے۔ اس لئے تم سب لوگ دہانوں کے قری

نہیں جاؤ گے بلکہ کافی پیچھے رہو گے۔ جب میں کال کروں گا۔ اس وقت تم لوگوں نے دہانوں پر لیٹنا ہے اور پھر وادی میں موجود ہر شخص کو بھون ڈالنا ہے۔ اوور"۔ برٹ نے تیز لہجے میں کہا۔

"یس باس ـــــ میں سمجھتا ہوں باس۔ میں نے پہلے ہی انہیں یہ ہدایات دے دی ہیں۔ اوور"۔ میکارلنس نے جواب دیا۔

"او۔ کے ـــــ اوور اینڈ آل"۔ برٹ نے کہا اور مشین کے بٹن آف کر کے وہ آگے بڑھا اور دہانے کے سوراخ سے آنکھ لگا کر وہ وادی اور خاص طور پر اس سرنگ کو چیک کرنے لگا جس سے عمران اور اس کے ساتھیوں کی آمد متوقع تھی۔ لیکن ہر چیز ساکت تھی۔ سرنگ کا دہانہ بھی خالی پڑا ہوا تھا۔

"آخر یہ لوگ رُک کیوں گئے ہیں"۔ برٹ نے پیچھے ہٹتے ہوئے کہا۔ مشین کی سکرین پر نقطہ ابھی تک رُکا ہوا تھا۔ برٹ نے زیرو ٹرانسمیٹر اٹھایا اور اس کا بٹن دبا کر دوبارہ منگل ساؤ کو کال کرنے لگا۔

"یس باس ـــــ منگل ساؤ بول رہا ہوں۔ اوور"۔ چند لمحوں بعد منگل ساؤ کی آواز سنائی دی۔

"کیا تم نے انہیں چیک کر لیا ہے۔ اوور"۔ برٹ نے پوچھا۔

"یس باس ـــــ وہ میری نظروں کے سامنے موجود ہیں۔

وہ سب ایک جگہ رُکے ہوئے ہیں البتہ ایک لڑکی مارسیلا اور
ایک ایشیائی نوجوان عمران غائب ہیں۔ ارے۔ اوہ وہ دونوں
خچروں پر واپس آرہے ہیں۔ اوور"۔ منگل ساؤ کی تیز آواز
سنائی دی۔

"ایلون تھری ٹی کس کے سامان میں ڈالا ہے تم نے۔ اوور"
برٹ نے پوچھا۔

"وہ سر —— دوسری غیر ملکی لڑکی جولیا کے سامان میں سب
اوور"۔ منگل ساؤ نے جواب دیا۔

"اوہ —— اچھا تبھی نقطہ رُک گیا تھا۔ اب وہ کیا کر رہے
ہیں؟ اوور"۔ برٹ نے پوچھا۔

"وہ آپس میں باتیں کر رہے ہیں جناب۔ میں فاصلے پر
ہونے کی وجہ سے باتیں نہیں سن سکتا —— وہ چل پڑے
ہیں۔ روانہ ہو گئے ہیں۔ اوور"۔ بولتے بولتے یکلخت تیز
منگل ساؤ چیخ پڑا۔

"ٹھیک ہے —— تم احتیاط سے ان کا تعاقب کرتے
رہو —— اوور اینڈ آل"۔ برٹ نے زیرو ٹرانسمیٹر کا بٹن
آف کرتے ہوئے کہا۔ اور زیرو ٹرانسمیٹر کو رکھ کر اس نے
مشین کی سکرین کو چیک کرنا شروع کر دیا۔ نقطہ اب دوبارہ
حرکت میں آ گیا تھا۔

"اوہ —— ویری گڈ —— یہ سرنگ کی طرف ہی
رہے ہیں"۔ برٹ نے خود کلامی کرتے ہوئے کہا اور جب

نقطہ ایک جگہ پہنچ کر دوبارہ ساکت ہوا تو اس نے مشین گن کی
سکرین سے نظریں ہٹا کر دہانے کے سوراخ پر نظریں جما دیں
اور دوسرے لمحے اس کے لبوں پر فاتحانہ مسکراہٹ ابھر آئی
کیونکہ سامنے والی سرنگ کے دہانے میں اسے عمران اور اس
کے ساتھی صاف نظر آرہے تھے۔ دوربین کے شیشوں کی چمک
بھی نظر آرہی تھی۔

"تم ہمیں نہ دیکھ سکو گے عمران۔ اور اب دیکھو میں تمہارا
کیا حشر کرتا ہوں"۔ برٹ نے بڑبڑاتے ہوئے کہا۔

اور چند لمحوں بعد اس نے دو لڑکیوں اور دو مردوں کو سرنگ
کے دہانے سے نکل کر نیچے وادی میں اترتے دیکھا۔ اس کی تیز
نظریں ان مردوں پر جم گئیں لیکن ان میں عمران شامل نہ تھا اور پھر
اسے عمران بدستور سرنگ کے دہانے میں بیٹھا نظر آ گیا۔ اس کے
ہاتھ میں مشین گن تھی۔

"ہوں —— اس کا مطلب ہے اگر میں ان پر فائر کھول
دوں تو عمران بچ نکلے گا۔ خاصا ذہین آدمی ہے یہ عمران۔ لیکن
برٹ کے مقابلے میں یہ ابھی بچہ ہے۔"

برٹ نے بڑبڑاتے ہوئے کہا۔ اور اس نے میکارنس
کو فائر کال نہ دی۔

وادی میں اترنے والے چاروں افراد تیزی سے جنوبی دیوار
کی جڑ سے گزر کر دوسری سرنگ کے دہانے کی طرف جاتے ہوئے
راستے پر چڑھ رہے تھے۔

"اب تو تم نیچے اترو گے" برٹ نے کہا اور پھر اس کی
آنکھوں میں تیز چمک ابھر آئی جب اس نے عمران اور اس کے
ساتھ ایک ایشیائی اور دو افریقیوں کو دہانے سے نکل کر نیچے
اترتے دیکھا۔
برٹ نے جلدی سے رخ موڑا اور مشین کے نیچے لگے
ہوئے دونوں بٹن دبا دیئے
"یس ـــــ میکارنس اٹنڈنگ ـــــ اوور"۔ دوسری طرف
سے فوراً ہی میکارنس کی آواز سنائی دی۔
"میکارنس ـــــ وادی میں چار افراد اتر رہے ہیں اپنے
ساتھیوں کو تیار کر دو۔ جیسے ہی میں فائر کا آرڈر دوں۔ ان میں
سے ایک بھی بچ کر نہ نکلنے پائے۔ اوور" برٹ نے چیختے
ہوئے کہا۔
"یس باس ـــــ اوور" دوسری طرف سے میکارنس
کی پرجوش آواز سنائی دی۔
"سنو ـــــ یہ لوگ جنوبی دیوار کے بالکل نیچے سے ہو کر
گزر رہے ہیں۔ اس لئے تمہارے آدمیوں کو ذرا سا باہر نکل
کر فائر کرنا ہوگا ـــــ تیز اور مسلسل فائرنگ ـــــ لیکن
میرے کاشن کے بعد۔ اوور" برٹ نے چیخ کر کہا اور پھر
جلدی سے غار کے دہانے سے باہر دیکھنے لگا۔
عمران اور اس کے ساتھی اب وادی کا آدھا حصہ پار کر
چکے تھے۔ اور یہ ایسی جگہ تھی کہ وہ نہ واپس لوٹ سکتے تھے اور نہ

آگے جا سکتے تھے۔ اس لئے برٹ کے خیال کے مطابق یہ سب
سے اچھا ٹارگٹ تھا
اس نے جلدی سے رخ موڑا اور چیخ کر کہا۔
"میکارنس ـــــ فائر کھول دو ـــــ جلدی۔ اوور"۔
برٹ نے چیختے ہوئے کہا اور پھر تیزی سے دہانے کے
سوراخ سے آنکھ لگا دی۔
عمران اور اس کے ساتھی اسی طرح اطمینان سے چل رہے
تھے۔
"موت تمہارے سروں پر موجود ہے" برٹ نے
بڑبڑاتے ہوئے کہا۔ لیکن دوسرے لمحے مشین گنوں کی تڑتڑاہٹ
کے ساتھ جیسے ہی وادی گونجی وہ بری طرح چونک پڑا۔ کیونکہ
فائرنگ کے شعلے اس نے دوسری سرنگ کے دہانے سے
نکلتے دیکھے تھے۔ اور فائرنگ کے ساتھ ہی انسانی چیخوں اور
ان کے جسموں کے گرنے کی آواز سنائی دی۔
اور برٹ کو یوں محسوس ہوا جیسے اس کا دل اچھل کر اس
کے حلق میں آ گیا ہو۔
بے پناہ فائرنگ کے باوجود عمران اور اس کے ساتھ نہ
صرف صحیح سلامت تھے بلکہ وہ بجلی کی سی تیزی سے دوڑتے
ہوئے دوسری سرنگ کے دہانے کے نیچے پہنچ چکے تھے جبکہ
اس کے ساتھی جنوبی پہاڑی میں موجود غاروں میں سے چیختے
ہوئے نیچے آ گرے تھے۔

برٹ نے جلدی سے اپنی مشین گن کے ٹریگر پر انگلی رکھی
لیکن اسی لمحے اس کے ہاتھ کو زبردست جھٹکا لگا اور مشین
اچھل کر اس کے چہرے سے اتنے زور سے ٹکرائی کہ وہ
بے اختیار چیختا ہوا پیچھے مشین پر الٹ گیا۔ اور نیچے گرتے
اسے اپنی پشت میں بھی انگارے سے بھرتے محسوس ہوئے
اور پھر وہ پھڑک کر پہلو کے بل جا گرا۔

اس کی ناک سے خون فوارے کی طرح نکل رہا تھا
ساتھ ہی اسے اپنی پشت میں بھی آگ سی محسوس ہو رہی تھی
ایک لمحہ ساکت رہنے کے بعد وہ اچھل کر کھڑا ہوا اور دوسرے
لمحے ایک طویل سانس اس کے حلق سے نکل گئی۔ مشین
کر زمین پر بکھری ہوئی تھی۔ اور اس کے چہرے پر پڑنے
مشین گن کا نال کا پہلا آدھا حصہ غائب ہو چکا تھا۔

اور پھر ساری بات ایک لمحے میں اس کی سمجھ میں آ گئی
اس کو چیک کر کے گولی ماری گئی تھی لیکن گولی مشین گن کی با
نکلی ہوئی نال پر پڑی اور اس کا آدھا حصہ اڑ گیا اور جھٹکا
سے باقی مشین گن اچھل کر اس کے چہرے پر پڑی اور
الٹ کر مشین پر گرا۔ اور مشین ٹوٹ گئی۔ اور اس کے پرزوں
نے اس کی پشت میں گھس کر زخمی کر دیا۔ وہ سوچ رہا تھا
وہ بال بال بچا ہے۔ اگر گولی بال برابر بھی اونچی پڑتی تو سیدھی
اس کے دماغ میں اتر جاتی۔

"باس —— باس —— سب آدمی مر گئے۔ صرف دو آ

ہیں لیکن وہ بھی شدید زخمی ہیں۔" میکارنس نے اندر
داخل ہوتے ہوئے کہا۔

"میں بھی بچ گیا ہوں —— ورنہ میرا شمار بھی مرنے والوں
میں ہی ہوتا۔" برٹ نے ہونٹ بھینچتے ہوئے کہا۔

"اوہ باس —— آپ زخمی ہیں۔" آنے والے میکارنس
نے کہا۔

"ہوا کیا تھا؟" برٹ نے آستین سے ناک سے بہنے والے
خون کو پونچھتے ہوئے کہا۔

"باس —— دوسری طرف کی سرنگ کے دہانے سے
اچانک فائرنگ ہوئی اور باہر کو لنک کر پوزیشن لیتے ہوئے
سارے افراد گولیاں کھا کر مردہ چھپکلیوں کی طرح نیچے جا گرے۔
دو آدمیوں کے چہروں پر گولیاں پڑیں اور ان کی کھوپڑیاں اڑ
گئیں۔ صرف میں اور دو ساتھی بچ گئے۔ کیونکہ ہم پیچھے تھے اپنے
آدمیوں کے مرنے کے بعد جب ہم آگے کو بڑھے تو وادی میں
موجود لوگ دوسری سرنگ کے دہانے کے اندر غائب ہو چکے
تھے۔ چنانچہ میں آپ کی طرف دوڑ پڑا۔" میکارنس نے کہا۔

"ہونہہ —— اس کا مطلب ہے انہوں نے انتہائی ذہانت
سے ہماری ساری پلاننگ فیل کر دی ہے۔ مجھے دوسرے دہانے
سے فائرنگ کا خیال تک نہ آیا تھا۔ بہرحال ٹھیک ہے۔ اب
بھی ہم انہیں روک سکتے ہیں۔ تم نے دوسری سرنگ کا دہانہ
بند کرا دیا تھا؟" برٹ نے کہا۔

"دوسری سرنگ کا دہانہ ——— نہیں جناب۔ آپ نے ایسا کوئی حکم ہی نہ دیا تھا۔" میکارنس نے کہا اور برٹ نے سختی سے ہونٹ بھینچ لئے۔ اب اسے خیال آیا تھا کہ وہ یہ حکم دینا ہی بھول گیا تھا۔

"الیون تھرٹی بھی بیکار ہو گیا ہے۔ اور اب منگل سائز بھی آگے نہ بڑھ سکے گا۔" برٹ نے قدرے مایوسانہ انداز میں اُن پر بیٹھتے ہوئے کہا۔

"باس ——— میرے خیال میں اب ان پر ڈائریکٹ ایکشن ہونا چاہیے۔ ہم سندر متی پہاڑی سے ان پر بڑی آسانی سے فائرنگ کر سکتے ہیں۔ سندر متی پہاڑی کے نیچے ایک پتلا سا راستہ پہاڑی کے ساتھ گھومتا ہوا آگے بڑھتا ہے جس کے نیچے سینکڑوں فٹ گہری کھائیاں ہیں۔ اگر اوپر سے فائرنگ کی جائے تو یہ آسانی سے نیچے گہری کھائیوں میں گر سکتے ہیں۔" میکارنس نے کہا۔

"نہیں ——— فائرنگ نہیں کی جا سکتی۔ سندر متی کا آشرم ساتھ ہے اور آجکل وہاں سرکاری لوگ قیام پذیر ہیں۔ البتہ ان پر اوپر سے چٹانیں لڑھکائی جا سکتی ہیں۔" برٹ نے جواب دیا۔

"یہ بھی ٹھیک ہے باس۔ اس طرح ہمیں سامنا بھی نہ آنا پڑے گا۔ اور ہم محفوظ بھی رہیں گے۔ ہم چار افراد ان پر چٹانیں لڑھکانے کے لئے کافی ہیں۔" میکارنس نے سر ہلاتے

ہوئے کہا۔

"ٹھیک ہے ——— آؤ۔" برٹ نے کہا اور تیزی سے سرنگ کے دوسرے دہانے کی طرف بڑھ گیا۔ اس کی ناک اور پشت میں شدید تکلیف اب بھی موجود تھی۔ لیکن ظاہر ہے اگر وہ اپنے علاج معالجے کے چکر میں پڑ جاتا تو یہ لوگ رتناگر آسانی سے پہنچ جاتے۔ اور گو رتناگر میں ان کا ہیڈ کوارٹر نہ تھا لیکن رتناگر میں ایسے بھکشو بہرحال موجود تھے جن سے وہ ہیڈ کوارٹر کا پتہ پوچھ سکتے تھے۔

اس لئے برٹ انہیں رتناگر پہنچنے سے پہلے ہی ہر قیمت پر ختم کر دینا چاہتا تھا۔ ان حالات میں میکارنس کی تجویز انتہائی شاندار تھی۔ اور اسے یقین تھا کہ وہ انہیں سندر متی پہاڑی سے نیچے گرا کر ہلاک کرنے میں کامیاب ہو جائے گا۔

فائرنگ اور انسانی چیخوں کی آوازیں گونجتے ہی عمران اور
کے ساتھی بجلی کی سی تیزی سے اچھل کر پہاڑی کی جڑ کی طرف ہو
اور اسی لمحے اوپر سے انسانی جسم بارش کے قطروں کی طرح
نیچے گرنے لگے۔ فائرنگ کا ماخذ عمران دیکھ چکا تھا۔ یہ جولیا
اور مارسیلا کی طرف سے فائرنگ کی جا رہی تھی۔

"دوڑو دہانے کی طرف —— جس قدر تیزی سے دوڑ سکتے
ہو" عمران نے دوسرے لمحے چیخ کر کہا۔ اور اس کے ساتھ
جیسے ان سب کے پیروں میں پر لگ گئے۔ وہ اس قدر تیزی
دوڑے کہ محاورتاً نہیں بلکہ حقیقتاً پلک جھپکنے میں دوسری سرنگ
کے دہانے کے نیچے پہنچ گئے۔

دہانے سے ابھی تک فائرنگ مسلسل جاری تھی۔

"رک جاؤ —— ہم آ رہے ہیں" عمران نے اوپر چڑھتے

ئے قریب پہنچ کر چیختے ہوئے کہا۔ اور دوسرے لمحے فائرنگ
ور پھر سب سے پہلے عمران اور اس کے بعد باقی ساتھی بھی
ایک کر کے دوسری سرنگ کے دہانے میں داخل ہو گئے
اب محفوظ ہو چکے تھے۔

"ویری گڈ —— تم لوگوں نے بروقت کام دکھایا ہے، ورنہ
ی بوٹیاں ہی وادی میں بکھری ہوتیں" عمران نے مسکراتے
ئے کہا۔

"یہ ٹائیگر صاحب کا کمال ہے۔ انہوں نے جھلک دیکھ کر
یں چیخ کر بتایا اور پھر ہم نے بھی فائر کھول دیئے وہ ابھی باہر کو
ہی رہے تھے کہ ہم نے انہیں مار گرایا۔

"میں نے شمالی پہاڑی میں بھی ایک سوراخ چیک کیا تھا۔
جے شبہ ہوا تھا کہ اس میں سے مشین گن کی نال باہر جھانک رہی ہے
وراخ بالکل چھوٹا سا تھا۔ اس لئے صرف شبہ تھا۔ مگر میں نے
پہ گولی چلا دی۔ میرا خیال ہے وہاں بھی کوئی آدمی ضرور
تھا۔" صفدر نے عمران کو بتایا۔

"ہو گا —— بہرحال اب یہاں سے فوراً نکلنے کی کرو۔
ان کے سارے آدمی نہ مرے ہوں گے۔ اور اس بار
نے والے بھکشو نہیں تھے بلکہ ایکریمین غیر ملکی تھے۔ اس کا
مطلب یہی ہو سکتا ہے کہ اب ایگل فائٹرز براہِ راست مقابلے
آ گئے ہیں۔" عمران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے
تنگ سی سرنگ کے دوسرے دہانے کی طرف دوڑ لگا دی۔

باقی ساتھی بھی ایک ایک کر کے اس کے پیچھے چل رہے تھے کیونکہ سرنگ کی چوڑائی اتنی ہی تھی کہ اس میں بیک وقت ایک ہی آدمی چل سکتا تھا۔

تھوڑی دیر بعد وہ سب سرنگ سے باہر نکل آئے۔ یہاں کا جنگل پہلے کی نسبت کم گھنا تھا لیکن یہاں پہاڑی چٹانیں بہت زیادہ کٹی پھٹی تھیں۔

"اِدھر سے چلو —— ہم سندرمتی پہاڑی کی پتلی لگر سے گزر کر ہی رتنا گرہ پہنچ سکتے ہیں" مارسیلا نے باہر نکلتے ہوئے کہا۔

"جوزف اور جوانا —— تم دونوں اوپر پہاڑی پر چڑھ کر ہمارے ساتھ آگے بڑھو گے۔ کیونکہ یہاں صرف ایک سائیڈ پر پہاڑیاں ہیں اور ایگل فائٹرز لازماً کسی بھی جگہ ہم پر وار کر سکتے ہیں۔"

عمران نے اِدھر اُدھر دیکھتے ہوئے جوزف اور جوانا سے مخاطب ہو کر کہا۔ اور جوزف اور جوانا سر ہلاتے ہوئے پہاڑی پر چڑھنے لگے۔

ان کے اوپر چڑھ جانے کے بعد عمران باقی ساتھیوں کو ہمراہ لئے آگے بڑھنے لگا۔ اب مارسیلا سب سے آگے تھی اور باقی ساتھی اس کے پیچھے قطار کی صورت میں پیدل چل رہے تھے۔ انہوں نے ایک دوسرے کے درمیان کافی فاصلہ رکھا تھا تاکہ فائرنگ کی صورت میں وہ بیک وقت نشانہ نہ بن

سکیں۔ چلتے ہوئے عمران سمیت ان سب کی نظریں تیزی سے ارد گرد کا جائزہ لے رہی تھیں۔

لیکن بغیر کسی کے ناخوشگوار حادثے کے وہ سندرمتی پہاڑی پر پہنچ گئے۔ یہاں سے جاتا ہوا راستہ واقعی انتہائی خطرناک تھا۔ پہاڑی کی دیوار یہاں سے بالکل سیدھی اوپر کو چلی جاتی تھی۔ جس کے ساتھ ساتھ ایک پتلی سی لگر تھی جس پر بمشکل پیر پورے آتے تھے اور اس پتلی سی لگر کے دوسری طرف ہزاروں فٹ کی ایسی گہرائیاں تھیں جن کی تہہ گھپ اندھیروں میں ڈوبی ہوئی تھی۔

مارسیلا پتلی سی لگر کی طرف بڑھنے لگی کہ عمران نے آواز دے کر اسے روک لیا۔

"ٹھہرو —— یہ سب سے خطرناک جگہ ہے۔ کیا نیچے سے کوئی راستہ آگے نہیں جاتا" عمران نے مارسیلا سے پوچھا۔

"نہیں —— راستہ تو یہی ہے یا پھر لمبا چکر کاٹ کر اوپر پہاڑی سے گزرنا پڑے گا۔ بس ذرا احتیاط کی ضرورت ہے" مارسیلا نے بے فکری سے جواب دیا۔

"میری چھٹی حس سائرن بجا رہی ہے۔ ہم پر حملے کے لئے یہ سب سے اچھی جگہ ہے۔ اس لئے میں پہلے اکیلا جاؤں گا تم لوگ بکھر کر اوپر کا خیال رکھو گے۔ جب میں گزر جاؤں تو پھر دوسرا آدمی آگے بڑھے گا۔ اور اُدھر سے میں اور اِدھر سے باقی لوگ اس کا تحفظ کریں گے۔" عمران نے چند لمحے خاموش رہنے

کے بعد کہا۔

"ٹھیک ہے ——— دیر تو لگ جائے گی لیکن تحفظ اسی طرح ہی ہو سکتا ہے" سب نے سر ہلاتے ہوئے کہا۔

اور عمران ہاتھ میں مشین گن پکڑے تیزی سے اس لگر کی طرف بڑھ گیا۔ جبکہ باقی سارے ساتھیوں نے بکھر کر اپنی مشین گنوں کا رخ اوپر کی طرف کر لیا۔

عمران نے ابھی آدھا ہی راستہ طے کیا گیا تھا کہ یکلخت اوپر سے گڑگڑاہٹ کی آواز ابھری اور عمران یکلخت اس پتلی سی لگر پر دوڑ پڑا۔ گو اس طرح دوڑنے سے وہ نیچے ہزاروں فٹ کی گہرائیوں میں گر سکتا ہے لیکن ایسا نہیں ہوا۔ البتہ اگر وہ دوڑ پڑتا تو پھر یقیناً اس کا خاتمہ لازمی تھا کیونکہ دوسرے لمحے ایک بھاری سا پتھر لڑھکتا ہوا عین اس جگہ سے گزر کر نیچے ہزاروں فٹ کی گہرائی میں گر گیا جہاں چند لمحے پہلے عمران موجود تھا۔

ابھی پتھر اس لگر سے ٹکرا کر نیچے گر ہی رہا تھا کہ اوپر پہاڑی سے تیز فائرنگ کی آوازوں کے ساتھ ہی ایسی آوازیں سنائی دینے لگیں جیسے کئی افراد ایک دوسرے سے لڑ پڑے ہوں۔ لیکن عمران یا اس کے کسی ساتھی کو بھی نیچے سے لڑتے ہوئے آدمی دکھائی نہ دے رہے تھے بلکہ صرف آوازیں ہی سنائی دے رہی تھیں

عمران نے قدم تیز کر دیئے۔ لیکن اسی لمحے اوپر سے ایک سایہ اچھل کر نیچے گرتا ہوا دکھائی دیا اور اس کے ساتھ ہی جوزف کی

ناک چیخ اسے اپنے سر پہ سنائی دی۔

عمران تیزی سے پلٹا اور اس نے اوپر سے گرتے ہوئے جوزف کو دیکھ کر ہونٹ بھینچ لئے۔ جوزف کی موت یقینی تھی۔ وہ جس جگہ گر رہا تھا۔ وہاں سے عمران کچھ فاصلے پر آگے تھا لیکن جوزف کو دیکھتے ہی عمران تیزی سے واپس دوڑا اور اس نے بھاری چٹان کی طرح نیچے گرتے ہوئے جوزف کو اس طرح کیچ کرنا چاہا جیسے کوئی کرکٹر کوئی مشکل کیچ تھامنے کے لئے آگے بڑھتا ہے اور عمران کو اس طرح آگے بڑھتے دیکھ کر اس کے سارے ساتھیوں کے حلق سے بری طرح چیخیں نکل گئیں۔

جوزف تو گر ہی رہا تھا لیکن جس طرح عمران اس پتلی لگر پر چل رہا تھا اور جو کچھ وہ کرنا چاہتا تھا اس کا لازمی نتیجہ بھی یہ تھا کہ وہ بھی جوزف کے ساتھ ہی ہزاروں فٹ کی اندھی گہرائیوں میں گر کر ہمیشہ کے لئے غائب ہو جاتا۔

اور وہی ہوا۔ عمران نے جوزف کو کیچ کرنے کے لئے اپنے آپ کو جوزف سمیت پہاڑی چٹان سے چپٹا لیا۔ لیکن قلابازیاں کھاتا ہوا جوزف اتنی آسانی سے کیسے کیچ ہو سکتا تھا۔ زوردار جھٹکا لگنے سے عمران کے پاؤں بھی لگر سے اکھڑ گئے اور پھر وہ جوزف سمیت ہزاروں فٹ گہرائیوں میں گرتا چلا گیا۔

عمران کے سب ساتھیوں نے بے اختیار آنکھیں بند کر لیں خوف کی شدت سے ان کے حلق سے اس بار چیخیں نہ نکل سکیں تھیں۔ جوزف اور عمران ایک دوسرے سے لپٹے ہوئے

ہزاروں فٹ کی اندھی گہرائیوں میں گرتے چلے جا رہے تھے ان اندھی گہرائیوں میں جہاں یقینی موت ان دونوں کا مقدر بن چکی تھی۔

ہر چیز پر جیسے موت کا سا سکوت طاری ہو گیا تھا۔ یوں لگ رہا تھا تمام پہاڑ اور جنگل عمران اور جوزف کی موت کے سوگ میں خاموش ہو گئے ہوں۔

عمران اور جوزف کے جسم ایک دوسرے سے لپٹے ہوئے نیچے گر رہے تھے۔ اب اندھی گہرائیوں پر چھائے ہوئے اندھیرے صرف پلک جھپکنے کی حد تک رہ گئے تھے کہ اچانک فضا میں کوئی چیز چمکی اور دوسرے لمحے ان سب کی آنکھیں حیرت سے کھلی کی کھلی رہ گئیں۔

یہ چمک مارسیلا کے گہرائی میں کودتے ہوئے جسم کی تھی۔ وہ میں سے سب سے نیچے اتر کر کھڑی ہوئی تھی کافی نیچے اور عمران اور جوزف کے جسم اس کے بالکل قریب پہنچ چکے تھے کہ یکلخت مارسیلا اپنی جگہ سے اچھلی اور دوسرے لمحے وہ اس طرح فضا میں اڑتی ہوئی ان دونوں کے جسموں کی طرف بڑھتی گئی۔ جیسے بھوکا عقاب اپنے شکار پر جھپٹتا ہے۔

اور دوسرے لمحے وہاں موجود ہر شخص کی آنکھیں اس عجیب و غریب منظر کو دیکھ کر جھپکنا بھی بھول گئیں۔

مارسیلا کا فضا میں تیرتا ہوا جسم پوری قوت سے نیچے گرتے ہوئے عمران اور جوزف سے ٹکرایا۔ مارسیلا کے دونوں ہاتھ

فضا میں پھیلے ہوئے تھے۔ اور پھر جیسے ہی عمران اور جوزف کے جسم اس کے بازوؤں کے گھیرے میں آئے اس نے بازو سمیٹ لئے اور اس کے ساتھ ہی اس کا جسم ان سے ٹکرانے اور ان کے وزن اور نیچے گرنے کی بے پناہ رفتار کی وجہ سے ایک زور دار جھٹکے سے ان کا رخ مڑا اور وہ مارسیلا سمیت نیچے گرنے کی بجائے بجلی کی سی تیزی سے مخالف سمت کی طرف بڑھتے گئے۔ بالکل اسی طرح جیسے مارسیلا نے انہیں اپنے بازوؤں میں سمیٹے درمیانی خلا کو پار کرنے کے لئے دوسری طرف چھلانگ لگائی ہو اور پھر پلک جھپکنے سے بھی کم عرصے میں وہ اس خلا کے دوسری طرف ایک اونچے درخت سے زوردار دھماکے سے ٹکرا گئے۔ درخت کی شاخیں ٹوٹنے کی آوازیں سنائی دیں جوزف اور عمران نے تو شاید درخت کی شاخوں کو پکڑ لیا تھا۔ لیکن مارسیلا کے دونوں بازو چونکہ ان کے گرد لپٹے ہوئے تھے۔ اس لئے وہ درخت کی کسی شاخ کو نہ پکڑ سکی اور زوردار جھٹکا لگنے سے دیوار سے ٹکرا کر واپس پلٹنے والی گیند کی طرح اس کا جسم پیچھے کو ہٹا اور اب وہ اکیلی اس گہرائی میں گرنے لگی جس میں ایک لمحہ پہلے جوزف اور عمران گر رہے تھے

اچانک عمران نے درخت کو چھوڑا اور بالکل اسی انداز میں جیسے مارسیلا نے چھلانگ لگائی تھی۔ عمران فضا میں تیرتا ہوا نیچے گرتی ہوئی مارسیلا کی طرف جھپٹا۔ حالانکہ مارسیلا کا گرتا ہوا جسم اس درخت سے کافی نیچے جا چکا تھا لیکن عمران تیر کی طرح اڑتا ہوا

اس سے ٹکرایا اور وہ مارسیلا کو ساتھ لئے اس سمت نیچے کافی گہرائی میں موجود ایک اور درخت سے جا ٹکرایا جس سمت کافی اوپر عمران کے ساتھی موجود تھے۔

ایک بار پھر درخت کی شاخیں ٹوٹنے کی آوازیں سنائی دیں لیکن اس بار عمران نے نہ صرف مارسیلا کا بازو پکڑ لیا بلکہ درخت کی ایک موٹی شاخ کو بھی پکڑ لینے میں کامیاب ہو گیا۔

اور اب عمران ایک ہاتھ سے درخت کی شاخ پکڑے اور دوسرے ہاتھ سے مارسیلا کا بازو پکڑے درخت کے ساتھ لٹک رہا تھا۔ مارسیلا کا جسم اس سے نیچے لٹکا ہوا تھا کہ یکلخت عمران نے اپنے بازو کو زوردار جھٹکا دیا اور دوسرے لمحے ہوا میں لٹکی ہوئی مارسیلا اچھل کر ایک شاخ سے چمٹ گئی۔

اور اس کے ساتھ ہی عمران نے بھی دوسرے ہاتھ سے شاخ پکڑ لی اور ساتھ ہی دونوں ٹانگیں شاخ کے گرد قینچی کی طرح ڈال کر وہ سیدھا ہوا اور اس مضبوط شاخ پر اس طرح بیٹھ گیا۔ جیسے اب تک سب کچھ ہوا ہی اس لئے ہو کہ وہ اس طرح اطمینان سے شاخ پر بیٹھ سکے۔

اور جولیا سمیت سب کی رکی ہوئی سانسیں اتنی تیزی سے باہر نکلیں کہ جیسے کار کے ٹائر برسٹ ہو گئے ہوں۔

"اوہ ——— اوہ ——— خدا کا شکر ہے" جولیا نے طویل سانس لیتے ہی دونوں ہاتھوں سے بے اختیار اپنا منہ ڈھانپ لیا اور اس طرح زمین پر بیٹھ گئی جیسے اس کے جسم میں جان

[illegible] نہ رہی ہو۔ جبکہ باقی ساتھی بجلی کی سی تیزی سے نیچے اترتے ہوئے اس درخت کی طرف دوڑ پڑے جس پر عمران اور مارسیلا [illegible]ٹے ہوئے تھے۔

ادھر جوزف بھی درخت سے نیچے اتر کر ایک چٹان پر کھڑا [illegible] ہاتھ ہلا رہا تھا جیسے اس نے عالمی مقابلے میں سب سے [illegible] جمپ لگا کر کوئی عالمی ریکارڈ قائم کر دیا ہو۔

ادھر جوانا کسی کو کاندھے پر لادے ہوئے پہاڑی سے نیچے [illegible]ترتا ہوا نظر آیا۔ اس کا چہرہ دور سے ہی غمزدہ اور دل گرفتہ [illegible]ظر آ رہا تھا۔ اس نے یقیناً جوزف کو نیچے گرتے دیکھ لیا تھا اور [illegible]بر ہے اس کے لحاظ سے تو جوزف موت کی گہرائیوں میں ڈوب [illegible]چکا تھا۔

لیکن نیچے اترتے ہوئے اس کی مسرت بھری چیخ سنائی دی۔ [illegible]ور پھر وہ اس قدر تیزی سے نیچے اترنے لگا جیسے ہوا میں اڑتا ہوا آ رہا ہو۔ اس نے یقیناً دوسرے کنارے پر کھڑے جوزف کو صحیح سلامت دیکھ لیا تھا۔

"حیرت انگیز ——— حیرت انگیز مارسیلا ——— تم نے کمال کر دیا" ٹائیگر، صفدر اور کیپٹن شکیل نے عمران والے درخت کے پاس پہنچتے ہی بری طرح چیختے ہوئے کہا۔

"اور میرے کمال کی کوئی داد نہیں دے رہا۔ سچ کہتے ہیں۔ لیڈیز فرسٹ" عمران نے پہلی بار منہ بناتے ہوئے کہا اور مارسیلا سمیت سب ہی بے اختیار ہنس پڑے۔

مہایوگی بڑی بے چینی کے عالم میں کمرے میں ٹہل رہا تھا
اس کا چہرہ پریشانی اور بے چینی کی آماجگاہ نظر آرہا تھا۔ وہ با
بار اپنی مٹھیاں بند کرتا اور کھولتا۔
"اب تک کوئی نہ کوئی اطلاع آجانی چاہیئے تھی۔ ہرٹ آ
لاپتہ واہ تو نہیں ہو سکتا۔" مہایوگی نے ہونٹ بھینچتے ہوئے کہا
اور اسی لمحے کونے میں موجود میز کے اوپر رکھے ہوئے
ایک بڑے سے ٹرانسمیٹر سے تیز سیٹی کی آواز ابھری۔ یہ آ
کمرے کی خاموش فضا میں کسی بم کی طرح پھٹی تھی اس لئے مہایو
بری طرح اچھل پڑا۔
لیکن دوسرے لمحے وہ دوڑتا ہوا ٹرانسمیٹر کی طرف بڑھا
جس کا بلب تیزی سے جل بجھ رہا تھا۔ مہایوگی نے جلدی سے اس
بٹن دبا دیا۔

"ہیلو — ہیلو — منگل ساؤ بول رہا ہوں۔ اوور"
منگل ساؤ کی آواز سنائی دی جس میں عجیب و غریب
یشانی اور خوف نمایاں تھا۔
"یس — مہایوگی سپیکنگ۔ اوور" مہایوگی نے ہونٹ
بھینچتے ہوئے کہا۔ کیونکہ منگل ساؤ کی ڈائریکٹ کال اور پھر اس کے
لہجے میں موجود پریشانی اور خوف سے اس کے ذہن میں بھی
کنکھجورے سے رینگنے لگ گئے تھے۔
"بچ بچ — چیف باس — تباہی۔ مکمل تباہی
اوور" منگل ساؤ نے ایسے لہجے میں کہا جیسے الفاظ اس کی زبان
سے اس کے ارادے کے بغیر ہی پھسلتے جا رہے ہوں۔
"تفصیلی رپورٹ دو — تم نے مجھے کال کیوں کیا۔ راج
یوگی کو کال کیوں نہیں کیا۔ اوور" مہایوگی نے ہونٹ بھینچتے ہوئے
کہا۔
"وہ مر چکے ہیں — میں عمران اور اس کے ساتھیوں کے
تعاقب میں تھا۔ وہ نیلم وادی میں داخل ہوئے اور پھر دور سے
نیلم وادی میں سے آنے والی بے پناہ فائرنگ کی آوازوں سے
میں یہی سمجھا تھا کہ عمران اور اس کے ساتھی ہٹ ہو گئے ہیں
لیکن جب میں وہاں پہنچا تو وہاں وادی کے کنویں میں ہمارے ساتھیوں
کی لاشیں ہر طرف بکھری پڑی تھیں۔ عمران اور اس کے ساتھیوں
میں سے کسی کی لاش بھی وہاں نہ تھی۔ میں دوسری سرنگ سے ہو کر
نکلا اور پھر تیزی سے آگے بڑھا تو میں نے دور سے سندر متی کی

پہاڑی پر دوبارہ فائرنگ کی آوازیں سنیں۔ میں دوڑتا ہوا آگے
بڑھا اور اب میں سندرمتی پہاڑی سے ہی بول رہا ہوں۔ یہاں
اوپر میکارنس اور اس کے دو ساتھیوں کی لاشیں پڑی ہوئی ہیں۔
میکارنس کی گردن توڑ دی گئی ہے جبکہ باقی دو افراد گولیوں سے
چھلنی ہوئے پڑے ہیں۔
اور پہاڑی سے نیچے اترنے پر مجھے راج یوگی کی لاش نظر
آئی ہے۔ ان پر بے پناہ تشدد کیا گیا ہے۔ ان کی بھی گردن توڑ دی
گئی ہے اور عمران اور اس کے ساتھی غائب ہیں۔ وہاں ان
میں سے کسی کی بھی لاش موجود نہیں ہے۔ ریسٹ واچ ٹرانسمیٹر
سے مجھے مجبوراً آپ سے بات کرنا پڑی ہے۔ اوور"
منگل ساؤ کی آواز سنائی دی۔
"ہوں ___ ٹھیک ہے۔ میں صورت حال سمجھ گیا ہوں۔ تم
تیزی سے آگے بڑھو اور ان لوگوں کو چیک کرو کہ وہ کہاں جا
رہے ہیں اور کتنے افراد ہیں۔ اس کے بعد مجھے کال کرنا۔ اوور
اینڈ آل"
مہایوگی نے کہا اور اس نے جلدی سے ٹرانسمیٹر آف کر کے
اس پر دوسری فریکوئنسی سیٹ کرنی شروع کر دی۔
اس کا چہرہ آگ کی طرح تپ رہا تھا اور آنکھوں سے شعلے
نکل رہے تھے۔ برٹ اور اینگل فائٹرز کی موت نے اسے بڑا دھچکا
پہنچایا تھا۔ اور اب یہاں ہیڈ کوارٹر میں اس کے پاس سوائے
دو آدمیوں کے اور کوئی آدمی نہ رہا تھا۔ باقی سب افراد برٹ

کے ساتھ گئے تھے۔ اور اسے معلوم تھا کہ اگر یہ لوگ یہاں پہنچ
گئے تو پھر دو آدمی ان کا مقابلہ نہ کر سکیں گے۔ اس لئے
اس نے فوراً ہیڈ کوارٹر کی فریکوئنسی سیٹ کرنی شروع کر دی۔
"ہیلو ___ ہیلو ___ کرنل جاگورا کالنگ ہیڈ کوارٹر اوور"
فریکوئنسی سیٹ کرتے ہی مہایوگی نے بری طرح چیختے ہوئے بار
بار یہی فقرہ دوہرانا شروع کر دیا۔
"یس ___ کرنل آرنلڈ اٹنڈنگ ___ کیا بات ہے۔ تمہارا
لہجہ کیسا ہے۔ اوور" چند لمحوں بعد ہی کرنل آرنلڈ کی حیرت بھری
آواز سنائی دی۔
اور مہایوگی نے جلدی جلدی اب تک کی تمام تفصیلات
کرنل آرنلڈ کو سنا دیں۔
"اوہ ___ اوہ۔ ویری بیڈ ___ اوہ۔ کرنل جاگورا۔ یہ
تو بہت برا ہوا۔ اب وہ لوگ تمہارے بس کے نہیں ہیں اور مجھے
یقین ہے کہ انہوں نے لازماً برٹ پر تشدد کر کے اس سے
ہیڈ کوارٹر کا پتہ معلوم کر لیا ہوگا ___ اب تم ایسا کرو کہ سب
کچھ سمیٹ کر ہیڈ کوارٹر فوراً چھوڑ دو اور واپسی کا سفر شروع
کر دو۔ تم یہاں سے نکل کر سیدھے پروہت شنکر کے آشرم
میں پہنچو ___ پروہت شنکر وہاں سے تمہاری ایکریمیا
واپسی کا بندوبست کر دے گا۔ میں اسے کہہ دیتا ہوں۔ اوور"
کرنل آرنلڈ نے گہرے افسردہ لہجے میں کہا۔
"لیکن پروہت شنکر کے آشرم کی طرف جانے کی بجائے میں

کیوں نہ اوپر تبت کے راستے سے ہوتا ہوا مدایا پہنچوں۔ مدایا
سے میں آسانی سے ہوائی جہاز کے ذریعے ایکریمیا پہنچ سکتا ہوں
اوور" کرنل جاگورا نے کہا۔

" نہیں ——— اس راستے پر مت جانا۔ ادھر آجکل گنجال
قبیلے کے خلاف حکومت تبت اور حکومت آسام آپریشن میں مصروف
ہیں۔ وہاں تم لازماً پھنس جاؤ گے۔ تم پروہت شنکر کے پاس
پہنچو وہ وہاں سے تمہیں کافرستان بھجوا دے گا۔ وہ کافرستان کا
ایجنٹ ہے۔ اس کے پاس ذرائع موجود ہیں۔ اور پھر کافرستان
سے تم آسانی سے ایکریمیا آ سکتے ہو۔ لیکن ایک بات کا خیال
رکھنا پروہت شنکر کو زیرو میٹل کے متعلق معلوم نہیں ہونا چاہیئے
کرنل آرنلڈ نے کہا۔

" ٹھیک ہے۔ میں ایسا ہی کرتا ہوں لیکن یہ بھی ہو سکتا ہے برٹ
نے زبان نہ کھولی ہو اور وہ سیدھے رتنا گر جائیں۔ پروہت شنکر کے
پاس جانے کے لئے مجھے بھی لازماً رتنا گر سے گزرنا پڑے گا۔ اوور
مہا یوگی نے جواب دیا۔

" ہاں۔ ایسا بھی ہے لیکن تم رتنا گر آشرم سے ہٹ کر سفر کرو۔
سلکی وے پر چلو۔ اس طرح تم محفوظ طور پر پروہت شنکر کے
پاس پہنچ جاؤ گے۔ اوور" کرنل آرنلڈ نے کہا۔

" یہ ٹھیک رہے گا ——— گو سفر تو لمبا ہو جائے گا لیکن بہرحال
یہ محفوظ ترین سفر ہے۔ اوور" کرنل جاگورا نے سر ہلاتے
ہوئے کہا۔

" سنو ——— یہاں ہیڈ کوارٹر کو مکمل طور پر تباہ کر کے نکلنا
یہاں سے انہیں کچھ نہیں ملنا چاہیئے۔ اوور" کرنل آرنلڈ نے
تیز لہجے میں کہا۔

" یہاں سے انہیں کیا مل سکتا ہے ——— میں سمجھا
نہیں۔ اوور" کرنل جاگورا نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

" سنو ——— یہ عمران انتہائی ذہین آدمی ہے۔ اگر اس
نے خالی سپاٹ دیکھا تو ہو سکتا ہے وہ باقی چٹانوں سے زیرو
میٹل نکالنے کا کوئی طریقہ سوچ لے۔ اور ایکریمیا زیرو میٹل
کا ایک ذرہ بھی اپنے علاوہ کسی کے ہاتھ میں نہیں جانے دینا
چاہتا۔ اس لئے اس پوری پہاڑی کو تباہ کر ڈالو۔ اس کو
بالکل صاف کر دو۔ اس کے پتھروں کو اندھی گہرائیوں میں جانے
دو تاکہ ایک ذرہ بھی کسی کے ہاتھ نہ لگ سکے۔ اوور" کرنل آرنلڈ
نے تیز لہجے میں کہا۔

" ٹھیک ہے ——— اب میں سمجھ گیا ہوں۔ بے فکر رہو۔ ایسا
ہی ہوگا۔ وہ صدیوں یہاں سر ٹکراتے پھریں انہیں ہیڈ کوارٹر تو
ایک طرف یہاں پوری پہاڑی کا ایک ذرہ بھی نہ مل سکے گا۔ اوور
اینڈ آل" کرنل جاگورا نے کہا اور پھر تیزی سے ٹرانسمیٹر آف
کر کے وہ بھاگتا ہوا دروازے کی طرف بڑھ گیا۔

"ہونہہ ——— تو اس نے جوزف کو نیچے اچھالا تھا۔ اب جوزف ہی اس سے پوچھ گچھ کرے گا۔ اسے یہاں سے اٹھا کر چلو۔ ہوسکتا ہے ان کا کوئی اور گروپ بھی موجود ہو، ہمیں اس خطرناک جگہ سے جگہ سے نکل جانا چاہیئے۔"

عمران نے جوانا سے اوپر پہاڑی پر لڑائی کی تفصیل سنتے ہوئے کہا۔ اور جوانا نے سر ہلاتے ہوئے جھک کر زمین پر بیہوش پڑے ہوئے اس آدمی کو اٹھا کر دوبارہ کاندھے پر لاد لیا۔

اور پھر آہستہ آہستہ چلتے ہوئے وہ سب بخیریت اس پتلی سی کگر کو پار کر گئے۔ جہاں دوسری طرف جوزف انہی کے انتظار میں کھڑا تھا۔

"مسی ——— آپ نے باس کی جان بچا کر مجھ پر احسان کیا ہے۔" میں یہ احسان کبھی نہیں بھولوں گا۔" ادھر پہنچتے ہی جوزف نے باقاعدہ مارسیلا کے سامنے رکوع کے بل جھکتے ہوئے

ے جذباتی لہجے میں کہا۔

"ارے اپنی بات کیوں نہیں کرتے۔" عمران نے ہنستے ئے کہا۔

"اوہ ——— باس میرا کیا ہے میں تو جنگلوں میں رینگنے والا ک حقیر سا کیڑا ہوں۔ جسے تم نے پناہ دے رکھی ہے۔ میں اگر بھی جاتا تو کوئی فرق نہ پڑتا۔ لیکن باس تم آسمان پر چمکتے ہوئے رج ہو اور سورج ڈوب جائے تو پوری دنیا پر اندھیرا چھا تا ہے۔ مسی نے اس سورج کو ڈوبنے سے بچا لیا ہے اور ن کا بہت بڑا احسان ہے۔" جوزف نے بڑے جذباتی اور گیر لہجے میں کہا۔

اس کی آواز میں اس قدر خلوص تھا کہ سب کو عمران پر رشک نے لگا جس کے پاس اس قدر محبت کرنے والے لوگ موجود ے۔

"ارے ——— ارے ——— تم جنگل کے کیڑے کیسے ہو ے جوزف ——— اتنی بھی کسر نفسی اچھی نہیں ہوتی۔ تم تو جنگل ے شہزادے ہو۔ لیکن ایک بات ہے۔ مجھے خوف محسوس ہو رہا ے۔ تم نے جس طرح شاعری شروع کر دی ہے۔ مجھے تمہارے ر پہ کاہنگا کا سفید عقاب اڑتا ہوا دکھائی دینے لگا ہے۔ وہی فید عقاب جو امش جھیل کے نیلے پانی میں انڈے دیتا ہے۔" عمران نے کہا۔

"بب ——— بب ——— باس۔ فار گاڈ سیک۔ مجھے بددعا نہ

دو۔ بھگا دو اس سفید عقاب کو ——— اوہ باس"۔ جوزف نے یکلخت اس طرح کانپنا شروع کر دیا۔ جیسے اسے لرزے کا بخار چڑھ آیا ہو۔ اس کا چہرہ خوف کی شدت سے زرد پڑ گیا تھا۔

" تو پھر کیوں تم نے اپنے آپ کو جنگل کا کیڑا کہا۔ تمہیں معلوم ہے کہ جنگل کے کیڑوں کے سروں پر سفید عقاب اپنے پر چھینک دیتا ہے"۔ عمران نے سخت لہجے میں کہا۔

" نہ ——— نہ ——— باس میں کیڑا نہیں ہوں۔ ہرگز نہیں ہوں"۔ جوزف نے بڑی طرح بوکھلائے ہوئے لہجے میں کہا۔

" تو پھر کیا ہو ——— جلدی بتاؤ۔ وہ سفید عقاب پر پھینکنے والا ہے۔" عمران نے کہا۔

" مم ——— مم ——— میں جوزف ہوں ——— جوزف دی گریٹ جسے کمپالا کے بڑے وئچ ڈاکٹر نے تین دلوں والی کلغی دے کر کہا تھا کہ جوزف تم گریٹ ہو۔ باس میں وہی جوزف دی گریٹ ہوں، افریقہ کے شاہی خاندان کا عظیم شہزادہ جس کا نام سن کر آج بھی افریقہ کے خونخوار شیر اپنی دم منہ میں دبا لیتے ہیں ——— باس میں وہی جوزف دی گریٹ ہوں جس نے راکاماشی کی سرخ جھیل میں رہنے والے خوفناک اژدہے کے سر پر ایک مکہ مار کر کچل دیا تھا۔ میں وہی جوزف دی گریٹ ہوں جس کا نام سنتے ہی افریقہ کے درخت جھک جاتے ہیں۔ پہاڑ اپنی جگہ سے ہٹ جاتے ہیں۔ پتھر پانی میں اور پانی پتھر میں تبدیل ہو جاتا ہے۔ میں جوزف ہوں، جوزف دی گریٹ جس

کے مقابلے میں آ کر ڈاکم قبیلے کے شہ زور بھیڑیں بن جاتے ہیں میں وہی جوزف دی گریٹ ہوں ......" جوزف نے بڑے جوشیلے انداز میں باقاعدہ اپنا قصیدہ کہنا شروع کر دیا اور سب کے لئے اپنی ہنسی روکنا مشکل ہو گیا۔

" بس ——— بس ——— وہ سفید عقاب بھاگ گیا اس کی دم جھڑ گئی۔ اس کے پر بنچ گئے ہیں"۔ عمران نے ہاتھ اٹھا کر اسے روکتے ہوئے کہا۔

" اوہ ——— اوہ۔ اس وہ پر کس پر گرے ہیں جلدی بتاؤ"۔ جوزف نے بری طرح چونکتے ہوئے کہا۔

" تھریپا کی سرخ اونچی گھاس پر جہاں راجی چیل انڈے دیتی ہے"۔ عمران نے بڑے سنجیدہ لہجے میں جواب دیا۔

" تھینک گاڈ ——— ویری تھینک گاڈ۔ آج تمہارا جوزف دوبارہ زندہ ہو گیا۔ ورنہ سفید عقاب کی دم کا پر اگر سرخ گھاس پر نہ گرتا تو ہولناک تباہی آتی۔ قیامت ٹوٹ پڑتی تھینک گاڈ"۔ جوزف نے اس طرح طویل سانس لیتے ہوئے کہا کہ اس بار کوئی بھی اپنی ہنسی نہ روک سکا بلکہ سب کے حلق سے بے اختیار قہقہے نکلنے لگے۔

" وہ تباہی تو نہیں آئی اور قیامت بھی ٹل گئی لیکن تم یہ بتاؤ کہ تم اس آدمی سے لڑتے ہوئے نیچے کیوں گرے تھے"۔ عمران کا لہجہ یکلخت سخت ہو گیا۔

" اوہ ——— اوہ باس۔ میرا پیر پھسل گیا تھا"۔ جوزف نے

یکلخت خوفزدہ ہوتے ہوئے کہا۔

" ہونہہ ---- تو اب تمہارا پیر پھسلنے لگ گیا ہے۔ تمہا
ہاتھ سے شراب کی بوتل تو کبھی نہیں پھسلی۔ کیا اب میں سمجھ لو
جوزف کی ٹانگوں پر برگیاہ کی گھاس اُگ آئی ہے۔" عمران
لہجے میں غراہٹ تھی۔

" نہیں ---- نہیں باس ---- فار گاڈ سیک۔ ایسا نہ ہو۔
برگیاہ کی گھاس ---- اوہ میں مر جاؤں گا۔ باس کہہ دو تم
مذاق کیا ہے" جوزف نے بڑی طرح کانپتے ہوئے کہا۔
کی حالت واقعی غیر ہو رہی تھی۔

" ایک ہی صورت ہے برگیاہ کی گھاس کے ختم ہونے
دو ہزار ڈنڈ ---- چلو شروع ہو جاؤ ورنہ گھاس بڑھنے
جائے گی۔ عمران کا لہجہ بے حد سنجیدہ تھا۔

اور جوزف نے واقعی اس قدر تیزی سے ڈنڈ لگانے
شروع کر دیئے جیسے ایک لمحہ بھی دیر ہو گئی تو واقعی اس
قیامت ٹوٹ پڑے گی۔

" یہ کیا کر رہے ہو ---- یہ کیسا مذاق ہے" مارس
سے نہ رہا گیا تو وہ حیرت سے چیخ پڑی۔

" تم خاموش رہو ---- برگیاہ کی گھاس اسی طرح ختم ہو
سکتی ہے اور جب تک برگیاہ کی گھاس ختم نہیں ہو گی جوزف
کا پیر پھسلتا رہے گا" عمران نے بڑے سنجیدہ لہجے میں کہا
اور پھر خود تیزی سے مڑ کر زمین پر پڑے ہوئے اس بے ہوش

می کی طرف بڑھ گیا۔ جسے جوانا اٹھا کر لے آیا تھا۔

" اسے ہوش میں لے آؤ جوانا ---- میں دیکھتا ہوں کہ
کے قدموں پر کتنی گھاس اُگی ہوئی ہے"

عمران کا لہجہ واقعی اس قدر سنجیدہ تھا کہ سب لوگ مسکرانے
کی بجائے سنجیدہ ہو گئے۔ جوزف مسلسل ہی ڈنڈ نکالے چلا
جا رہا تھا اور اب اس کے جسم سے پسینہ پانی کی طرح بہنا
شروع ہو گیا تھا لیکن اس کے ڈنڈ نکالنے کی رفتار میں ذرہ
برابر بھی کمی نہ آئی تھی۔

" رُک جاؤ جوزف ---- بس کافی ہو گیا ہے۔ میں اسے
برداشت نہیں کر سکتی"

یکلخت جولیا نے چیختے ہوئے کہا لیکن جوزف پر قطعاً کوئی
اثر نہ ہوا وہ اسی طرح ڈنڈ نکالتا رہا۔ اس نے جیسے جولیا کی
بات سنی ہی نہ ہو۔

ادھر جوانا اس آدمی کو ہوش میں لانے کی کوششوں میں مصروف
تھا۔ اور ظاہر ہے اس کی کوشش خاصے خوفناک انداز کی تھی۔
اس نے اسے گردن سے پکڑ کر فضا میں اٹھایا اور اس کے
چہرے پر زوردار تھپڑ مارنے شروع کر دیئے۔

" اسے روکو عمران ---- روک دو اسے" جولیا نے یکلخت
عمران سے مخاطب ہو کر کہا۔ اس کے انداز میں ہذیانی پن تھا۔

" کتنے ہو گئے ہیں؟" عمران نے مڑ کر جوزف سے پوچھا۔

" ڈیڑھ سو۔" جوزف نے جواب دیا۔

"ابھی تھوڑے ہیں ـــــ جاری رکھو" عمران نے سخت لہجے میں کہا اور بے نیازی سے منہ موڑ لیا۔

اسی لمحے اس آدمی کے حلق سے کراہ نکلی اور اس کی آنکھیں کھل گئیں۔ اور اس کے ساتھ ہی جوانا نے اس کی گردن چھوڑ دی اور وہ دھپ سے نیچے گر گیا۔

"میں کہتی ہوں بند کرو یہ ناٹک" جولیا نے بری طرح چیختے ہوئے کہا۔ نجانے اس کے اعصاب پر کیوں جوزف کے ڈنڈ سوار ہو گئے تھے۔

"اب کتنے ہو گئے ہیں" عمران نے مڑ کر دوبارہ پوچھا۔

"دو سو" جوزف نے جواب دیا۔

"ابھی تھوڑے ہیں" عمران نے اسی طرح بے نیازی سے جواب دیا اور ہوش میں آنے والے کی طرف بڑھ گیا۔

"روکو اسے ـــــ ورنہ میں تمہیں بھی گولی مار دوں گی"

جولیا کا غصہ بھی اب انتہا پر پہنچ گیا تھا۔

"مس جولیا ـــــ یہ جوزف اور عمران کا معاملہ ہے آپ خواہ مخواہ اس میں مداخلت نہ کریں" صفدر نے جولیا کو سمجھاتے ہوئے کہا۔

"سنی تم نے صفدر کی بات ـــــ اسے کہتے ہیں عقلمندی اور ہاں اب مجھے یاد آ گیا۔ عقلمندی کی ایک بات پندرہ سو ڈنڈ کے برابر ہوتی ہے۔ اس لئے اب برگیاہ کی گھاس ختم ہو گئی ہے۔ اس لئے رُک جاؤ" عمران نے کہا اور جوزف رُک گیا۔

تھا وہ بری طرح ہانپ رہا تھا۔

"اب اگر تمہارا پیر پھسلا تو تم برگیاہ کی اونچی گھاس میں دفن ہو جاؤ گے۔ سمجھے" عمران نے کہا۔

"ب ـــ ب ـــ باس ـــــ اب میرا پیر کبھی نہیں پھسلے گا کبھی نہیں" جوزف نے وعدہ کرتے ہوئے کہا اور عمران مطمئن ہو کر منہ پھیر لیا۔

"تمہیں شرم آنی چاہیئے۔ وہ تمہارے لئے اس قدر پرخلوص جذبات رکھتا ہے اور تم اسے اس طرح ٹریٹ کرتے ہو جیسے وہ انسان نہ ہو جانور ہو"

جولیا نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا اور عمران کے لبوں پر مسکراہٹ تیر گئی۔

وہ اب جولیا کی ذہنی کیفیت کو سمجھ گیا تھا کہ آخر جولیا کے اعصاب پر جوزف کے ڈنڈ کیوں سوار ہو گئے تھے۔

"میرا کیا جاتا ہے ـــــ مسئلہ تو برگیاہ گھاس کا ہے۔ کیوں جوزف ڈنڈ نکالنا زیادہ بہتر ہے یا برگیاہ کی گھاس میں دفن ہونا" عمران نے جوزف سے مخاطب ہو کر کہا۔ جو ابھی تک کھڑا ہانپ رہا تھا۔

"ب ـــ ب ـــ باس رحم کرو۔ برگیاہ گھاس کا نام نہ لو وہ پھر اگ آئے گی" جوزف نے کانپتے ہوئے کہا۔ اور اس بار جولیا بھی بے اختیار ہنس پڑی۔

"اس کا کیا کرنا ہے ماسٹر" اسی لمحے جوانا نے کہا اور

عمران تیزی سے اس آدمی کی طرف بڑھ گیا جو اب زمین پہ بیٹھا حیرت سے پلکیں جھپکا جھپکا کر ماحول کو دیکھ رہا تھا۔

"اب برگیاہ کی گھاس میں یہ دفن ہو گا۔" عمران نے کہا اور دوسرے لمحے اس کی لات تیزی سے حرکت میں آئی وہ آدمی بری طرح چیختا ہوا زمین پر گرا۔

عمران نے اس کی کھوپڑی پر ضرب لگائی تھی لیکن نیچے گرتے ہی وہ بجلی کی سی تیزی سے اٹھا اور اس نے ایک طرف کھڑی مارسیلا کو پکڑنا چاہا۔ لیکن اسی لمحے جوانا کا ہاتھ گھوما اور وہ بری طرح چیختا ہوا اس طرح زور دار دھماکے سے گرا کہ جیسے کسی نے اسے سینکڑوں فٹ کی بلندی سے نیچے گرا دیا ہو

"جوزف اسی سے لڑتے ہوئے تمہارا پیر پھسلا تھا۔ چلو آگے بڑھو —— اب اس کا پیر پھسلنا چاہیئے۔"

عمران نے غراتے ہوئے کہا اور ایک طرف کھڑا جوزف اس قدر تیزی سے اچھل کر زمین سے اٹھتے ہوئے اس آدمی کی طرف بڑھا جیسے بجلی کا کوندا لپکتا ہے۔

اور دوسرے لمحے اس آدمی کے حلق سے اس قدر زور دار چیخ نکلی کہ ارد گرد کا سارا ماحول گونج اٹھا جوزف نے بجلی کی سی تیزی سے اسے اٹھا کر پوری قوت سے سر کے بل واپس زمین پر پٹخ دیا تھا۔ اور اس بار اس آدمی کے ہاتھ پیر سیدھے ہوتے چلے گئے۔ اس کے سر پہ شدید چوٹ

آئی تھی۔

"ارے —— ارے۔ ابھی تو اس سے پوچھ گچھ بھی کرنی ہے۔ ایک تو تمہارا اور جوانا دونوں کا ہاتھ سخت ہے۔ مجھے خود ہی سب کچھ کرنا ہو گا۔"

عمران نے کہا اور تیزی سے آگے بڑھ کر وہ فرش پر بیہوش پڑے اس آدمی پر جھک گیا۔ اس نے اس کے نتھنوں میں اپنی دو انگلیاں ڈالیں اور دوسرے لمحے ایک زوردار جھٹکے سے ہاتھ کو پیچھے کی طرف کھینچا اور اس آدمی کا جسم اس بری طرح اچھلا جیسے زمین سے ٹکرا کر گیند اوپر کو اچھلتی ہے۔ ساتھ ہی اس کے حلق سے بے اختیار چیخ نکل گئی۔ اس کے دونوں نتھنے پھٹ گئے تھے۔

عمران نے اس کی گردن پر پیر رکھا اور ساتھ ہی اس نے ٹانگ کو ذرا سا موڑ دیا۔ اور اس آدمی کے حلق سے بے اختیار چیخیں نکلنے لگیں۔ اس کی آنکھیں پھٹ گئی تھیں اور چہرہ تیزی سے مسخ ہونے لگ گیا تھا۔

اس کا باقی جسم بری طرح پھڑک رہا تھا۔ اس نے جلدی سے دونوں ہاتھ اٹھا کر عمران کی ٹانگ پکڑنا چاہی لیکن عمران نے ذرا سا اور اس کی ٹانگ کو مروڑ دیا تو اس کے دونوں اٹھے ہوئے ہاتھ بے جان ہو کر نیچے گر گئے اور حلق سے نکلنے والی چیخیں خرخراہٹ میں بدل گئیں۔ عمران نے لات کو سیدھا کیا تو اس کا چہرہ تیزی سے بحال ہونے

"سنو ـــــ ایک جھٹکے سے میں گردن توڑ دوں گا۔ اگر زندہ رہنا چاہتے ہو تو سب کچھ سچ سچ بتا دو۔" عمران نے غراتے ہوئے کہا۔ اس کے لہجے میں اس قدر درندگی تھی کہ اس کے ساتھیوں کے جسموں میں بے اختیار سردی کی لہر سی دوڑ گئی۔

سب سے زیادہ بری حالت مارسیلا کی تھی۔ اس کا رنگ سچ مچ خوف سے پیلا پڑ گیا تھا اور وہ عمران کے چہرے کی طرف دیکھنے سے بھی کترا رہی تھی۔

"بولو ـــــ کیا نام ہے تمہارا۔" عمران نے اسی لہجے میں کہا اور ساتھ ہی اس کی ٹانگ کو ذرا سی حرکت دی۔

"بب ـــــ بب ـــــ برٹ ـــــ برٹ۔ میرا نام برٹ ہے۔ میں راج یوگی ہوں۔" اس آدمی نے خرخراہٹ بھرے لہجے میں کہا۔

"اوہ ـــــ تو تم ہو راج یوگی ـــــ ویری گڈ۔ یہ بتاؤ کہ مہا یوگی کون ہے ـــــ جلدی بتاؤ ـــــ میرے پاس زیادہ وقت نہیں ہے۔" عمران نے کہا اور اس کی ٹانگ کو تھوڑا سا اور موڑ دیا۔ اور برٹ کا جسم ایک بار پھر بری طرح تڑپنے لگا۔

"بب ـــــ بب ـــــ بتاتا ہوں ـــــ پپ ـــــ پپ ـــــ پانی" برٹ کی حالت واقعی خراب تھی۔

"بولو ـــــ پانی پھر ملے گا۔" عمران نے سرد لہجے میں کہا۔

"کک ـــــ کک ـــــ کرنل جاگورا ـــــ کرنل جاگورا مہا یوگی ہے۔" برٹ نے پھڑکتے ہوئے لہجے میں کہا۔

"اوہ ـــــ تو ایگل فائٹرز کا چیف کرنل جاگورا ہے بہت خوب۔ تم نے سچ بتا دیا ہے۔ اس لئے اب تمہیں پانی مل سکتا ہے۔" عمران نے لات اس کی گردن سے ہٹاتے ہوئے کہا اور ساتھ ہی اس نے جوانا کو اسے پانی دینے کا اشارہ کیا۔

جوانا نے اپنے تھیلے میں موجود پانی کی بوتل نکال کر برٹ کی طرف بڑھا دی۔

برٹ کراہتا ہوا اٹھ کر بیٹھ گیا اور اس نے اس بری طرح بوتل جھپٹی جیسے اس میں اس کی زندگی بند ہو اور چند ہی لمحوں میں اس نے پوری بوتل اپنے حلق میں انڈیل لی۔

"سنو راج یوگی ـــــ جس طرح میں نے تمہیں پانی دے دیا ہے۔ اسی طرح میں وعدہ کرتا ہوں کہ تم زندہ رہو گے بشرطیکہ تم ہیڈ کوارٹر کے متعلق تمام تفصیلات سچ سچ بتا دو۔" عمران نے کہا۔

"رت ـــــ رتناگر ـــــ رتناگر ہیڈ کوارٹر ہے۔" برٹ نے آستین سے منہ پونچھتے ہوئے کہا۔ اس کا چہرہ اب بحال ہو چکا تھا۔

"اس کا مطلب ہے میں نے تمہیں پانی دے کر غلطی کی ہے۔ جوانا ـــــ اسے اٹھا کر نیچے گہرائی میں پھینک دو۔ مجھے جھوٹ بولنے والوں سے شدید نفرت ہے۔" عمران نے کرخت لہجے میں کہا۔

اور ابھی اس کا فقرہ پورا بھی نہ ہوا تھا کہ جوانا نے بجلی

کی سی تیزی سے جھپٹ کر برٹ کو دونوں ہاتھوں پر اٹھا لیا
پیچھے سینکڑوں فٹ گہرائی میں پھینکنے کے لئے اپنے بازوؤں
جھلانے لگا۔

" رک جاؤ ــــ رک جاؤ ــــ میں بتاتا ہوں" برٹ
نے خوف سے چیختے ہوئے کہا۔

اور عمران کے اشارے پر جوانا نے اسے گہرائی میں
پھینکنے کی بجائے واپس زمین پر پٹخ دیا۔

" یہ آخری موقع ہے ــــ قطعی آخری ــــ اس کے
بعد موت کا جبڑا تمہیں نگل جائے گا۔ سمجھے ــــ باقی رہا
ہیڈ کوارٹر ــــ تو وہ میں خود ڈھونڈ لوں گا۔ مجھے اندازہ
ہے کہ زیرو میٹل کس جگہ سے دستیاب ہو سکتی ہے" عمران نے
ہونٹ بھینچتے ہوئے کہا۔

اور اس بار واقعی برٹ کی تمام قوت ارادی ختم ہو گئی اس
نے اس طرح ہیڈ کوارٹر کے بارے میں تفصیلات بتانی شروع کر
دیں جیسے ٹیپ ریکارڈر چلتا ہے۔

" مم ــــ مم ــــ میں نے سچ بتا دیا ہے۔ سب کچھ بتا
بتا دیا ہے ــــ مجھے چھوڑ دو ــــ مجھے چھوڑ دو" برٹ
نے کانپتے ہوئے کہا۔

" میں تو چھوڑ دوں گا۔ لیکن یہ برگیاہ گھاس بڑی ظالم ہے"
عمران نے کہا

اور اس کا فقرہ سنتے ہی سائیڈ میں کھڑا جوزف یکلخت

گے بڑھا اور اس نے پوری قوت سے اٹھنے کی کوشش کرتے
ئے برٹ کی پسلیوں میں لات جما دی۔

لیکن اب برٹ سنبھل گیا تھا۔ وہ جوزف سے بھی زیادہ تیزی
ے ایک طرف کو ہٹا اور جوزف کی لات جیسے ہی آگے کو بڑھی
ٹ نے یکلخت اٹھتے ہوئے جوزف کو اٹھا کر پیچھے پھینک دیا۔

گھاس کے پیدا ہونے کے آثار شروع ہو گئے ہیں جوزف
اس بار صفدر نے بھی عقلمندی کی کوئی بات نہیں کی۔"
عمران نے ہونٹ بھینچتے ہوئے کہا۔

ــــ اور جوزف یکلخت اچھل کر کھڑے ہوئے برٹ کے
ے پر کسی لڑاکے مینڈھے کی طرح ٹکرایا۔ اور برٹ چیختا ہوا
قدم پیچھے ہٹا تھا کہ جوزف کا بازو لہرایا اور برٹ کے
سے زوردار چیخ نکلی۔ جوزف کا خوفناک لیفٹ ہک پوری قوت
ے اس کے جبڑے پر پڑا تھا۔

جوزف کا مکہ کھا کر برٹ یکلخت چیختا ہوا گھوما اور برٹ
ے گھوم کر جوزف کے پہلو میں لات مارنی چاہی لیکن جوزف
کی سی تیزی سے اپنی جگہ سے اچھلا اور نہ صرف برٹ کا
ر خالی گیا بلکہ اس کا جسم ابھی گھوم ہی رہا تھا کہ جوزف نے
ت اسے دونوں ہاتھوں پر اٹھایا اور پلٹ کر پوری قوت
ے سر کے بل زمین پر دے مارا۔

اس بار اس نے اسے اس انداز میں پھینکا تھا کہ برٹ
پہلے سخت زمین سے ٹکرایا اور اس کے بعد اس کے

پورے جسم کا وزن اس کی گردن پر پڑا اور کھٹاک کی آواز کے ساتھ ہی اس کی گردن کی ہڈی ٹوٹ گئی اور برٹ کا بو... اٹھا ہوا جسم ایک دھماکے سے نیچے گرا اور ساکت ہو گیا۔

"گڈ ـــــ تم نے واقعی اچھا کیا ورنہ یہ مجھے خاص لڑا... لگ رہا تھا۔" عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔ اور جوزف... کا چہرہ اس طرح چمک اٹھا جیسے عمران کی داد نے اس... سیروں خون بڑھا دیا ہو۔

"تم نے وہ جگہ سمجھ لی ہے مارسیلا ـــــ جہاں بر... ہیڈ کوارٹر کے متعلق بتایا ہے۔" عمران نے مارسیلا کی طرف مڑتے ہوئے کہا۔

"ہاں ـــــ جو جگہ اس نے بتائی ہے وہ تو رتنا گر سے... دور روپ تارا کی پہاڑی بنتی ہے" مارسیلا نے سر ہلاتے ہوئے کہا۔

"نام بھی اچھا ہے ـــــ تم ایسا کرو مجھے تفصیل سے... اردگرد کا نقشہ بنا کر سمجھاؤ۔ میں ذرا کند ذہن واقع ہوا ہوں" عمران نے کہا اور مارسیلا بے اختیار مسکرا دی۔

اس نے زمین پر بیٹھ کر انگلی سے نقشہ بنانا شروع کر دیا۔ عمران سمیت سب دلچسپی سے مٹی پر بنا ہوا نقشہ دیکھنے لگے... ویسے تو یہ پہاڑی علاقہ تھا لیکن ہلکی سی گرد ہر جگہ پھیلی ہوئی... اور اس گرد کی تہہ سے یہ نقشہ وجود میں آ رہا تھا۔

اور پھر نقشہ بنا کر مارسیلا نے سب سے پہلے سندر...

پہاڑی پر جہاں اس وقت وہ موجود تھے، نشان لگایا۔ اس کے بعد اس نے روپ تارا پہاڑی اور ساتھ ہی اس نے رتنا گر آشرم کے پوائنٹ پر بھی نشان لگا دیئے۔

"سنو مارسیلا ـــــ اب جو بات میں پوچھنے والا ہوں، اس پر خوب اچھی طرح غور کر کے بتانا کیونکہ یہ ہمارے لئے بہت اہم ہو گی۔" عمران نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں پوچھا۔

"کون سی بات؟" مارسیلا نے چونک کر پوچھا۔

"اگر یہ روپ تارا والا ہیڈ کوارٹر تباہ ہو جائے اور وہاں پر موجود کرنل جاگورا فرار ہونا چاہے تو وہ کس راستے سے جائے گا۔" عمران نے پوچھا۔

"لیکن وہ فرار ہو کر کہاں جا سکتا ہے۔ یہ تو بتاؤ تاکہ میں اس کی منزل کے مطابق اس کا راستہ بتاؤں" مارسیلا نے کہا۔

"دو ممکن جگہیں ہو سکتی ہیں ـــــ ایک تو اوپر تبت کا علاقہ ہے اور دوسرا شمالی طرف کافرستان کا علاقہ۔ دونوں طرف ذہن میں رکھ کر بتاؤ۔" عمران نے سنجیدہ لہجے میں پوچھا۔

"اگر وہ روپ تارا پہاڑی سے تبت کی طرف جائے گا تو پھر اس کی منزل لازماً مدایا ہو گی اور مدایا پہنچنے کے لئے اسے اس راستے سے جانا پڑے گا اور یہ آسان راستہ ہے۔" مارسیلا نے نقشے پر انگلی کی مدد سے لکیر بناتے ہوئے کہا۔

"مدایا ـــــ اوہ نہیں ـــــ اِدھر آجکل حالات خراب

ہیں۔ وہاں گنجال قبیلے نے بغاوت کی ہوئی ہے اور تبت اور
آسام دونوں وہاں ان سے برسرِ پیکار ہیں اور ایکریمیا کیمپ
اس راستے کا رسک نہیں لے سکتا۔ دوسرا راستہ بتاؤ“۔ عمران نے
چند لمحے خاموش رہنے کے بعد پوچھا۔
”دوسرا راستہ کافرستان کا ہے۔ اور اس کے لئے اسے رتناگر سے
ہوتے ہوئے پروہت شنکر کے آشرم تک پہنچنا ہوگا۔ وہاں سے وہ
آسانی سے کافرستان میں داخل ہو سکتا ہے“۔ مارسیلا نے ایک اور
راستے پر انگلی سے لکیر بناتے ہوئے کہا۔
”کیا اس کے لئے رتناگر آشرم میں جانا ضروری ہے“۔
عمران نے پوچھا۔
”بالکل ضروری ہے۔ راستہ تو یہی ہے“۔ مارسیلا نے حیران ہو
کر کہا۔
”اور اگر کوئی شخص رتناگر آشرم میں نہ جانا چاہے اور کافرستان
بھی اس نے جانا ہو۔ تب“۔ عمران نے چند لمحے خاموش رہنے کے
بعد کہا۔
”جانا تو بے حد ضروری ہے ——— راستہ تو یہی ہے
لیکن ایک بار میں پاپا کے ساتھ گئی تھی۔ ہم نے سلکی وے پر سفر
کیا تھا۔ انتہائی دشوار گزار راستہ ہے“۔
مارسیلا نے کچھ سوچتے ہوئے کہا۔
”سلکی وے ——— وہ کون سا راستہ ہے“۔ عمران نے
چونک کر پوچھا۔

”وہ ادھر سے جاتا ہے ——— رتناگر آشرم سے دس میل
کے فاصلے سے گزرتا ہے۔ دیودار، مہاگنی اور ربڑ کے بڑے
گھنے اور دشوار گزار راستے ہیں“۔ مارسیلا نے نقشے پر انگلی سے
لکیر بناتے ہوئے کہا۔
”ٹھیک ہے ——— ہمیں اسی راستے پر جانا ہوگا لیکن پہلے
ہیڈ کوارٹر اور پھر آگے“۔ عمران نے سر ہلاتے ہوئے کہا۔
”تو تمہارا خیال ہے کہ وہ لوگ ہیڈ کوارٹر چھوڑ کر ادھر سے
ہی فرار ہوں گے اور سلکی وے سے جائیں گے۔ ہو سکتا ہے
وہ مدایا جائیں یا پھر رتناگر آشرم والا راستہ اختیار کریں“۔
مارسیلا نے بحث کرتے ہوئے کہا۔
”تم ان باتوں کو نہیں سمجھ سکتیں۔ کرنل جاگورا ایکریمین
سیکرٹ سروس کا سپیشل ایجنٹ ہے۔ بہت ذہین اور گھاگ
ایجنٹ ہے۔ اس نے لازماً کہیں نہ کہیں سے ہماری نگرانی کا
بندوبست کر رکھا ہوگا۔ برٹ اس کا خاص ایجنٹ تھا۔ اس کی
موت کا اسے علم ہو جائے گا۔ اور اسے میرے متعلق بھی اچھی
طرح علم ہوگا۔ اس نے ہمیں جگہ جگہ روکنے کی بے حد کوشش کی
ہے بلکہ ہمیں رتناگر کی ٹپ دی کہ اصل ہیڈ کوارٹر وہاں ہے۔
ٹنڑو نے ہمیں یہی بتایا تھا لیکن اب برٹ سے معلوم ہوا کہ
ہیڈ کوارٹر رتناگر کی بجائے بائی باڑہ میں ہے اور مجھے یقین
ہے کہ جیسے ہی اسے برٹ کی موت کا علم ہوگا وہ اب وہاں سے
فرار ہونے کی کوشش کرے گا۔ برٹ کے ساتھ خاصے لوگ

ہلاک ہوئے ہیں اور ایسے مشن پر اس سے زیادہ آدمی نہیں رکھے جا سکتے۔ اب ہم اگر فرض کر لیں کہ وہ ہیڈ کوارٹر چھوڑ کر فرار ہو گا تو سوچنا یہ ہے کہ وہ جائے گا کہاں۔

ہیلی کاپٹر تو یہاں اڑ ہی نہیں سکتا کیونکہ یہاں پہاڑوں کے اوپر ہوا کا دباؤ بہت زیادہ ہے۔ اس لئے کم بلندی پر بھی ہیلی کاپٹر کا انجن کام نہیں کرتا۔ ورنہ مجھے اس قدر خوفناک راستوں سے گزرنے کا شوق تو نہ تھا۔

ظاہر ہے وہ بھی ہیلی کاپٹر استعمال نہیں کر سکتا۔ اس لئے وہ یقیناً زمینی راستے سے ہی فرار ہو گا۔ اس کے پاس جو خزانہ ہے اس بارے میں وہ ایک فی صد بھی رِسک نہیں لے سکتے۔ اور ادا میں ملٹری ایکشن زوروں پر ہے۔ اس طرف کا رخ کرنے کی بجائے وہ لازماً کافرستان کے راستے سے جائے گا۔

اب رہ گیا رتناگر آشرم تو چونکہ اس کی ٹپ ہمارے پاس ہے اور ہم رتناگر آشرم پہنچ سکتے ہیں اس لئے وہ لازماً اِدھر کا رخ نہ کرے گا۔ اور اس سلکی وے سے ہوتا ہوا کافرستان جائے گا۔"

عمران نے پوری صورت حال کا تجزیہ کرتے ہوئے کہا اور مارسیلا اس طرح اسے آنکھیں پھاڑ پھاڑ کر دیکھ رہی تھی جیسے اس کے سامنے کوئی عجوبہ ہو۔

"تم آخر ہو کیا چیز ——— کبھی تو تم احمق لگتے ہو اور کبھی بہت بڑے دانشور ——— میں تو تمہیں اب تک نہیں سمجھ سکی۔"

مارسیلا نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔ اس کی آنکھوں میں ایسے تاثرات تھے کہ عمران نے بے اختیار سر پہ ہاتھ پھیرنا شروع کر دیا۔

"بس ——— اس کی حماقت سے بھی بچیں اور عقلمندی سے بھی۔ یہ نہ احمق ہے اور نہ عقلمند بلکہ پتھر ہے ——— سخت پتھر۔"

جولیا نے بھی اپنی مخصوص نسوانی حس کی بنا پر مارسیلا کی آنکھوں میں اُبھرتے ہوئے آثار دیکھ لئے تھے۔ اس لئے اس نے اسے فوری طور پر مشورہ دینا ضروری سمجھا۔

"وہ کرنل فریدی ہے ——— ہارڈ سٹون ——— میرا پیر و مرشد ——— میں تو اس کے مقابلے میں فوم سے بھی زیادہ نرم ہوں۔" عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔ اور اس کے ساتھ ہی اس نے آگے بڑھنے کا اشارہ کر دیا۔

"یہ کرنل فریدی کون ہے؟" مارسیلا نے ساتھ چلتی ہوئی جولیا سے مخاطب ہو کر کہا۔

"وہ بھی اسی قبیل کا آدمی ہے ——— سخت کٹھور ——— جنہیں صرف اپنے مطلب سے غرض ہوتی ہے۔ انسانی جذبات ان کے سامنے کوئی حقیقت نہیں رکھتے۔" جولیا نے منہ بناتے ہوئے جواب دیا۔

اور مارسیلا نے اس طرح سر ہلا دیا جیسے بات اس کی سمجھ میں اب آئی ہو۔

"عمران ——— اب تمہارا کیا پروگرام ہے۔ آگے ایک

ایسی جگہ آ رہی ہے جہاں سے ہم نے کچھ سوچ کر ہی آگے بڑھنا ہے "۔ تھوڑی دور جانے کے بعد مارسیلا نے آگے بڑھ کر عمران سے مخاطب ہو کر کہا۔

" میں کوئی ایسا راستہ چاہتا ہوں جس سے جلد از جلد ہم ہیڈ کوارٹر پہنچ جائیں "۔ عمران نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

" ایسا راستہ بھی ہے لیکن اس کے لئے ہمیں گوہائی کی کھاڑی پار کرنا ہو گی جس کا عبور کرنا ناممکن ہے لیکن مجھے یقین ہے کہ تمہارا شیطانی دماغ لازماً اس کا بھی کوئی نہ کوئی حل نکال لے گا۔" مارسیلا نے کہا۔

" گوہائی کی کھاڑی ——— وہ کیا ہے ؟ عمران نے چونک کر پوچھا۔

" یہاں سے ہم تقریباً ایک گھنٹہ سفر کرنے کے بعد مشرو پربت کی ترائی میں پہنچیں گے اور وہاں سے گھنے جنگل کے ساتھ ساتھ آگے بڑھتے ہوئے نرکل پہاڑی کے پاس پہنچ جائیں گے۔ نرکل پہاڑی کے آگے گوہائی کی کھاڑی ہے۔ یہ دراصل دو سیدھی چوٹیوں کے درمیان ایک بہت بڑا قدرتی خلا ہے جس کی گہرائی نہ جانے کہاں جا کر ختم ہوتی ہے یہ خلا تقریباً پانچ سو میٹر طویل ہے۔ اگر ہم اس خلا کو کسی طرح پار کر کے دوسری طرف کارن بنا کی پہاڑی پر پہنچ جائیں تو وہاں سے آدھے گھنٹے کے سفر پر بائی بارہ آجاتا ہے، جہاں ہیڈ کوارٹر موجود ہے "۔ مارسیلا نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

" پانچ سو میٹر لمبی گھاٹی ——— اوہ ——— یہ تو بہت فاصلہ ہے۔ لیکن اب مجبوری ہے۔ اگر ہم لمبے راستے سے ہیڈ کوارٹر پہنچے تو ہو سکتا ہے وہ اس دوران ہیڈ کوارٹر سے نکل کر کافرستان پہنچ چکا ہو اور ہم تمہارے پاپا کی طرح آثار قدیمہ پر ہی ریسرچ کرتے رہ جائیں "۔ عمران نے جواب دیا اور مارسیلا مسکرا دی۔

" ٹھیک ہے ——— میں نے تمہیں بتا دیا ہے ، آگے تمہاری مرضی "۔ مارسیلا نے کہا۔

اور عمران نے گوہائی کی کھاڑی کی طرف چلنے کے فیصلے کا اعلان کر دیا اور پھر مارسیلا کی رہنمائی میں وہ چلتے ہوئے تقریباً ایک گھنٹے بعد اس کھاڑی کے سامنے پہنچ گئے۔

واقعی یہ کھاڑی ناقابل عبور تھی۔ دونوں چوٹیوں کے درمیان پانچ سو میٹر یعنی تقریباً ہاف کلو میٹر جتنا ہی فاصلہ تھا اور نیچے گہرائی لامحدود تھی۔ ظاہر ہے کوئی ایسا ذریعہ نہ تھا جس کی مدد سے اسے پار کیا جا سکتا۔

" یہ تو ناممکن ہے ——— خواہ مخواہ اِدھر آ کر وقت ضائع کیا" جولیا نے کھاڑی کو دیکھتے ہی کہا۔ اور تقریباً ٹیم کے ہر آدمی نے جولیا کی تائید کر دی۔

" جوزف ——— افریقہ میں تمہیں ایسی سچویشن پیش آجاتی تو کیا کرتے "۔ عمران نے مسکراتے ہوئے جوزف سے مخاطب

ہو کر کہا۔

"ہاں ــــ مجھے سنہرے عقاب کی مدد حاصل کرنا پڑتی۔ اسی کے مضبوط پروں پر بیٹھ کر ہی گھاٹی پار کی جا سکتی ہے لیکن سنہرا عقاب تو کپالا کے وچ ڈاکٹر کے تابع ہے۔ اگر تم کہو باس تو میں اس سے درخواست کر دوں"۔

جوزف نے بڑے سنجیدہ لہجے میں کہا اور جوزف کی بات سن کر سب ہی ہنس پڑے۔

"چھوڑو ــــ اب درخواست کے لئے کاغذ کہاں سے لیں"۔ عمران نے سر ہلاتے ہوئے بڑے سنجیدہ لہجے میں کہا۔

اس کی تیز نظریں البتہ پورے ماحول کا جائزہ لے رہی تھیں لیکن بظاہر اسے عبور کرنے کا واقعی کوئی راستہ نظر نہ آ رہا تھا۔

"اب یہاں کھڑے ہو کر وقت ضائع کرنے کا کیا فائدہ"۔ جولیا نے خاموشی سے تنگ آ کر کہا۔

"جوزف ــــ مجھے گارتھ بیل کافی مقدار میں نظر آ رہی ہے۔ کیا خیال ہے کتنی جلدی تم اس کی رسی تیار کر سکتے ہو۔ رسی اتنی بڑی ضرور ہو کہ دوسری طرف پہنچ سکے"۔ عمران نے جوزف سے مخاطب ہو کر پوچھا۔

"پانچ سو میٹر لمبی رسی ــــ کیا تمہارا دماغ خراب نہیں ہو گیا ــــ اور پھر اسے دوسری طرف پھینکے گا کون"۔ جولیا نے غصیلے لہجے میں کہا۔

"میں نے تم سے کیا پوچھا ہے جوزف"۔ عمران نے جولیا کی بات سنی ان سنی کرتے ہوئے جوزف سے مخاطب ہو کر کہا۔

"باس ــــ اگر سب مل جل کر کوشش کریں تب بھی دو گھنٹے تو لگ ہی جائیں گے۔ لیکن باس مس جولیا درست کہہ رہی ہیں۔ اس رسی کا آخر ہم کریں گے کیا۔" جوزف نے آہستہ سے کہا۔

"اس سے میں خودکشی کروں گا ــــ سنا ہے بڑی مضبوط رسی ہوتی ہے۔ چلو شروع کرو"۔ عمران نے کرخت لہجے میں کہا۔ اور جوزف تیزی سے ان درختوں کی طرف چل پڑا جن پر گارتھ بیل پڑی نظر آ رہی تھی۔

"آخر آپ کا پروگرام کیا ہے عمران صاحب۔ کچھ ہمیں بھی تو پتہ چلے"۔

صفدر سے نہ رہا گیا تو اس نے بھی پوچھ ہی لیا۔ کیونکہ اس رسی کا اسے بھی کوئی مقصد سمجھ میں نہ آ رہا تھا۔

"میں بتاتا ہوں ــــ ماسٹر کیا سوچ رہے ہیں"۔ یکلخت جوانا نے مداخلت کرتے ہوئے کہا اور سب چونک پڑے۔

"اچھا ــــ چلو تم ہی بتا دو"۔ جولیا نے بڑے طنزیہ لہجے میں کہا۔

"ماسٹر اس رسی کی مدد سے لٹکو پل بنانا چاہتے ہیں۔ میں نے ایسا پل جنوبی ایکریمیا میں ایک پہاڑی درے پر دیکھا تھا۔ گو اس کا فاصلہ خاصا کم تھا"۔ جوانا نے کہا اور عمران کی

آنکھیں چمک اٹھیں۔

"ویری گڈ جوانا ـــــ ویری گڈ ـــــ تمہارا ذہن واقعی اب چلنے لگ گیا ہے"۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"یہ ہبکوٹل پل کیا ہوتا ہے"۔ جولیا نے حیران ہو کر پوچھا۔

"اسے ہینگنگ پل بھی کہتے ہیں ـــــ لکڑی کے بڑے بڑے تختوں کو رسیوں سے باندھ کر درختوں کی مضبوط شاخوں سے گزار کر زمین پہ باندھ دیا جاتا ہے۔ اس طرح ان رسیوں کے زور پر یہ تختے فضا میں مضبوطی سے قائم رہتے ہیں، اور آدمی ان پر سے آسانی سے گزر سکتا ہے"۔ جوانا نے کہا۔

"لیکن دو فرلانگ لمبا تختہ کہاں سے آئے گا"۔ صفدر نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"رسیوں سے باندھ کر بہت سے تختوں کا پل بنایا جا سکتا ہے۔ صرف محنت کرنا ہوگی"۔ جوانا نے مسکراتے ہوئے کہا

"کیا واقعی عمران تم یہ پل بنانا چاہتے ہو لیکن تختے کہاں سے آئیں گے"۔ جولیا نے مڑ کر عمران سے پوچھا۔

"غیر ملک سے درآمد کرنے پڑیں گے"۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔ اور اس طرف کو بڑھ گیا جہاں جوزف گارتھ بیل کی رسی بنانے میں مصروف تھا۔

یہ بیل قدرتی طور پہ رسی کی طرح ہی مضبوط تھی لیکن دو بیلوں کو گانٹھ دینا خاصا مشکل تھا لیکن جوزف اس کام میں ماہر تھا کیونکہ افریقہ کے گھنے جنگلوں میں رہنے والے قبیلے اس بیل

ـے ہی رسیوں کا کام لیتے تھے۔

عمران کے مڑتے ہی باقی سب ممبر بھی ادھر آگئے اور عمران ـنے انہیں بھی گانٹھ دینے کا طریقہ سمجھا دیا۔

چنانچہ وہ سب گارتھ بیلیں اتارنے اور انہیں آپس میں ـنٹھیں دینے میں مصروف ہو گئے۔ اور پھر آدھے گھنٹے کے ـذر واقعی اس عجیب وغریب بیل کی رسی کا ایک بڑا سا ڈھیر وجود ـں آگیا۔

عمران نے اس کی ہر گانٹھ کا معائنہ کیا اور اسے کھینچ کر ـرہی طرح چیک کیا۔

"ٹھیک ہے ـــــ آؤ اب تختے درآمد کریں"۔ عمران نے ـسکراتے ہوئے کہا۔ اور اس طرف کو بڑھ گیا جہاں بانس کا ـنا جنگل تھا۔ اس جنگل میں پچاس میٹر تک لمبے بانس بھی ـوجود تھے۔

عمران نے انہیں بانس کاٹنے کا آسان طریقہ سمجھایا۔ ـور تھوڑی دیر بعد واقعی انہوں نے ڈھیروں بانس کاٹ کر ـیر کر دیئے۔ یہ بانس انتہائی لچکدار ہونے کے ساتھ ساتھ ـتہائی مضبوط بھی تھے۔

عمران کے کہنے پر سارے بانس اٹھا کر گھاٹی کے کنارے ـلائے گئے۔ اور پھر عمران نے دو بانس ایک دوسرے ـتوازی رکھ کر پہلے ان کے دونوں سرے گارتھ بیل سے ـس طرح باندھے گئے جیسے چارپائی کی ادوائن ڈالتے ہوئے

ین رسی کو بٹ کر ڈالا جاتا ہے۔ اس کے بعد اس نے
رسی کی مدد سے دونوں بانسوں کے درمیان جال سا بُننا شروع
کر دیا۔

ایک سیٹ تیار کرنے کے بعد وہ دوسرے سیٹ کی تیاری
میں مصروف ہو گیا۔ باقی افراد بھی اس کام میں اس کے ساتھ
شامل ہو گئے۔ اور پھر تقریباً ایک گھنٹے بعد ان بانسوں کے
دس سیٹ وجود میں آ چکے تھے جن کے درمیان رسیوں کا گھنا
جال بُنا ہوا تھا۔

رسی اب تقریباً ختم ہو گئی تھی اس لئے عمران نے اتنی ہی
رسی اور تیار کرنے کا حکم دیا۔ اور جب رسی تیار ہو گئی تو عمران
نے ان بانسوں کے سیٹوں کو ایک دوسرے سے جوڑنا شروع
کر دیا۔ وہ رسیوں سے ان کے سرے ایک دوسرے کے ساتھ
کافی فاصلے پر رکھ کر خوب مضبوطی سے باندھتا چلا جا رہا تھا۔

"مجھے تو اب بھی یقین نہیں آ رہا کہ یہ سب کچھ کیسے ہو
گا۔" جولیا نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"آ جائے گا ——— آ جائے گا ——— مولوی اور گر
کو تو آنے دو۔ اور ہاں وہ چھوہارے منگوانے تو میں بھول
ہی گیا۔" عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"یو شٹ اپ ——— یہ مذاق کا موقع ہے۔" جولیا نے
جھلا کر کہا۔

"یہی تو موقع ہے ——— اس کے بعد کیا معلوم مو

بھی ملتا ہے یا نہیں۔" عمران نے سنجیدہ لہجے میں کہا اور
جولیا نے ہونٹ بھینچ لئے۔

عمران کے اس فقرے نے سب پر یکساں اثر کیا تھا۔
انہیں صورت حال کی نزاکت کا بخوبی احساس ہو گیا تھا۔ اب
پانچ سو میٹر سے بھی کچھ زیادہ بانس تیار ہو چکے تھے۔

" اس کا ایک سرا گھسیٹ کر دور لے جاؤ اور آہستہ آہستہ
سے آگے کی طرف دھکیلو۔ بس یہ خیال رہے کہ اس کا پچھلا
سرا زمین سے نہ اٹھے۔ ورنہ اس کا اگلا سرا نیچے گہرائی میں
جائے گا۔" عمران نے کہا

"باس ——— اگر ہم اسے اوپر اٹھا کر نیچے پھینک دیں
تو یہ لازماً دوسری طرف ٹکرا جائے گا۔" جوزف نے کہا۔

"نہیں ——— اتنا لمبا بانس کھڑا نہیں ہو سکتا۔" عمران
نے سر ہلاتے ہوئے کہا۔

"باس ——— ایک کام اور ہو سکتا ہے۔ اس کے اگلے
سرے پر رسیاں باندھ کر انہیں ہم درختوں کی چوٹیوں سے
گزار کر نیچے پکڑ لیں اور اسے دھکیلیں۔ اس طرح ہم اسے
گرنے سے سنبھال لیں گے۔" جوزف نے کہا۔

"گڈ ——— یہ اچھی تجویز ہے۔ آؤ اسے گھسیٹ کر لے
چلو۔ اور ان سب نے مل کر اس طویل بانس کو گھسیٹنا شروع کر دیا
جب اس کا ایک سرا کھائی کے قریب پہنچ گیا تو عمران کے
کہنے پر صفدر، ٹائیگر اور جوزف نے اس کے سروں سے رسیاں

باندھیں اور رسیوں کو لے کر ایک درخت پر چڑھ گئے۔
کی چوٹی کے قریب دو ایسے مقام انہوں نے ڈھونڈ نکالے
جہاں مضبوط قسم کے دو شاخے بنتے تھے۔ یعنی دو مضبوط شاخوں
کا درمیانی جوڑ۔ اور پھر ان جوڑوں میں رسیاں ڈال کر انہوں
نے نیچے لٹکا دیں۔

اس کے بعد جوزف اور جوانا نے یہ رسیاں تھام لیں
عمران، صفدر، کیپٹن شکیل، جولیا، مارسیلا اور ٹائیگر نے
آگے کی طرف دھکیلنا شروع کر دیا۔ رسیاں تیزی سے کھسکنے
لیکن جوزف اور جوانا نے انہیں مضبوطی سے کھینچ رکھا تھا۔
لئے بانسوں کی یہ باڑ نیچے گرنے سے محفوظ رہی اور آہستہ
خلا میں بڑھتی ہوئی آگے کھسکتی چلی گئی۔

وہ سب اس طویل اور دیوہیکل باڑ سے چیونٹیوں کی
چمٹے ہوئے تھے۔ ادھر جوزف اور جوانا نے بھی اپنی پوری قوت
صرف کر رکھی تھی۔ ان سب کے جسموں سے پسینے بہہ رہے
لچکدار بانس آہستہ آہستہ آگے بڑھنے کے ساتھ ساتھ
جھٹکوں سے بری طرح ہل بھی رہے تھے۔ اور اب انہیں
ہو گیا تھا کہ اگر وہ جوزف کا بتایا ہوا درختوں سے رسیاں
کا طریقہ نہ اپناتے تو یقیناً بانس نیچے گر پڑتے۔

"جوزف تم سے زیادہ عقلمند ہے۔" جولیا سے نہ رہا گیا
بول ہی پڑی۔

"اپنا اپنا طریقہ ہے ——— میں نے تو سوچا تھا کہ

کے دوسرے سرے پر کھڑا ہو جاؤں گا اور یہ
نیچے گرے گا میں اس کے جھٹکے سے اڑتا ہوا دوسری
پہنچ جاؤں گا لیکن اس طرح ہر آدمی کے لئے نئی باڑ بنانی
پڑتی۔" عمران نے جواب دیا اور سب بے اختیار ہنس پڑے۔

آدھی سے زیادہ کھاڑی سے یہ بانس گزر چکے تھے۔ اور پھر
آہستہ آہستہ آخر کار بانسوں کی یہ باڑ دوسرے سرے پر پہنچ ہی
گئی۔ البتہ اب جوزف اور جوانا نے رسیوں کو درخت کے تنے
سے بل دے دیئے تھے ورنہ جھٹکے سے ان کے قدم بھی زمین سے
اکھڑتے تھے۔

وہ سب پسینے میں ڈوبے ہوئے تھے اور بری طرح ہانپ
رہے تھے۔ لیکن ان کی آنکھیں اس قدر محنت کے باوجود چمک
رہی تھیں کیونکہ وہ ایک خود ساختہ قسم کا پل اس طویل کھاڑی
پر قائم کر چکے تھے۔ لیکن یہ پل مسلسل ہل رہا تھا کیونکہ بانس خاصے
لچکیلے تھے۔

"یہ درمیان میں سے ٹوٹ نہ جائے۔" مارسیلا سے نہ رہا گیا
تو اس نے کہہ ہی دیا۔

"ٹوٹ گیا تو کیا ہو گا۔ نیچے گہرائی کی سیر ہو جائے گی انسان
بلندی کی طرف تو سفر کرتا ہی ہے۔ گہرائی کا سفر بھی تو اسے
کرنا چاہیے۔"

عمران نے بڑی بے نیازی سے کہا اور پھر اس نے اپنی
پشت پر بیگ کو ایڈجسٹ کرنا شروع کر دیا۔

باندھیں اور رب خدا حافظ ——— اگر میں کنوارہ مرجاؤں تو کی جوبڈیر کی شادی کرا دینا۔" عمران نے کہا اور دوسرے لمحے وہ تیزی سے دوڑتا ہوا کھاڑی کے سرے پر گیا اور اس نے دونوں ہاتھوں سے اچھل کر دونوں بالنوں کے درمیان بنے ہوئے رسیوں کے جال کو پکڑا اور فضا میں لٹک گیا۔

اس کا وزن پڑتے ہی یہ عجیب وغریب پل اس بری طرح لہرایا اور اس میں ایسی کڑکڑاہٹ کی آواز سنائی دی کہ سب کے حلق سے بے اختیار چیخیں نکل گئیں لیکن عمران بڑے اطمینان سے رسیوں کو تھامتا ہوا اور فضا میں لٹکا ہوا آگے بڑھتا جا رہا تھا۔ پل بری طرح ہل رہا تھا لیکن عمران اس بے نیاز تیزی سے آگے بڑھتا جا رہا تھا اور سب نے اس طرح سانس روک رکھے تھے جیسے کسی لمحے بھی پل ٹوٹ جائے گا اور عمران کا جسم لامحدود گہرائیوں میں غائب ہو جائے گا۔

ابھی عمران درمیان میں ہی پہنچا تھا کہ اچانک دوسرے سرے کی پہاڑی پر ایک آدمی کا سر نمودار ہوا۔

"اوہ ——— دو آدمی وہاں"۔ جوزف نے یکلخت چیختے ہوئے کہا اور دوسرے لمحے وہ سب چونک کر دیکھنے لگے۔ واقعی اب وہاں دو آدمی نظر آ رہے تھے جن کے ہاتھوں میں مشین گنیں تھیں اور ان کے دیکھتے ہی دیکھتے دونوں نے مشین گنوں کا رخ پل سے لٹکتے ہوئے عمران کی طرف کیا اور پھر وادی مشین گن کی خوفناک فائرنگ سے گونج اٹھی۔

"مکمل انتظام ہو گیا ہے شیرف"۔ کرسی پر بیٹھے ہوئے کرنل جاگورا نے چونک کر دروازے میں داخل ہوتے ہی نوجوان سے مخاطب ہو کر کہا۔

"یس باس ——— میں نے ہر جگہ انتہائی طاقت ور وائرلیس کنٹرول ڈائنا میٹ فٹ کر دیئے ہیں۔ اب ان کے پھٹنے کے بعد اس پہاڑی کا ایک ذرہ بھی باقی نہ رہے گا بلکہ یہاں انتہائی گہری کھائی سی بن جائے گی"۔ سڈول جسم کے مالک شیرف نے مؤدبانہ لہجے میں جواب دیا۔

"گڈ ——— تم اب سامان باندھو اور خچر تیار کر لو۔ اس کے لئے میں تمہیں زیادہ سے زیادہ ایک گھنٹہ دے سکتا ہوں۔ ایک گھنٹے بعد ہم یہاں سے روانہ ہو جائیں گے"۔ کرنل جاگورا نے سخت لہجے میں کہا۔

"باقی سامان تو تیار ہے باس ——— صرف زیر مش
کیس تیار ہو رہا ہے۔ اس کے تیار ہوتے ہی ہم چل پڑیں گے"
شیرف نے سر ہلاتے ہوئے جواب دیا۔

"او کے ——— جلدی کرو۔ ایسا نہ ہو کہ ہم تیاری ہی کرتے
رہ جائیں اور وہ لوگ ہمارے سروں پہ پہنچ جائیں۔"
کرنل جاگورا نے کہا اور شیرف سر ہلاتا ہوا واپس مڑ گیا۔

"کاش کرنل آرنلڈ مجھے واپسی کا نہ کہتا تو میں اس عمر
کو بتا دیتا کہ کرنل جاگورا کیا ہے؟" کرنل جاگورا نے ہونٹ
چباتے ہوئے بڑبڑا کر کہا۔

اسی لمحے میز پر پڑے ہوئے ٹرانسمیٹر سے تیز سیٹی کی آواز
سنائی دی اور کرنل جاگورا بری طرح چونک پڑا۔

"اوہ ——— مجھے منگل ساؤ کا تو خیال ہی نہیں آیا تھا۔
اس نے واقعی اتنے گھنٹوں سے کال بھی نہیں کیا"۔ کرنل جاگورا
نے کہا اور اٹھ کر تیزی سے ٹرانسمیٹر کی طرف بڑھ گیا۔

اس نے جلدی سے ٹرانسمیٹر کا بٹن آن کر دیا۔

"ہیلو ——— منگل ساؤ کالنگ تھایو گی۔ اوور"
منگل ساؤ کی تیز آواز سنائی دی۔

"یس ——— تھایو گی اٹنڈنگ ——— تم نے اتنی دیر لگا
کال کیوں کی ہے ——— اوور"۔ کرنل جاگورا نے انتہائی کرخت
لہجے میں کہا۔

"باس ——— انتہائی حیرت انگیز صورت حال ہے۔ میں

بھی دیکھتا رہا کہ ان کا پروگرام کیا ہے۔ اوور"۔ منگل ساؤ کی
حیرت بھری پرجوش آواز سنائی دی۔

"کیا مطلب ——— کیا کہنا چاہتے ہو تم۔ اوور"۔ کرنل جاگورا
نے حیران ہو کر پوچھا۔

"باس ——— انہوں نے بائی بارہ پہنچنے کے لئے گوہاٹی کھاڑی
کا راستہ اختیار کیا تو میں حیران رہ گیا کہ گوہاٹی کھاڑی تو قطعاً ناقابل
عبور ہے۔ چنانچہ میں ان کے تعاقب میں رہا اور باس انہوں نے
اس پانچ سو میٹر طویل خوفناک کھاڑی کو عبور کرنے کا حیرت انگیز
اور ناقابل یقین منصوبہ بنایا ہے ——— اوور"۔ منگل ساؤ نے کہا۔

"گوہاٹی کی کھاڑی پار کرنے کا منصوبہ ——— کیا تمہارا دماغ
تو خراب نہیں ہو گیا ——— وہ کس طرح عبور کی جا سکتی ہے
اوور"۔ کرنل جاگورا نے غصے سے چیختے ہوئے کہا۔

"یہی تو حیرت انگیز اور ناقابل یقین بات ہے باس....."
منگل ساؤ کی آواز سنائی دی اور پھر اس نے گارتھ بیلوں سے
رسیاں بنانے سے لے کر بانسوں کا پل بنا کر اسے کھاڑی کے آر پار
پہنچنے تک کی تمام تفصیل بتا دی۔

اور جیسے جیسے وہ تفصیل بتاتا جا رہا تھا۔ کرنل جاگورا کی
آنکھیں حیرت کی شدت سے پھیلتی جا رہی تھیں اس کی آنکھوں
میں ایسے تاثرات ابھر آئے تھے جیسے اسے منگل ساؤ کی بات
پر یقین نہ آ رہا ہو۔

"اب مجھے یقین ہو گیا ہے منگل ساؤ کہ تمہارا دماغ واقعی

الٹ گیا ہے۔ اوور"۔ پوری تفصیل سننے کے بعد کرنل جاگورا
نے دانت پیستے ہوئے کہا۔
"سب کچھ میری آنکھوں کے سامنے ہو رہا ہے باس۔ ورنہ
میں بھی صرف سنتا تو یقین نہ کرتا۔ ویسے باس وہ ایک ایک کر کے
اسے یقیناً پار کریں گے اور اگر دو آدمی بھجوا دیں تو انہیں
یہاں آسانی سے شکار کیا جا سکتا ہے۔ میرے پاس اسلحہ نہیں
ہے ورنہ میں انہیں شکار کر لیتا۔ میرے پاس صرف واؤ ہے
اور واؤ سے جھاڑیاں تو کاٹی جا سکتی ہیں۔ اس سے انسانی
سر نہیں کاٹے جا سکتے۔ اوور"۔ منگل ساؤ نے کہا۔
اور کرنل جاگورا سمجھ گیا کہ منگل ساؤ کے پاس صرف وہ چھرا
ہے جسے یہاں کی مقامی زبان میں واؤ کہتے ہیں۔ یہ ایک قوس دار
چھرا ہوتا ہے جس سے جھاڑیاں بھی کاٹی جا سکتی ہیں دست بدست
لڑائی میں بھی کام آتا ہے۔ لیکن یہ خودکار اسلحے کی طرح استعمال
نہیں کیا جا سکتا۔
"ٹھیک ہے ——— میں ابھی آدمی بھیجتا ہوں۔ اگر تمہاری
بات درست ہے تو پھر واقعی انہیں اسی کھاڑی میں آسانی سے
دفن کیا جا سکتا ہے۔ اوور اینڈ آل"۔ کرنل جاگورا نے چیختے
ہوئے کہا اور ٹرانسمیٹر آف کر کے وہ تیزی سے پلٹا اور اس
میز کے کنارے پر لگا ہوا ایک بٹن دبا دیا۔
چند لمحوں بعد دروازہ کھلا اور ایک نوجوان اندر داخل
ہوا۔

"شیرف کو بلاؤ ——— جلدی۔ فوراً"۔ کرنل جاگورا نے
چیخ کر کہا۔
اور وہ نوجوان تیزی سے مڑ کر واپس چلا گیا۔ کرنل جاگورا
بے چینی سے ٹہلنے لگا۔
"یس باس ———" تھوڑی دیر بعد ہی قوی ہیکل
نوجوان شیرف نے اندر داخل ہوتے ہوئے کہا۔
"شیرف ——— پاکیشیائی پارٹی گوہاٹی کی کھاڑی پار
کر کے ہیڈ کوارٹر پر حملہ آور ہونا چاہتی ہے اور منگل ساؤ کی
رپورٹ کے مطابق اس نے انتہائی حیرت انگیز منصوبہ بندی
کی ہے۔ بہرحال یہ موقع ہے کہ اس کا آسانی سے خاتمہ کیا
جا سکتا ہے۔ تم فوراً گنجسہ تیار کرو۔ میں تمہارے ساتھ
خود چلوں گا۔ اگر یہ پارٹی ختم ہو جاتی ہے تو پھر ہمیں ہیڈ کوارٹر
چھوڑنے اور تباہ کرنے کی ضرورت ہی نہیں ہو گی۔
کرنل جاگورا نے بڑے بے چین سے لہجے میں کہا۔
"گوہاٹی کی کھاڑی ——— مگر باس ....." شیرف نے
حیرت بھرے انداز میں کچھ کہنا چاہا۔
"مجھے تمہاری حیرت کا علم ہے ——— لیکن یہ انسانوں
کا نہیں شیطانوں کا ٹولہ ہے۔ ان سے ہر بات کی توقع کی جا
سکتی ہے ——— جلدی کرو ایسا نہ ہو کہ وہ ہمارے پہنچنے
تک کھاڑی پار کر لیں۔ فوراً تیاری کرو۔ دور مار سپیشل مشین گنیں
ساتھ لے لینا ——— جلدی کرو"۔ کرنل جاگورا نے ہاتھ اٹھا کر

اس کی بات کاٹتے ہوئے کہا۔ اور شیرف کندھے اچکاتا ہوا واپس مڑ گیا۔

تھوڑی دیر بعد وہ دونوں تیز رفتار خچروں پر بیٹھے ہیڈ کوارٹر سے نکل کر کارن پنا کی پہاڑی کی طرف جیسے اڑے جا رہے تھے۔ کارن پنا کی پہاڑی بانٹی باڑہ سے تقریباً آدھے گھنٹے کے فاصلے پر تھے اور اس کے پار گوہالی کی کھاڑی تھی۔

ان دونوں کے ہاتھوں میں سپیشل مشین گنیں تھیں جن کی رینج دو ہزار میٹر سے بھی زیادہ تھی۔ خچروں کو بھگاتے وہ اونچی نیچی پگڈنڈیوں پر تیزی سے سفر کر رہے تھے۔ اور پھر تقریباً بیس منٹ میں وہ کارن پنا کی پہاڑی کے دامن میں پہنچ کر خچروں سے اتر گئے۔ شیرف نے دونوں خچر ایک درخت سے باندھے اور پھر وہ تیزی سے پہاڑی کے اوپر چڑھنے لگے۔

"ٹھہرو —— پہلے مجھے صورت حال دیکھنے دو"۔ کرنل جاگورا نے اوپر چوٹی پر پہنچ کر کہا:

اور شیرف اس کے حکم پر ایک چٹان کے پیچھے رک گیا اور کرنل جاگورا نے سر اٹھا کر دوسری طرف دیکھا۔ اور اسے جو منظر نظر آیا اس نے چند لمحوں کے لئے تو اسے واقعی مبہوت کر کے رکھ دیا۔

کھائی کے درمیان بانسوں سے بنا ہوا ایک پل نظر آ رہا تھا جس کے درمیان رسیوں کا جال تھا اور اس جال سے لٹکا ہوا ایک آدمی تقریباً اس کھائی کے درمیان پہنچ چکا تھا۔ وہ جال

ن رسیوں کو پکڑ پکڑ کر آگے بڑھ رہا تھا۔ جبکہ دوسری طرف دو رتیں اور کئی مرد موجود تھے

"آجاؤ —— ہم وقت پر پہنچ گئے ہیں"۔ کرنل جاگورا نے یرت کے سمندر سے نکلتے ہوئے چیخ کر شیرف سے کہا اور یزی سے آگے بڑھ گیا۔

شیرف بھی اس کے پیچھے اوپر آ گیا۔ اور ایک بار تو اس کی ی حیرت کی شدت سے وہی حالت ہوئی جو اس سے پہلے کرنل جاگورا کی ہو چکی تھی۔ اس کی آنکھوں کے سامنے ایک ناقابل یقین منظر تھا اور اگر وہ یہ سب کچھ آنکھوں سے نہ دیکھ رہا ہوتا تو کبھی اس پر یقین نہ کرتا۔ لیکن بہر حال یہ حقیقت تھی۔

"اس آدمی پر فائر کھول دو"۔ کرنل جاگورا نے چیخ کر کہا ور ساتھ ہی اس نے اپنی مشین گن بھی بانسوں کے مصنوعی پل سے لٹکتے ہوئے آدمی کی طرف کر دی۔ شیرف نے بھی نتہائی پھرتی سے مشین گن سیدھی کی۔

"فائر" —— کرنل جاگورا نے چیخ کر کہا۔ اور دونوں مشین گنوں نے بیک وقت شعلے اگلے۔ اور وادی مشین گنوں کی تڑتڑاہٹ سے گونج اٹھی۔

لیکن اس کے ساتھ ہی کرنل جاگورا اور شیرف دونوں کے حلق سے بیک وقت چیخیں نکلیں اور شیرف تو اچھل کر پشت کے بل نیچے گرا اور پھر قلابازیاں کھاتا ہوا لڑھک کر کنارے سے اس خوفناک اور لامحدود کھائی کی گہرائی میں گرتا

چلا گیا۔ جبکہ کرنل جاگورا کے ہاتھ سے مشین گن نکل گئی تھی۔ اسے یوں محسوس ہوا تھا جیسے اس کا سالم ہاتھ ہی اڑ گیا ہو لیکن اس نے انتہائی پھرتی سے ایک چٹان کے پیچھے چھلانگ لگا دی تھی اور دوسری باڑ کی گولیاں اس چٹان کے ساتھ ٹکرائی تھیں۔

اگر وہ ایک لمحے کے لئے بھی رک جاتا تو یقیناً اس کی باڑھ اس کے بخیے اڑا دیتی۔ شیرف کی گہرائی میں ڈوبتی ہوئی چیخ ابھی تک اس کے کانوں میں پوری قوت سے گونج رہی تھی۔

چٹان کے پیچھے رکتے ہی اس نے اپنے ہاتھ کو دیکھا تو اس کی تین انگلیاں صاف ہو چکی تھیں۔ اور ان میں سے خون فوارے کی طرح نکل رہا تھا۔

اس نے ہونٹ بھینچتے ہوئے جلدی سے اپنی جیب سے رومال نکالا اور پھر اسے کلائی پر رکھ کر پوری قوت سے گھما کر گانٹھ دے دی۔ تاکہ خون کی روانی بند ہو جائے اور پھر اس نے چٹان کے پیچھے سے سر باہر نکال کر اس طرف جھانکنا چاہا لیکن اسی لمحے تڑتڑاہٹ کی آوازیں ایک بار پھر گونجیں اور کرنل جاگورا نے بجلی کی سی تیزی سے سر پیچھے کر لیا۔ اس نے تیزی سے ارد گرد دیکھا اور پھر رینگتا ہوا پچھلی چٹان کی طرف بڑھنے لگا۔ اس چٹان کے پیچھے سے ہو کر وہ تیزی سے اچھل کر ایک اور چٹان کے پیچھے آیا اور

اس نے سر باہر نکال کر دیکھا۔

دوسرے لمحے وہ یہ دیکھ کر چونک پڑا کہ بانسوں کے پل سے لٹکنے والا نوجوان اب دوسرے کنارے کے بالکل قریب پہنچ گیا تھا۔ وہ نہ صرف زندہ تھا بلکہ اس کے جسم سے خون بھی نہ بہہ رہا تھا۔ کرنل جاگورا نے ہونٹ بھینچ لئے۔

دوسرے کنارے پر موجود افراد چٹانوں کے پیچھے چھپے ہوئے تھے۔ کرنل جاگورا نے اٹھ کر کھڑے ہونے کی کوشش کی ہی تھی۔ کہ ایک بار پھر دوسرے کنارے سے شعلے چمکے اور وہ بجلی کی سی تیزی سے دوبارہ چٹان کے پیچھے چھپ گیا۔

"اوہ —— کاش میری مشین گن ہی مل جاتی یا پھر میں فائر کرنے کی بجائے اس پل کو ہی دھکیل کر نیچے گرا دیتا۔"

کرنل جاگورا نے ہونٹ بھینچتے ہوئے کہا۔ اور دوسرے لمحے وہ تیزی سے مڑا اور پھر اسی طرح رینگتا ہوا وہ پہاڑی کی عقبی طرف آیا اور اتنی تیزی سے نیچے اترنے لگا جیسے اس کے پیروں میں پنکھے فٹ ہو گئے ہوں۔

موجودہ صورت حال کے مطابق اب اس کا وہاں رہنا اس کے لئے خطرناک ثابت ہو سکتا تھا۔ پل سے لٹکنے والا آدمی چند ہی لمحوں میں اس پہاڑی پر پہنچ جاتا۔ اور اس کے بعد اس کے لئے فرار کا موقع ہی نہ رہتا۔ اس لئے اس نے اب یہی فیصلہ کیا تھا کہ وہ فرار ہو کر فوراً ہیڈ کوارٹر پہنچے اور پھر وہاں سے فوری طور پر سامان سمیت آگے بڑھ جائے

موجودہ صورت میں اس کے پاس اس کے سوا اور کوئی چا
نہ تھا۔

چند لمحوں میں وہ درخت سے بندھے خچر کے پاس پہنچ
گیا۔ اس نے اپنے خچر کو کھولا اور تیزی سے اُسے واپس
اپنے ہیڈ کوارٹر کی طرف دوڑانے لگا۔ وہ مڑ مڑ کر اوپر کا
پتا کی پہاڑی کی طرف دیکھ رہا تھا۔ لیکن اسے ابھی تک کسی آد
کی جھلک دکھائی نہ دی تھی۔ اسے یقین تھا کہ وہ اب بھی آس
سے ہیڈ کوارٹر کو تباہ کر کے ملکی وے سے نکل سکتا ہے۔

جوزف کے چیختے ہی سب کی نظریں تیزی سے دوسرے
نارے پر گئیں۔ جہاں دو آدمی واقعی مشین گنیں سیدھی کر کے
ان کو نشانہ بنا رہے تھے۔ اور اس کے ساتھ ہی مشین گن
ی تڑتڑاہٹ گونج اٹھی۔

یہ فائر جوزف کی طرف سے ہوا تھا اور اس کے ساتھ
ی ایک آدمی اچھل کر پیچھے گرا اور لڑھکتا ہوا نیچے گہرائی میں
گرا۔ جبکہ دوسرے آدمی کے ہاتھ پر گولیاں پڑی تھیں۔
س کی مشین گن تو ہاتھ سے نکل گئی تھی لیکن وہ بجلی کی سی
زی سے ایک چٹان کی اوٹ میں ہو گیا تھا۔

" ان کے اور بھی ساتھی ہو سکتے ہیں —— چٹانوں کی
ٹ لے لو۔" جولیا نے چیختے ہوئے کہا اور وہ سب تیزی
ے مختلف چٹانوں کی اوٹ میں ہونے کے لئے کود گئے۔

اسی لمحے صفدر کی مشین گن سے فائر ہوا اور چٹان کے پیچھے سے نمودار ہونے والا سر پیچھے ہٹ گیا۔

عمران بدستور رسیوں کو پکڑتا آگے بڑھتا جا رہا تھا۔ اب اس کی رفتار میں پہلے سے زیادہ تیزی آگئی تھی اور اس تیزی کی وجہ سے پل اس طرح جھول رہا تھا کہ جیسے ٹوٹ کر گرا اور ابھی گرا۔

چند لمحے بعد جوزف کو دور ایک چٹان کے پیچھے سے کسی کا سر نمودار ہوتا دکھائی دیا۔ تو اس نے ایک بار پھر فائر کھول دیا لیکن وہ سر غائب ہو گیا۔

ان سب کی نظریں دوسرے کنارے پر پھیلی ہوئی چٹانوں پر بجلی کی سی تیزی سے پھیل رہی تھیں کیونکہ عمران اس وقت شدید ترین خطرے میں تھا۔ اسے کسی بھی چٹان کے پیچھے سے آسانی سے گولی ماری جا سکتی تھی اور اب بھی اگر جوزف پہلے ہی فائر نہ کھول دیتا تو کم از کم عمران کی موت یقینی تھی۔

ان سب کے سانس رکے ہوئے تھے اور جسم کا خون جیسے منجمد ہو کر رہ گیا تھا لیکن نہ ہی کسی چٹان کے پیچھے سے فائر ہوا اور نہ ہی کوئی آدمی نمودار ہوا۔ یہاں تک کہ عمران پل پار کر کے دوسری طرف چٹانوں پر پہنچ گیا اور ان کے سینوں میں رکے ہوئے سانس یکلخت بحال ہو گئے۔

عمران دوسرے کنارے پر پہنچتے ہی تیزی سے چٹانوں میں غائب ہو گیا اور وہ سب چٹانوں کے پیچھے سے نکل کر

باہر آگئے۔

"ان کو کیسے ہمارے اس راستے کی خبر مل گئی۔" مارسیلا نے حیران ہو کر کہا۔

"اوہ۔ ہاں ---- یقیناً ہماری نگرانی ہو رہی ہے۔ جوزف تم ذرا پیچھے جا کر چیک کرو لیکن ذرا احتیاط سے۔" جولیا نے تیز لہجے میں کہا اور جوزف کی طرف مڑ گئی۔

"واقعی مسی ---- کوئی چوہا ہمارے پیچھے ضرور ہے۔ میں ابھی اسے بل سے باہر نکالتا ہوں۔" جوزف نے سر ہلاتے ہوئے جواب دیا اور مشین گن اٹھائے تیزی سے ایک جھاڑی کے پیچھے رینگ گیا۔

باقی سب افراد پہاڑی کے دوسرے کنارے کی طرف ہی متوجہ تھے اور پھر عمران ایک پہاڑی کے پیچھے سے نمودار ہوا اور اس نے انہیں آنے کا اشارہ کر دیا۔

"اوہ ---- اس کا مطلب ہے دو ہی آدمی تھے۔ دوسرا یقیناً فرار ہو گیا ہو گا۔ مارسیلا تم جاؤ ---- جلدی کرو۔" جولیا نے کہا۔ اور مارسیلا کو پل پار کرنے کے لئے کہہ دیا۔

"ہمیں پھر بھی محتاط رہنا چاہئیے۔" صفدر نے کہا اور سب نے سر ہلا دیا۔

مارسیلا تیزی سے آگے بڑھی اور پھر وہ عمران کی طرح پل کی رسیاں پکڑے فضا میں جھولتی ہوئی آگے بڑھنے لگی۔ اور تھوڑی دیر بعد جب وہ بخیریت دوسری طرف پہنچ گئی تو جولیا نے

ٹائیگر کو آگے بڑھنے کے لئے کہا۔

"آپ جائیں مس جولیا ——— ہم مرد بعد میں آئیں گے" ٹائیگر نے کہا۔

"جاؤ" جولیا نے غصیلے لہجے میں جواب دیا تو ٹائیگر سر ہلاتا ہوا آگے بڑھ گیا۔

اسی لمحے دور پیچھے پہاڑیوں پر مشین گن کی فائرنگ کی آواز گونجی اور وہ سب اچھل کر پیچھے مڑ کر دیکھنے لگے

"میرا خیال ہے جوزف نے شکار کر لیا ہے۔" صفدر نے کہا۔

"ہاں ——— یہ فائرنگ اسی کی ہے۔ اگر اس کے شکار کے پاس گن ہوتی تو وہ لازماً ہم پر پشت پر سے وار کرتا۔" جولیا نے جواب دیا۔

اور پھر جب ٹائیگر دوسری طرف پہنچا تو جوزف کندھے پر ایک آدمی کو اٹھائے جھاڑیوں میں سے نمودار ہوا۔

"یہ تھا وہ جولیا ——— یہاں سے کچھ دور ایک درخت پر چڑھا ہوا تھا۔" جوزف نے ان کے سامنے آکر اس آدمی کو زمین پر پٹختے ہوئے کہا۔ اس آدمی کا جسم گولیوں سے چھلنی ہو چکا تھا۔

"تمہیں کیسے نظر آ گیا" جولیا نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"جنگل میں جوزف کی نظروں سے تو چیونٹی بھی نہیں بچ سکتی۔ یہ تو پھر آدمی ہے۔" جوزف نے دانت نکالتے ہوئے

کہا اور سب ہنس پڑے۔

"اور تو کوئی آدمی نہ تھا" صفدر نے پوچھا اور جوزف نے انکار میں سر ہلا دیا۔

"چلیں مس جولیا ——— اب آپ چلیں" صفدر نے جولیا سے مخاطب ہو کر کہا

"میرا خیال تھا میں آخر میں جاتی" جولیا نے چونک کر کہا۔

"نہیں ——— پل کا کوئی پتہ نہیں کہ کس وقت ٹوٹ جائے۔ اس لئے بھاری بدن والے آخر میں جائیں گے۔" صفدر نے کہا اور جولیا چند لمحے تو خاموش رہی پھر آگے بڑھ گئی۔

"کیپٹن شکیل ——— اب آپ جائیں گے" صفدر نے کیپٹن شکیل سے مخاطب ہو کر کہا جو خاموش کھڑا تھا۔

"میں چلا جاؤں گا لیکن میں کافی دیر سے عمران کو غائب دیکھ رہا ہوں۔ نجانے وہ کہاں چلا گیا ہے" کیپٹن شکیل نے [illegible]اتے ہوئے کہا [illegible] تھا۔

اور صف[illegible]ئے ہو ——— اوہ کیوں ——— کیا ہوا ——— مجھے [illegible] دیا گیا ان لوگوں نے پل پار کر لیا۔ اوور" دوسری طرف سے چونک کر پوچھا گیا۔

"وہ پار کر رہے ہیں ——— میں درخت سے گر گیا ہوں باس۔ میری کئی ہڈیاں ٹوٹ گئی ہیں ——— اوہ۔ اوور" صفدر نے اسی طرح کراہتے ہوئے کہا۔ کراہنے کی وجہ سے اس کا

جیسے کیپٹن شکیل نے بچگانہ بات کر دی ہو۔ اور اس کے اس
طرح ہنسنے پر کیپٹن شکیل بھی شرمندہ سے انداز میں ہنس پڑا
اسے بھی شاید یہ بات سمجھ میں آگئی تھی کہ عمران کے متعلق
اس کا یہ خیال واقعی بچگانہ سا ہے۔

جولیا کے بعد کیپٹن شکیل دوسری طرف پہنچ گیا۔

"جوانا ——— اب تم جاؤ" صفدر نے کہا۔

"آپ چلے جائیں ——— ہو سکتا ہے میرا وزن یہ پل
سہار سکے۔

"ارے نہیں ——— اگر عمران گزر گیا ہے تو تم جیسے دو
گزر سکتے ہیں۔ اس کی جسامت نہ دیکھو وزن میں پورا پہاڑ ہے"
صفدر نے ہنستے ہوئے کہا۔

اور جوانا مسکراتا ہوا آگے بڑھا اور صفدر ہونٹ بھینچ
کر اسے دیکھنے لگا۔ اس نے جوانا کو حوصلہ دینے کے لئے
فقرہ تو کہہ دیا تھا لیکن اس کے ذہن میں بھی یہ خطرہ موجود
تھا کہ کہیں یہ پل ٹوٹ نہ جائے۔

"یہ تھا وہ جولیا ——— یہاں ——— یہ
پر چڑھا ہوا تھا۔" جوزف نے ان کے سامنے
کو زمین پر پھینکتے ہوئے کہا۔ اس آدمی کا جسم گولیوں سے چھلنی
ہو چکا تھا۔

"تمہیں کیسے نظر آگیا" جولیا نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"جنگل میں جوزف کی نظروں سے تو چیونٹی بھی نہیں بچ
سکتی۔ یہ تو پھر آدمی ہے" جوزف نے دانت نکالتے ہوئے

چند لمحوں بعد وہ اس کی کلائی سے وہ گھڑی اتار کر غور سے
دیکھنے لگا جس پر اسے ٹرانسمیٹر واچ کا خیال گزرا تھا۔

"اوہ ——— یہ تو واقعی ٹرانسمیٹر فٹڈ ہے" صفدر
نے ہونٹ بھینچتے ہوئے کہا۔ اور پھر اس نے اس کا ونڈ بٹن
کھینچ لیا۔ دوسرے لمحے گھڑی کے درمیان میں ایک نقطہ
جلنے بجھنے لگا۔

"ہاں ——— بالکل تم یہیں رکو گے۔ جیسے ہی یہ لوگ پہنچیں
تم نے ٹرینچ فائر کر دینا ہے اور میں ہیڈ کوارٹر اڑا دوں گا۔
ہیلو منگل ساؤ۔ جہا یوگی اٹنڈنگ یو۔ اوور" دوسری طرف
سے ایک آواز سنائی دی۔

"ہب ——— ہب ——— باس۔ میں شدید زخمی ہو گیا ہوں
اوور" صفدر نے آواز بدل کر اس طرح کہا جیسے واقعی وہ درد
سے کراہ رہا ہو۔ حالانکہ اس نے یہ پوز اس لئے بنایا تھا کیونکہ
اسے اس آدمی کا لہجہ اور آواز کا علم نہ تھا جسے وہ جہا یوگی منگل
ساؤ کے نام سے پکار رہا تھا۔

"زخمی ہو گئے ہو ——— اوہ کیوں ——— کیا ہوا ——— مجھے
بتاؤ کیا ان لوگوں نے پل پار کر لیا۔ اوور" دوسری طرف سے
چونک کر پوچھا گیا۔

"وہ پار کر رہے ہیں ——— میں درخت سے گر گیا ہوں
باس۔ میری کئی ہڈیاں ٹوٹ گئی ہیں ——— اوہ۔ اوور" صفدر
نے اسی طرح کراہتے ہوئے کہا۔ کراہنے کی وجہ سے اس کا

اصل لہجہ سامنے نہ آ رہا تھا۔ اس لئے دوسری طرف سے
بولنے والا اس کے لہجے پر چونکا ہی نہ تھا۔
"تم بھی کوشش کر کے اس پل سے آجاؤ۔ اب میں نے
ان کے خاتمے کا نیا پلان بنایا ہے۔ جیسے ہی یہ ہیڈ کوارٹر میں
داخل ہوں گے، کیرٹن ٹریپ فائر کرے گا اور میں وائرلیس کے
ذریعے ڈائنامائیٹ اڑا دوں گا۔ تم نے بھی چھپ کر خیال رکھنا ہے
اگر ان میں سے کوئی بچ جائے تو مجھے ٹرانسمیٹر پر اطلاع دینا۔
اوور اینڈ آل" دوسری طرف سے تیز تیز لہجے میں کہا گیا اور اس
کے ساتھ ہی گھڑی کے درمیان چمکتا ہوا نقطہ خود بخود بجھ گیا۔
صفدر نے ہونٹ بھینچتے ہوئے جلدی سے گھڑی کو جیب
میں ڈالا اور پھر پل کی طرف بھاگنے لگا۔
اسے خیال آ رہا تھا کہ عمران ان کے پیچھے گیا ہے کہیں
وہ اکیلا ہی اس ہیڈ کوارٹر میں داخل نہ ہو جائے۔ وہ اب
اس مہا یوگی کی ساری پلاننگ سمجھ گیا تھا۔
اس نے ہیڈ کوارٹر میں وائرلیس آپریٹس ڈائنامائیٹ
لگا دیئے تھے تاکہ ان کے اندر داخل ہوتے ہی وہ پورے
ہیڈ کوارٹر کو اڑا دے۔ اس لئے اب عمران کو روکنا ضروری
ہو گیا تھا۔
چنانچہ صفدر انتہائی تیز رفتاری سے پل سے جھولتا ہوا آگے
بڑھتا چلا گیا۔ اور تھوڑی دیر بعد جب وہ دوسرے کنارے پر
پہنچا تو اس کے سارے ساتھی وہاں اس کے انتظار میں موجود

ـے۔
"عمران کہاں گیا ہے؟" صفدر نے بڑی بے چینی سے
سیلا سے پوچھا۔
"یہاں دو آدمی آئے تھے ——— ایک تو مر گیا۔ اور دوسرا
ہو گیا۔ لیکن مرنے والے کا خچر نیچے موجود تھا۔ اس لئے
ان نے مجھے کہا کہ وہ خچر پر اس کا پیچھا کرتا ہے۔ باقی ساتھی
پار کر کے آجائیں۔" مارسیلا نے جواب دیا۔
"اوہ ——— عمران کو روکنا ضروری ہے۔ انہوں نے اپنے
ڈ کوارٹر میں موت کا جال پھیلا رکھا ہے۔" صفدر نے ہونٹ
ینچتے ہوئے کہا۔
"آخر ہوا کیا ہے؟" جولیا نے پوچھا تو صفدر نے ٹرانسمیٹر واچ
ر اس پر ہونے والی تمام گفتگو بتا دی۔ اور سب کے چہروں پر
ناؤ آ گیا۔
"اور پھر اس سے پہلے کہ وہ مزید کوئی بات کرتے دور سے
یک زوردار گڑگڑاہٹ کے ساتھ اس قدر خوفناک دھماکہ کی
واز سنائی دی کہ ان کے قدموں کے نیچے پہاڑی بھی اس طرح
رزنے لگی جیسے وہاں خوفناک زلزلہ آ گیا ہو۔
"اوہ ——— یہ آواز یقیناً باتی پاڑہ سے آئی ہے" مارسیلا
نے تیز لہجے میں کہا۔
"اوہ ——— اس کا مطلب ہے انہوں نے ہیڈ کوارٹر
ڑا دیا ہے۔" صفدر نے ہونٹ بھینچتے ہوئے کہا۔ اور اسی

لمحے انہیں دور فضا میں گرد کے بادل سے آسمان کی طرف بلند
ہوتے دکھائی دیئے۔

" صفدر نے جلدی سے ٹرانسمیٹر واچ جیب سے نکالی اور
کاونڈ بٹن کھینچ لیا۔ گھڑی کے درمیان نقطہ ایک بار پھر چمکنے لگا

" ہیلو ــــ ہیلو ــــ منگل ساؤ کالنگ۔ اوور" صفدر نے
لے اسی طرح کراہتے ہوئے کہا۔

" یس ــــ تھایوگی اٹینڈنگ۔ اوور" چند لمحوں بعد
تھایوگی کی آواز سنائی دی۔ اس کا لہجہ بے حد پرجوش تھا

" ب ــــ ب ــــ باس۔ یہ دھماکہ ــــ کیا ہیڈ کوارٹر
اڑا دیا گیا۔ ابھی یہ لوگ تو پہاڑی پر ہی ہیں۔ اوور" صفدر
نے اسی لہجے میں کہا۔

" اوہ ہاں ــــ ان کا اہم ترین آدمی اندر آگیا تھا۔ وہ
عمران۔ کیرٹن نے مجھے بتایا کہ ایک آدمی خچر پر وہاں پہنچا ہے
میں نے جب اس کا حلیہ پوچھا تو مجھے پتہ چلا کہ وہی اصل
شیطان ہے۔ چنانچہ میں نے ہیڈ کوارٹر اڑا کر اس کا خاتمہ
کر دیا ہے۔ اب باقی افراد کی وہ حیثیت نہیں رہی۔ کیرٹن
موجود ہے۔ اس کے پاس اسلحہ بھی ہے۔ تم ان کے پیچھے
آتے رہو۔ کیرٹن شمالی پہاڑ کی دوسری کھوہ میں چھپا ہوا ہے
تم اس سے مل لینا اور پھر تم دونوں نے مل کر ان سب کا
خاتمہ کر دینا ہے۔ اوور اینڈ آل" دوسری طرف سے کہا گیا
اور اس کے ساتھ ہی گھڑی کے درمیان چمکتا ہوا نقطہ ایک

بار پھر بجھ گیا۔ اور ان سب کو یوں محسوس ہوا جیسے نقطے کے
بجھتے ہی ان کے دل بھی بجھ گئے ہوں۔ عمران کی موت
یقینی ہو چکی تھی۔

" نہیں۔ نہیں ــــ ایسا نہیں ہو سکتا ــــ عمران
نہیں مر سکتا" یکلخت مارسیلا ہذیانی انداز میں چیخ پڑی اور
وہ سب چونک کر اسے دیکھنے لگے۔ جیسے انہیں مارسیلا کے
اس ہذیانی انداز پر یقین نہ آرہا ہو۔ لیکن مارسیلا کے چہرے پر
موجود تاثرات بتا رہے تھے کہ وہ بھی عمران کے سحر میں جکڑی
جا چکی ہے اور انہوں نے بے اختیار سر جھکا لیے۔

جولیا دونوں ہاتھوں سے منہ چھپائے کھڑی تھی۔ اس
طرح جیسے اس نے اب زندگی بھر کسی چیز کو نہ دیکھنے کی قسم
کھائی ہو۔

عمران خچر دوڑاتا ہوا تیزی سے بانی پاڑہ کی طرف بڑھے
جا رہا تھا۔ اس نے مارسیلا سے راستہ اور بانی پاڑہ پہاڑی
کے بارے میں معلومات حاصل کر لی تھیں۔ اس لئے وہ اتنے
اطمینان سے آگے بڑھ رہا تھا جیسے یہ سارے راستے اس
کے دیکھے ہوئے ہوں۔

پھر تقریباً آدھے گھنٹے تک اونچی نیچی پہاڑیوں پر سفر کرتا
ہوا وہ ایک اونچی پہاڑی کے دامن میں پہنچ گیا۔ اس پہاڑی
کے نیچے موجود ایک پرانا اور ٹوٹا ہوا لکڑی کا پل ہی بانی
پاڑہ کی خاص نشانی تھی۔ قدیم زمانے میں شاید یہ پل بنایا گیا تھا
جو اب ٹوٹ چکا تھا۔ لیکن اس کے بقایا جات اس کی موجودگی
کو ابھی تک ظاہر کر رہے تھے۔

" ہوں ----- تو اس پہاڑی پر ہے وہ ہیڈ کوارٹر۔

اور اس پہاڑی سے ایکریمیا کو زیرو میٹل ملی ہے۔"
عمران نے ہونٹ بھینچتے ہوئے کہا۔ اور خچر سے اتر کر
اس نے اسے لات مار کر ایک طرف دوڑا دیا۔ اور پھر
کاندھے سے لٹکی ہوئی مشین گن سنبھالے وہ تیزی سے شمالی
سمت کو بڑھنے لگا۔

اس نے اس پہاڑی پر براہ راست چڑھنے کی بجائے
شمالی طرف سے گھوم کر اس پر جانے کا فیصلہ کیا تھا کیونکہ اسے
یقین تھا کہ ہیڈ کوارٹر میں لازماً نگرانی کا نظام رکھا گیا ہوگا اور
یہ پوزیشن ایسی تھی کہ وہ بڑی آسانی سے گولیوں کا شکار ہو
سکتا تھا۔

عمران درختوں اور چٹانوں کی آڑ لیتا ہوا ----- تیزی سے
شمالی طرف سے گھوم کر ایک اونچی پہاڑی پر چڑھا اور پھر
اس نے وہاں موجود ایک اونچے درخت پر چڑھ کر بانی پاڑہ
پہاڑی کا جائزہ لیا۔

پہاڑی کے اوپر ایک کھلی جگہ پر گھنے درختوں کے اندر ایک
بڑا چوبی کیبن نظر آ رہا تھا جس کی چھت پر بھی گہرا سبز رنگ
کیا گیا تھا۔ تاکہ اسے دور سے چیک نہ کیا جا سکے لیکن عمران
کی عقابی نظروں سے وہ کیبن نہ چھپ سکا۔ کیبن کافی گہرا تھا۔

عمران غور سے اسے دیکھتا رہا لیکن کیبن کے اندر یا باہر
کوئی آدمی نظر نہ آ رہا تھا۔

" اوہ ----- وہ کرنل جاگورا یقیناً اسے چھوڑ کر فرار ہو گیا

ہوگا۔" عمران نے ہونٹ بھینچتے ہوئے کہا۔

اور پھر تیزی سے درخت سے نیچے اتر کر وہ اس راستے کی طرف دوڑ پڑا جو دونوں پہاڑیوں کو ایک دوسرے سے ملاتا تھا۔ اس کی رفتار خاصی تیز تھی اور پھر تھوڑی دیر بعد وہ بائیں پاڑہ کی پہاڑی پر پہنچ کر تیزی سے اوپر چڑھنے لگا جہاں وہ کیبن موجود تھا۔

گو وہ اپنے طور پر اب بھی بے حد محتاط تھا لیکن اس نے رفتار تیز کر دی تھی۔ اور تھوڑی دیر بعد وہ کیبن کے قریب پہنچ کر رک گیا۔

کیبن کا دروازہ کھلا ہوا تھا اور ہر طرف گہرا سکوت طاری تھا۔ عمران چند لمحے ایک چٹان کے پیچھے رکنے کے بعد باہر نکلا اور مشین گن اٹھائے تیزی سے کیبن کے دروازے کے ساتھ والی دیوار سے جا لگا۔

لیکن اندر جب اسے کوئی آہٹ سنائی نہ دی تو وہ اچھل کر کیبن کے اندر داخل ہو گیا۔ لیکن کیبن خالی پڑا ہوا تھا۔ یہ کیبن خاصا بڑا تھا۔ جسے دفتر کے سے انداز میں سجایا گیا تھا۔ ایک طرف سیڑھیاں نیچے جا رہی تھیں۔

عمران ابھی سیڑھیوں کی طرف بڑھا ہی تھا کہ اچانک اسے اپنی پشت پر ایک آواز سنائی دی۔ وہ مخصوص آواز جو کہ ٹریپ فائر کی ہوتی ہے۔ اور عمران بجلی کی سی تیزی سے مڑا اور پھر اس نے اس پہاڑی سے جہاں سے وہ گزر کر آیا تھا۔

یک شعلہ سا نکل کر آسمان کی طرف بلند ہوتے دیکھا اور اس کے ساتھ ہی ساری بات اس کی سمجھ میں آ گئی۔

وہ کسی چیتے کی طرح اچھلا اور کیبن سے باہر نکل کر بے تحاشا دوڑتا ہوا اس پہاڑی کے کنارے کی طرف دوڑنے لگا لیکن ابھی وہ کنارے کے قریب نہ پہنچا تھا کہ یکلخت پہاڑی کی زمین اس کے قدموں تلے لرزنے لگی اور اس کے ساتھ ہی خوفناک گڑگڑاہٹ کی آوازیں اسے عقب سے سنائی دیں۔ اور اسی لمحے عمران نے یکلخت جست لگائی اور وہ پہاڑی کنارے سے جیسے اڑتا ہوا ایک طرف موجود گہری کھائی میں گرتا چلا گیا۔

اس کے ساتھ ہی اس قدر خوفناک دھماکہ ہوا کہ فضا میں اڑ کر نیچے کھائی میں گرتے ہوئے عمران کو یوں محسوس ہوا جیسے یہ خوفناک دھماکہ عین اس کے سر پہ ہوا ہو۔

نیچے گرتے ہوئے اس نے ایک اونچے درخت کو اپنا ٹارگٹ بنا لیا تھا اور جب دھماکہ ہوا تو وہ اس درخت کے قریب پہنچ چکا تھا۔ اور دوسرے لمحے وہ ایک زوردار دھماکے سے اس درخت کی شاخوں پر گرا۔

درخت کی شاخیں سخت ہونے کی بجائے لچکدار تھیں اس لئے عمران ٹکرانے سے لگنے والی چوٹ سے بچ گیا اور اس نے پھرتی سے ایک لچکیلی شاخ پر اپنے ہاتھ جما لئے۔ دوسرے لمحے وہ فضا میں اس طرح جھولنے لگا جیسے

کوئی لڑکی جھولا جھول رہی ہو۔

ہر طرف خوفناک گرد پھیل گئی تھی اور بڑی بڑی چٹانیں اور پتھر گونج دار آوازوں سے اس گہرائی میں گر رہے تھے۔ کئی پتھر عمران کے جسم سے بھی ٹکرائے اور اسی لمحے عمران نے یکلخت شاخ کو چھوڑ دیا اور اس کا جسم تیزی سے مڑ کر ایک بڑی سی غار کے دہانے کی طرف بڑھا۔

عمران نے قلابازی کھا کر اپنے جسم کو سنبھالا اور غار کے اندرونی حصے کی طرف جا گرا۔ اور اس کے ساتھ ہی ایک خوفناک دھماکے سے وہ لچک دار درخت بھی ٹوٹ کر اس غار کے دہانے پر آگرا۔ اور پھر لڑھکتا ہوا نیچے گہرائی کی طرف چلا گیا۔ ایک بہت بڑی چٹان اس کے ساتھ تھی۔ اور شاید اس چٹان کے ٹکرانے کی وجہ سے وہ لچکدار درخت بھی ٹوٹ گیا تھا۔ چٹان اتنی بڑی تھی جیسے پورا پہاڑ ہو۔ اور اگر عمران ایک لمحہ پہلے درخت کو نہ چھوڑتا تو لازماً وہ بھی اس چٹان اور درخت کے ساتھ ہی نیچے گہرائی میں دفن ہو چکا ہوتا۔

چٹانوں اور پتھروں کی خوفناک بارش مسلسل جاری تھی۔ اور ہر طرف اس قدر گہری گرد چھائی ہوئی تھی کہ عمران کو تین چار فٹ سے زیادہ فاصلے سے کوئی چیز نظر نہ آ رہی تھی۔

عمران غار کے دہانے کے اندر دیوار کے ساتھ پڑا لمبے لمبے سانس لے رہا تھا۔ اس بار واقعی خوش قسمتی آڑے آ گئی تھی ورنہ عمران کی موت روز روشن کی طرح یقینی

تھی۔

"ابھی جولیا کو ہونے والی بیوہ کا خطاب دینے کا قدرت نے فیصلہ نہیں کیا"۔ عمران نے بڑبڑاتے ہوئے کہا اور ساتھ ہی وہ خود بھی ہنس پڑا۔

اور پھر وہ ایک جھٹکے سے اٹھ کر بیٹھ گیا۔ حالانکہ اس کا یہ فقرہ سننے والا کوئی نہ تھا لیکن اس فقرے نے خوفناک دھماکے اور موت کے اس جال سے جو اس کے ذہن پر گرد کی تہہ کی طرح جم گیا تھا۔ اسے آزادی دلا دی اور اس کا منجمد سا محسوس ہوتا ذہن یکلخت بیدار ہو گیا۔

مشین گن نہ جانے کب اس کے ہاتھ سے نکل چکی تھی۔ البتہ بیگ اس کی کمر پر بدستور موجود تھا۔ اس بیگ کے اندر فوم کی دبیز تہیں موجود تھیں۔ اس لئے بیگ کے اندر موجود اسلحے نے اس کی پشت کو زخمی نہ کیا تھا۔

عمران نے اٹھ کر دہانے کی طرف بڑھنا شروع کیا۔ اب چٹانوں اور پتھروں کی بارش رک چکی تھی لیکن ہر طرف چھائی ہوئی گرد کی تہہ ویسے ہی موجود تھی۔ لیکن نزدیک سے آسانی سے دیکھا جا سکتا تھا۔

عمران باہر نکل کر چٹانوں کو پکڑتا ہوا اوپر چڑھنے لگا۔ اور پھر تقریباً دس منٹ کی کوششوں کے بعد جب وہ اوپر پہنچنے میں کامیاب ہوا تو گرد خاصی حد تک بیٹھ چکی تھی۔ اور عمران یہ دیکھ کر واقعی حیران رہ گیا کہ باقی پارہ کی پوری پہاڑی نہ

اپنی جگہ سے غائب تھی بلکہ وہاں اب گہری کھائیاں سی بن گئی تھیں جن کی سطح گرد کی وجہ سے اندھیرے میں ڈوبی ہوئی تھیں۔

"ہوں ——— تو ہیڈ کوارٹر کے ساتھ پوری پہاڑی ہی غائب کر دی گئی ہے۔ تو ایکریمیا نہیں چاہتا کہ کوئی اور یہاں سے زیرو میٹل تلاش کر سکے۔"

عمران نے بڑبڑاتے ہوئے کہا۔ اور پھر ادھر ادھر دیکھنے لگا۔ اسے اب اس آدمی کی تلاش تھی جس نے ٹریچ فائر کیا تھا۔

عمران چند لمحے وہیں دبکا اس جگہ کا اندازہ کرتا رہا اور پھر جھاڑیوں کی آڑ لیتا ہوا تیزی سے آگے بڑھنے لگا۔ لیکن اس جگہ پہنچنے کے بعد بھی جہاں اس کے اندازے کے مطابق اس آدمی کو موجود ہونا چاہیئے تھا وہاں کوئی آدمی موجود نہ تھا۔

عمران نے بیگ میں سے ریوالور نکال کر ہاتھ میں لے لیا تھا اور پھر وہ آہستہ آہستہ آگے بڑھتا گیا۔ ابھی وہ تھوڑا ہی آگے بڑھا تھا کہ اچانک اس نے ایک چٹان کے پیچھے بیٹھے ہوئے اس آدمی کو دیکھ لیا۔ اس آدمی کی پشت عمران کی طرف تھی اور رخ اس طرف کو تھا جدھر سے عمران آیا تھا۔

مشین گن اس آدمی کے ہاتھ میں تھی اور اس نے اپنی پشت پر ایک بڑا سا تھیلا لاد رکھا تھا۔

"ہوں ——— تو اب تم میرے ساتھیوں کے غار میں

بیٹھے ہو۔" عمران نے بڑبڑاتے ہوئے کہا اور پھر بلی کی طرح دبے پاؤں اس کی طرف بڑھنے لگا۔ وہ آدمی بڑے اطمینان سے بیٹھا ہوا تھا۔

"خبردار ——— ہاتھ اٹھا دو۔" عمران نے اس کی پشت پر پہنچتے ہی کڑک دار لہجے میں کہا۔

اور وہ آدمی اس بری طرح اچھل کر مڑا کہ چاروں شانے زمین پر گر گیا۔ مشین گن اس کے ہاتھ سے نکل کر ایک طرف گر گئی تھی۔

عمران نے جھپٹ کر مشین گن اٹھا لی۔

"تت ——— تت ——— تم ——— بھ ——— بھوت۔" اس آدمی نے زمین پر پڑے ہوئے انتہائی خوف زدہ لہجے میں کہا۔ اس کی آنکھیں خوف سے پھٹ کر کانوں تک پہنچ چکی تھیں اور چہرے کے عضلات بری طرح کھنچ گئے تھے۔ اور دوسرے لمحے اس کی آنکھیں ایک جھٹکے سے بند ہوئیں اور گردن ایک طرف لڑھک گئی۔

"ارے ——— اب میں اتنا بھی بدصورت نہیں ہوں کہ مجھے دیکھتے ہی تم خوف سے بے ہوش ہو جاؤ۔" عمران نے بڑبڑا کر کہا اور جھک کر اس کی نبض ٹٹولنے لگا۔

لیکن دوسرے لمحے وہ بری طرح چونک پڑا۔ اس نے جلدی سے اس آدمی کے سینے پر ہاتھ رکھا اور پھر ایک طویل سانس لے کر کھڑا ہو گیا۔ وہ آدمی خوف اور حیرت کی شدت سے

مر چکا تھا۔ اس کا دل ساکت تھا۔ یقیناً عمران کو وہ پہاڑی سے نیچے کھائی میں گرتے اور پھر اس کے پیچھے گرتی ہوئی پہاڑی چٹانوں اور پتھروں کی بارش دیکھ کر اسے سو فیصد یقین ہو چکا تھا کہ عمران مر چکا ہے اور کہیں گہرائی میں پتھروں کے نیچے اس کی لاش کے ٹکڑے دفن ہو گئے ہوں گے۔

لیکن پھر اچانک اسے صحیح سلامت اور زندہ دیکھ کر وہ خوف اور حیرت کا جھٹکا برداشت نہ کر سکا تھا۔

عمران نے جلدی سے اس کی تلاشی لینی شروع کر دی اور پھر اسلحے کے ساتھ ساتھ وہ تھری الیون ٹائپ ٹرانسمیٹر برآمد کرنے میں کامیاب ہو گیا۔

وہ چند لمحے ٹرانسمیٹر کو غور سے دیکھتا رہا پھر اس نے اس کا بٹن آن کر دیا۔ اور ٹرانسمیٹر سے ٹوں ٹوں کی مخصوص آواز آنے لگی۔

"یس ——— کرنل جاگورا اٹنڈنگ ——— اوور" ٹوں ٹوں کی آوازوں کے ساتھ ہی کرنل جاگورا کی آواز سنائی دی۔

"ب —— ب —— بھوت ——— باس۔ بھوت۔ اوور"

عمران نے مرنے والے کے لہجے کو دہراتے ہوئے کہا

"کیا ——— کیا کہہ رہے ہو کیرٹن ——— کون سا بھوت۔ کیا ہو گیا ہے تمہیں ——— اوور" دوسری طرف سے کرنل جاگورا کی بری طرح چیختی ہوئی آواز سنائی دی۔

"بب ——— بب ——— باس۔ اس آدمی کی لاش نیچے گہرائی

میں گھوم پھر رہی ہے۔ وہ بھبھ ——— بھبھ بھوت بن چکا ہے اوور" عمران نے اسی طرح لہجے کو قائم رکھتے ہوئے کہا۔

"شٹ اپ ——— کیا تمہارا دماغ الٹ گیا ہے۔ نان سنس۔ لاش کیسے گھوم سکتی ہے۔ اپنے آپ کو سنبھالو۔ اوور"

کرنل جاگورا کی آواز ایسے سنائی دی جیسے وہ حلق کے بل چیخ رہا ہو۔

"یہ ——— یہ ——— یس باس۔ اوور" عمران نے جواب دیا۔

"سنو ——— میں نے منگل ساؤ کو تمہاری پوزیشن بتا دی ہے وہ تمہارے پاس پہنچ جائے گا اور پھر تم دونوں نے مل کر باقی سب افراد کا خاتمہ کرنا ہے۔ اور سنو۔ ان کا خاتمہ کرنے کے بعد تم دونوں شیر یا پہاڑی کے دامن میں پہنچ جانا۔ میں وہاں رک کر تمہارا انتظار کروں گا۔ اوور" کرنل جاگورا نے کہا۔

"یس باس۔ اوور" عمران نے کہا۔

اور دوسری طرف سے اوور اینڈ آل کی آواز سن کر اس نے ٹرانسمیٹر بند کر کے جیب میں ڈال لیا۔

"تم سے ضرور ملاقات ہو گی کرنل جاگورا
عمران نے بڑبڑاتے ہوئے کہا

اور پھر مشین گن سنبھالے وہ پہاڑی سے نیچے اترنے لگا تاکہ وہ نیچے اتر کر موجودہ صورت حال کا صحیح طور پر جائزہ لے سکے۔

پھر ایک جگہ بیٹھ کر وہ منگل ساو کے آنے کا انتظار کرنے
لگا۔ اسے اپنے ساتھیوں کا بھی انتظار تھا۔ اسے معلوم تھا۔
دھماکے کی آواز ان تک یقیناً پہنچ گئی ہوگی اور وہ اب یہاں
پہنچنے ہی والے ہوں گے۔

کرنل جاگورا نے ٹرانسمیٹر کا بٹن آف کیا۔ اور پھر اس نے
کر پیچھے آنے والے ساتھیوں کو آنے کا اشارہ کیا اور خود
سے نیچے اتر آیا۔

وہ اس وقت اپنے چھ ساتھیوں کے ساتھ ایک پہاڑی
موجود تھا۔ اس کا ارادہ تو آگے بڑھنے کا تھا لیکن کیپٹن
کال موصول ہونے کے بعد اس نے آگے بڑھنے کا ارادہ
ک کر دیا تھا۔

اب اس کے خیال کے مطابق سلکی درے جیسے دشوار گزار
تے سے جانے کی بجائے وہ رتنا گر کے آشرم والے راستے
آسانی سے سفر کرتا ہوا پروبت شنکر کے آشرم تک پہنچ
تا تھا کیونکہ اب ایک لحاظ سے خطرہ ختم ہو گیا تھا۔ اسے یقین
تھا کہ عمران کی موت کے بعد اس کے ساتھی آسانی سے

شکار کر لیئے جائیں گے۔ اور پھر اسے سلکی وے اختیار کر
اور اپنے آپ کو دشواریوں میں ڈالنے کی ضرورت باقی
رہی تھی۔

چنانچہ اس نے کیرٹن اور منگل ساؤ کی طرف سے رپ
ملنے تک یہیں پڑاؤ ڈالنے کا فیصلہ کر لیا تھا۔

اس کے ساتھی خچر ہنکاتے ہوئے وہاں پہنچے اور وہ
سارے خچروں سے نیچے اتر آئے۔ ایک خچر پر ایک بڑ
تھیلا لدا ہوا تھا۔ یہ سرخ رنگ کا تھیلا تھا اور اس طرح اُد
ہوا تھا جیسے اس کے اندر کوئی انٹی ایر کرافٹ میزائل بند ہ
یہ خچر درمیان میں رکھا گیا تھا۔ اس سرخ رنگ کے تھیلے مد
دنیا کی قیمتی ترین دھات زیرو میٹل کے ذرات بند تھے او
اس کے مخصوص کیس کو کیپسول نما بنایا گیا تھا۔ تاکہ یہ ذرات
محفوظ رہ سکیں۔

اس کے ساتھیوں نے ایک اور خچر پر بندھا ہوا سا
کھولا اور ایک کھلی جگہ پر ایک بڑا سا خیمہ نصب کیا جانے
وہ سب بھکشوؤں کے بھیس میں تھے جبکہ کرنل جاگور نے
یوگیوں کا مخصوص لباس پہنا ہوا تھا۔ اس نے چہرے پر بھ
یوگیوں جیسا میک اپ کر رکھا تھا۔ تاکہ کافرستان —— پہنچنے
تک اسے یا اس کے ساتھیوں کو مقدس یوگی اور بھکشو سمجھ
کر تنگ نہ کیا جائے۔

اسے معلوم تھا کہ سلکی وے پر چلتے ہوئے اس کا واسطہ

کئی مخصوص قبائل سے پڑ سکتا تھا جو ویسے تو انتہائی وحشی
اور خطرناک تھے لیکن وہ بھی بھکشوؤں اور خاص طور پر یوگیوں
کا بے حد لحاظ کرتے تھے۔

خیمہ نصب ہو جانے کے بعد کرنل جاگور اخیمے میں آکر دری
پر بیٹھ گیا۔ اس نے اپنی پشت پر لدا ہوا تھیلا ایک طرف
رکھا اور پھر اپنے ساتھیوں کو ہدایات دینے لگا۔ اس نے
دو آدمیوں کی ڈیوٹی لگائی کہ وہ خیمے سے باہر نکل کر پہرہ دیں
گے تاکہ کوئی وحشی قبیلہ اچانک ان پر حملہ نہ کر دے اور باقی
ساتھیوں کو اس نے جنگل میں شکار کر کے کھانے کا بندوبست
کرنے پر تعینات کر دیا۔ اور خود وہیں دری پر لیٹ کر آرام
کرنے لگا۔

"کاش اس پہاڑی کو نہ اڑانا پڑتا تو میں واپس جا کر باقی
زیرو میٹل بھی حاصل کر لیتا"۔ کرنل جاگور نے بڑبڑاتے
ہوئے کہا۔ اور اس طرح کی مختلف باتیں سوچتا ہوا وہ نیند کی
وادی میں پہنچ گیا۔

اور پھر اچانک دور فائرنگ کی آوازیں سنتے ہی وہ
ہڑبڑا کر اٹھ بیٹھا۔ فائرنگ کی آوازیں ابھی تک سنائی دے
رہی تھیں۔ اور پھر اسی لمحے دوڑتے ہوئے قدموں کی آوازیں
سنائی دیں اور ایک آدمی پردہ ہٹا کر دوڑتا ہوا اندر داخل ہوا۔

"باس —— حملہ —— وہ لوگ تعداد میں چھ سات ہیں،
انہوں نے ہمارے ساتھی مار ڈالے ہیں۔ وہ سامنے پہاڑی

پر چھپے ہوئے ہیں" نوجوان نے چیخ کر کہا۔

"کون ہیں ——؟" کرنل جاگورا نے بجلی کی سی تیزی سے اٹھ کر کھڑے ہوتے ہوئے کہا۔

"میں نے دو عورتوں کی جھلک دیکھی ہے باس۔ باقی چھپے ہوئے ہیں۔" نوجوان نے پریشان سے لہجے میں کہا۔

فائرنگ کی آوازیں اب بھی باہر سنائی دے رہی تھیں اور اب یوں لگ رہا تھا جیسے دو پارٹیوں میں باقاعدہ ٹھن گئی ہو۔

"عورتیں —— اوہ —— تو اس کا مطلب ہے کہ وہ لوگ کیرٹن اور منگل ساؤ کے ہاتھوں ہلاک نہیں ہوئے بلکہ یہاں تک پہنچ گئے ہیں۔" کرنل جاگورا نے چیخ کر کہا۔ اور دوسرے لمحے وہ بجلی کی سی تیزی سے اس سرخ رنگ کے تھیلے کی طرف لپکا جو ایک کونے میں پڑا تھا۔

"مقابلہ کرو —— ان کا مقابلہ کرو۔" اس تھیلے کو اٹھاتے ہوئے کرنل جاگورا نے چیخ کر کہا

اور نوجوان جیسے ہی پلٹ کر باہر نکلا، کرنل جاگورا یکلخت عقبی طرف بھاگا۔ سرخ رنگ کا تھیلا اب اس نے اپنی کمر سے باندھ لیا تھا۔

پھر خیمے کا پردہ ہٹا کر وہ دوڑتا ہوا باہر آیا اور تیزی سے پہاڑی کے ایک تنگ راستے پر دوڑنے لگا۔ یہ راستہ ٹریک نما تھا جس کے دونوں طرف اونچی چٹانیں تھیں۔ وہ بجلی کی سی تیزی سے دوڑتا ہوا آگے بڑھتا رہا۔

اس ٹریک کے اختتام پر ایک گہری کھائی سی تھی جس میں اترنے کے لئے ایک پیچ دار مگر تنگ پگڈنڈی جا رہی تھی۔ کرنل جاگورا اس پگڈنڈی پر بھاگتا ہوا اترتا چلا گیا اور پھر وہ کھائی میں پہنچ کر دوڑتا ہوا ایک چٹان کی طرف بڑھا۔ جس کی سائیڈ میں اسے ایک تنگ سی غار کا دہانہ نظر آ رہا تھا۔ چٹان نے اس غار کا دہانہ بند کر دیا تھا۔ لیکن اتنا راستہ موجود تھا کہ ایک آدمی اس غار میں داخل ہو سکتا۔

وہ دوڑتا ہوا اس تنگ سے راستے میں سکڑ کر اندر داخل ہوا۔ یہ غار بالکل چھوٹی سی تھی۔ کرنل جاگورا نے جلدی سے پشت پر لدا ہوا سرخ رنگ کا بیگ اتار کر اس غار کے ایک اندھیرے کونے میں رکھا اور واپس مڑ گیا۔ غار سے باہر نکل کر اس نے پوری قوت سے اس چٹان کو کھلے دہانے کی طرف دھکیلنا شروع کر دیا۔

اور پھر پوری قوت لگانے سے اچانک پتھر نے اپنی جگہ چھوڑ دی اور لڑھکتا ہوا اس دہانے کے سامنے جم گیا۔ وہ اس طرح وہاں رکا تھا کہ اب غور سے دیکھنے پر غار کا دہانہ نظر نہ آ سکتا تھا۔

"اب میں دیکھتا ہوں کہ زیرو میٹل کیسے تمہارے ہاتھ لگتا ہے۔"

جاگورا نے بڑبڑاتے ہوئے کہا اور پہلے سے زیادہ تیزی سے واپس دوڑنے لگا۔ فائرنگ کی اکا دکا آوازیں اب

بھی سنائی دے رہی تھیں۔

چڑھائی چڑھتے چڑھتے وہ واپس ٹریک پر پہنچا اور پھر اپنے خیمے کی طرف بھاگنے لگا۔ وہ اب اس خیمے میں موجود اسلحہ لے کر ان کے مقابلے پر آنا چاہتا تھا۔ کیونکہ اس وقت تو اسے زیرو میٹل کی وجہ سے اسے اسلحہ وغیرہ کا خیال نہ آیا تھا۔

خیمے کا عقبی پردہ ہٹا کر وہ جیسے ہی اندر داخل ہوا، حیرت کی شدت سے وہ بے اختیار اچھل پڑا۔ اس کی آنکھیں حیرت سے پھیلتی چلی گئیں۔

منگل ساؤ تو عمران کو کہیں نظر نہ آیا البتہ پہاڑی پگڈنڈی پر دوڑتے ہوئے اپنے ساتھی صاف نظر آگئے۔ وہ سب ایک لائن میں دوڑتے ہوئے آ رہے تھے اور عمران چٹان کے پیچھے سے نکل کر ہاتھ لہرانے لگا۔

اور پھر اس نے دوسرے لمحے اس نے اپنے ساتھیوں کو ٹھٹھک کر اس طرح رکتے دیکھا جیسے چابی بھرے کھلونے چابی ختم ہو جانے پر یکلخت رک جاتے ہیں۔

"ارے —— ارے —— کہیں تم بھی حیرت سے کیرٹن کی طرح نہ مر جانا۔ اتنی لاشوں کو تو میں دفنا بھی نہ سکوں گا۔"

عمران نے اتنی دور سے بھی اپنے ساتھیوں کی حیرت سے پھیلتی ہوئی آنکھیں چیک کر لی تھیں۔ اس لئے وہ زور سے چیخ پڑا تھا۔

" عمران ـــــ عمران تم زندہ ہو ـــــ اوہ تم زندہ ہو " مارسیلا کی چیختی ہوئی آواز سنائی دی ۔

اور دوسرے لمحے وہ اتنی تیزی سے عمران کی طرف دوڑ پڑی جیسے وہ ہوا میں اڑتی ہوئی آ رہی ہو

" ارے ۔ ارے ۔ میں صرف زندہ ہوں ۔ بس اس سے زیادہ نہیں " عمران نے چیخ کر کہا ۔ اور تیزی سے یوں پیچھے ہٹنے لگا جیسے خوف کے مارے لڑکھڑا رہا ہو ۔

باقی ساتھی بھی دوڑتے ہوئے آ رہے تھے اور ان میں جولیا سب سے آگے تھی ۔ لیکن مارسیلا تو واقعی ہوا میں اڑی آ رہی تھی اور چند لمحوں میں ہی وہ عمران کے پاس پہنچ گئی ۔

اس کا اپنی طرف بڑھنے کا انداز دیکھ کر عمران نے زور سے چیخ ماری اور پھر دھڑام سے زمین پر گر کر بری طرح تڑپنے لگا ۔

" کک ـــــ کک ـــــ کیا ہوا ؟ " مارسیلا نے یکلخت بری طرح ٹھٹھک کر رکتے ہوئے کہا ۔

" خطرہ سر پہ آ گیا تھا " عمران نے مسکرا کر اٹھتے ہوئے کہا ۔

" خطرہ ـــــ کیسا خطرہ ؟ " مارسیلا نے حیران ہو کر پوچھا ۔ وہ بری طرح ہانپ رہی تھی ۔

" وہی خطرہ ـــــ جس نے آدم کو جنت سے نکالا تھا " عمران نے مسکراتے ہوئے کہا ۔

اسی لمحے جولیا بھی دوڑتی ہوئی وہاں پہنچ گئی ۔ اس کے چہرے پر شدید غصے کے آثار تھے ۔

" بب ـــــ بب ـــــ بریک لگ گئی ـــــ بر وقت لگ گئی " عمران نے کھسیاتے ہوئے کہا ۔

وہ جولیا کے غصے کی وجہ سمجھ گیا تھا ۔ مارسیلا جس انداز میں دوڑ کر آ رہی تھی اور اس کے چہرے اور آنکھوں سے جو جذبات اور تاثرات نمایاں تھے ۔ ان سے یہی لگتا تھا کہ وہ بے اختیار آ کر عمران کے گلے سے چمٹ جائے گی اور عمران جانتا تھا کہ مارسیلا نفسیاتی مریض ہے ۔

لیکن ساتھ ہی اسے جولیا کی نفسیات کا بھی اچھی طرح علم تھا کہ اس نے سوچے بغیر مارسیلا کو گولی مار دینی ہے ۔ یہی وجہ ہے کہ اس نے مارسیلا کو روکنے کے لئے گر کر بے ہوش ہو جانے کی اداکاری کی تھی ۔

" یہ دوڑی تو اس طرح تھی کہ .... " جولیا نے دانت پیستے ہوئے کہا ۔

" کم از کم یہ تو ثابت ہو گیا کہ یہ تم سے تیز دوڑتی ہے اور تیز دوڑنے والے ہمیشہ ریس جیت جایا کرتے ہیں ـــــ کیوں صفدر ؟ " عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا اور صفدر بے اختیار ہنس پڑا ۔

" ہونہہ ـــــ ریس جیت کر دکھائے میں اس کا وہ حشر کروں گی کہ زمانہ یاد رکھے گا " جولیا نے بڑبڑاتے ہوئے

کہا۔ اس کی بڑبڑاہٹ اتنی واضح تو نہ تھی کہ مارسیلا سمجھ سکتی
البتہ عمران اور صفدر سمجھ گئے اور صفدر نے اسے معنی خیز
نظروں سے عمران کو دیکھا اور ہنس پڑا۔
"تم ـــــ تم زندہ بچ گئے۔ اوہ میں نے کہا تھا کہ عمران
نہیں مر سکتا۔" مارسیلا نے اس طرح مسرت بھرے لہجے میں
کہا جیسے اسے اصل خوشی عمران کے زندہ بچ جانے کی بجائے
اپنی بات کے سچ نکلنے پر ہو رہی ہو۔
"لیکن تم تو ہیڈ کوارٹر میں تھے جب تباہی ہوئی۔ پھر تم زندہ
کیسے بچ گئے ـــــ کیا تم نے آب حیات پی رکھا ہے؟"
جولیا نے ہونٹ چباتے ہوئے پوچھا۔
"تمہارے بغیر میں کیسے مر سکتا ہوں" عمران نے آنکھیں
نکالتے ہوئے کہا اور جولیا کے چہرے پر یکلخت مسرتوں کے
چراغ سے جل اٹھے۔
"کس کے بغیر؟" مارسیلا نے چونک کر کہا۔
"میں نے کہا تو لفظ تمہارے ہے۔ لیکن کیا تم لوگوں نے
راستے میں کسی نجومی سے حساب کرایا ہے۔ تمہیں کیسے معلوم
ہوا کہ میں ہیڈ کوارٹر میں تھا جب دھماکہ ہوا" عمران نے مارسیلا
کو لفظ تمہارے کہا تو اس نے جولیا کا بدلتا ہوا چہرہ دیکھ لیا تھا
اس لئے وہ فوراً ہی بات بدل گیا۔
"اوہ ـــــ مہایوگی نے بتایا تھا" صفدر نے مسکراتے
ہوئے کہا۔

"مہایوگی نے ـــــ تو تم اتنے بڑے نجومی کے پاس پہنچ
گئے تھے" عمران نے آنکھیں پھاڑتے ہوئے کہا۔
اور پھر صفدر نے اسے منگل ساؤ کی لاش سے ملنے والی
ٹرانسمیٹر واچ اور پھر مہایوگی سے گفتگو کی تفصیل بتا دی۔
"اوہ ـــــ تو تم تھے وہ منگل ساؤ جس کے انتظار
میں بیچارہ کیرٹن بیٹھا تھا۔" عمران نے ہنستے ہوئے کہا۔
"تم بچ کیسے گئے؟" جولیا نے پھر پوچھا اور عمران نے
اسے اپنے بچ نکلنے کی تفصیل بتا دی۔
"تم نے واقعی آب حیات پیا ہوا ہے" جولیا نے سر ہلاتے
ہوئے کہا۔
"مس جولیانا ـــــ ہر وہ شخص جو حق پر ہوتا ہے اس نے
آب حیات پی رکھا ہوتا ہے۔ سوائے بیچارے شوہر کے جو ہوتا
تو ہمیشہ حق پر ہے لیکن اکثر بیوی کو بیوگی کا اعلیٰ منصب عطا
کرنے کے لئے اس سے پہلے فوت ہو جاتا ہے۔" عمران
نے بڑے فلسفیانہ انداز میں کہا اور اس بار جولیا سمیت سبھی
ہنس پڑے۔
"اب ہیڈ کوارٹر تو تباہ ہو گیا ـــــ اب کیا پروگرام
ہے؟" کیپٹن شکیل نے عمران کی باتوں میں مداخلت کرتے
ہوئے کہا۔
"ہیڈ کوارٹر کہاں تباہ ہوا ہے۔ میرے سامنے موجود ہے
اور اب تو ہیڈ کوارٹرز بن گیا ہے یعنی ایک کی بجائے دو" عمران

نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"دو ہیڈ کوارٹر —— کیا مطلب" سب نے چونکتے ہوئے پوچھا۔

"بھئی فی الحال اس جنگل میں تو دو ہیں —— اب دیکھو ریس کون جیتتا ہے۔" عمران نے کہا اور اس بار صفدر اور کیپٹن شکیل قہقہہ مار کر ہنس پڑے کیونکہ وہ عمران کا اشارہ سمجھ گئے تھے کہ عمران، جولیا اور مارسیلا کو ہیڈ کوارٹرز کہہ رہا ہے۔

"بکواس مت کرو۔ سیدھی طرح بتاؤ۔ ہم یہاں تمہاری بکواس سننے نہیں آئے۔" جولیا نے غصیلے لہجے میں کہا جو بھی عمران کا اشارہ سمجھ گئی تھی۔

"یعنی یہ بکواس ہے —— کمال ہے۔ ایک ہیڈ کوارٹر تباہ ہوا تو کیا ہوا؟ ابھی کرنل جاگورا تو زندہ ہے اور ساتھ وہ زیرو میٹل بھی موجود ہے۔ دو تو ہو گئے۔" عمران نے بات بدلتے ہوئے کہا۔

"لیکن کرنل جاگورا تو ظاہر ہے فرار ہو گیا ہو گا۔" جولیا نے خشک لہجے میں کہا۔

"فرار ہو کر کوئی کہاں جا سکتا ہے جہاں اتنے تیز دوڑنے والے موجود ہوں۔" عمران ایک بار پھر پٹڑی سے اتر گیا۔

"پھر وہی بکواس ——" جولیا نے انتہائی جھلائے ہوئے لہجے میں کہا۔

"ٹھیک کہہ رہا ہوں جس طرح صفدر نے منگل ساؤ بن کر ...ں سے بات چیت کی ہے۔ اسی طرح میں نے کیپٹن ...ن کر اس سے گفتگو کا شرف حاصل کر لیا ہے اور اس گفتگو ...کے مطابق وہ ہمارا شیریا پہاڑی پر انتظار کر رہا ہے۔" عمران ...نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"شیریا پہاڑی —— اوہ۔ وہ تو یہاں سے تھوڑے ...صلے پر ہے۔" مارسیلا نے چونک کر کہا۔

"چلو پوچھتے ہیں —— بیچارہ مولوی اور گواہ لئے ...رے انتظار میں بیٹھا ہے۔" عمران نے کہا اور جولیا نے ...نہ پھیر لیا۔ لیکن مارسیلا اس کا جواب سن کر بری طرح چونک پڑی۔

"کیا مطلب —— کیا کہہ رہے ہو؟" مارسیلا نے ...رت بھرے لہجے میں کہا۔

"یہ ایسے ہی بکواس کرتا رہتا ہے —— تم اس کی ...وں پر دھیان نہ دیا کرو۔"

جولیا نے جلدی سے مارسیلا کو سمجھاتے ہوئے کہا۔ اور ...ن کے لبوں پر پُر لطف قسم کی مسکراہٹ رینگنے لگی۔

تھوڑی دیر بعد وہ اس پہاڑی سے اتر کر مارسیلا کی ...ئی میں شیریا پہاڑی کی طرف چل پڑے۔

"سنو —— ہمیں انتہائی احتیاط سے جانا ہو گا۔ کیونکہ ...ہمیں معلوم نہیں ہے کہ اس کے پاس کتنے آدمی ہیں اور ...رنل جاگورا خاصا محتاط قسم کا آدمی ہے۔ اس نے لازماً نگرانی

کا بھی بندوبست کر رکھا ہوگا۔"

عمران نے راستے میں انہیں سمجھاتے ہوئے کہا۔

"ابھی وہ پہاڑی کافی دور ہے ——— جب وہ قریب آ جائے گی تو میں بتا دوں گی۔" مارسیلا نے کہا اور عمران نے سر ہلا دیا۔

"اونچی نیچی پہاڑیوں پر سفر کرتے ہوئے وہ آگے بڑھتے رہے تھے کہ ایک موڑ کاٹتے ہی مارسیلا رک گئی۔

"وہ سامنے دوسری پہاڑی شیریا پہاڑی کہلاتی ہے۔"

مارسیلا نے انگلی سے دور ایک پہاڑی کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا۔

"ٹھیک ہے ——— اب سب پھیل کر آگے بڑھیں گے جوزف دائیں طرف سے، جوانا بائیں طرف سے۔ ٹائیگر اور کیپٹن شکیل شمالی طرف سے اور جولیا اور مارسیلا، میں اور سامنے سے۔"

عمران نے سپہ سالاروں کی طرح باقاعدہ منصوبہ بندی کرتے ہوئے کہا۔

اور اس کی ہدایت کے مطابق وہ تیزی سے آگے بڑھتے چلے گئے۔ مارسیلا اب بھی ان کی رہنمائی کر رہی تھی۔

پھر جیسے ہی وہ دیودار کے گھنے جنگل سے باہر نکلے اچانک ان پر فائر ہوا اور مارسیلا یکلخت چیخ مار کر نیچے جا دوسرے ہی لمحے صفدر اور عمران کی مشین گنیں

چلیں اور سامنے چٹان پر موجود دو آدمی اچھل کر ہاتھ پیر مارتے نیچے گہرائی میں جا گرے۔ اسی لمحے ہر طرف سے فائرنگ کی آوازیں سنائی دینے لگیں۔

ان دونوں آدمیوں کو ہلاک کرتے ہی وہ سب نیچے گری مارسیلا پر جھک گئے لیکن دوسرے ہی لمحے مارسیلا اٹھ کر کھڑی ہو گئی۔

اس کے بازو سے خون بہہ رہا تھا۔ جولیا نے جلدی سے سر پر بندھا ہوا رومال اتار کر اس کے بازو پر پٹی باندھ دی۔ بڑی بچ گئی تھی البتہ بازو پر گہرا زخم آ گیا تھا۔

"احتیاط سے آگے بڑھو جولیا ——— اور مارسیلا تم ان چٹانوں کے پیچھے رک جاؤ ——— صرف میں اور صفدر آگے بڑھیں گے۔"

عمران نے تیز لہجے میں کہا اور پھر وہ صفدر کو ہمراہ لئے تیزی سے آگے بڑھ گیا۔ جبکہ جولیا اور مارسیلا ایک دوسرے کا ہاتھ پکڑے بھاگ کر تیزی سے ایک بڑی چٹان کی اوٹ میں ہو گئیں۔ نیچے گہرائی میں ایک بڑا سا خیمہ لگا ہوا صاف دکھائی دے رہا تھا۔

عمران اور صفدر بائیں طرف نیچے جانے والی پگڈنڈی کی طرف بڑھنے ہی لگے تھے کہ ساتھ والی پہاڑی کے اوپر ایک چٹان کے پیچھے سے ان پر فائر ہوا لیکن عمران تیزی سے ایک درخت کی اوٹ میں ہو گیا۔ اسی لمحے صفدر کی مشین گن

تڑتڑاہٹ اور چٹان کے پیچھے سے ہی چیخ کی آواز سنائی دی۔

شمالی طرف سے باقاعدہ فائرنگ کی آوازیں سنائی دے رہی تھیں۔ ایسا لگتا تھا جیسے دو پارٹیوں کے درمیان باقاعدہ مقابلہ ہو رہا ہو۔

"شمالی طرف چلو ——— ہو سکتا ہے ہمارے آدمی پھنس گئے ہوں۔" عمران نے چیخ کر صفدر سے کہا اور وہ دونوں جنگلی خرگوش کی طرح جھاڑیوں اور چٹانوں کی اوٹ لیتے ہوئے اس طرف کو بھاگنے لگے جس طرف فائرنگ ابھی مسلسل ہو رہی تھی۔

پھر ایک چٹان کے پیچھے سے نکلتے ہی انہیں دو آدمی نظر آگئے جو ایک اونچی چٹان کی اوٹ میں سے مسلسل فائر کر رہے تھے۔ ان کی سائیڈ عمران اور صفدر کو نظر آ رہی تھی۔

"خبردار" ——— عمران نے چیخ کر کہا تو وہ تیزی سے اچھل کر ان کی طرف مڑے ہی تھے کہ دوسرے لمحے بری طرح چیختے ہوئے وہیں گرے اور تڑپنے لگے۔

اسی لمحے ٹائیگر اور کیپٹن شکیل دو بڑی جھاڑیوں کی اوٹ سے نمودار ہوئے۔ ان دونوں آدمیوں پر فائر انہوں نے ہی کیا تھا۔

عمران کے چیخنے پر وہ جیسے ہی گرے تھے ٹائیگر اور کیپٹن شکیل کو ان پر فائر کرنے کا موقع مل گیا تھا۔ اب فائرنگ

بند ہو چکی تھی۔ اس لئے عمران اور صفدر بھی چٹانوں کے پیچھے سے باہر نکل آئے۔

"میرے خیال میں سب کا خاتمہ بالخیر ہو چکا ہے۔" عمران نے ادھر ادھر دیکھتے ہوئے کہا۔

اسی لمحے انہیں اپنے عقب میں سے فائر کی آواز سنائی دی اور وہ بجلی کی سی تیزی سے مڑے۔ یہ فائر اس طرف سے ہوا تھا جس طرف جولیا اور مارسیلا موجود تھیں، لیکن جب ایک کے بعد دوسرا فائر نہ ہوا تو عمران بجلی کی سی تیزی سے آگے بڑھا اور ایک اونچی اور باہر کو نکلی ہوئی چٹان پر دوڑتا ہوا آگے بڑھا۔

"ہم نے اسے مار گرایا ہے" نیچے جنوبی طرف سے جولیا کی تیز آواز سنائی دی۔ وہ چٹان کی اوٹ سے نکل کر کھڑی ہاتھ ہلا رہی تھی۔

"جوزف اور جوانا کا پتہ کرو ٹائیگر ——— وہ نظر نہیں آ رہے۔" عمران نے مڑ کر کہا۔

"ہم آگئے ہیں باس ——— دو آدمی تھے، دونوں ختم ہو گئے۔" اسی لمحے دائیں بائیں سے ان دونوں کی آوازیں سنائی دیں۔ اور عمران نے اطمینان کا سانس لیا۔

اور پھر وہ سب مل کر جولیا اور مارسیلا کی طرف بڑھنے لگے جو اب چٹانوں کی اوٹ سے نکل کر انہی کی طرف آ رہی تھیں۔

اور پھر وہ سب مل کر احتیاط سے اس پگڈنڈی پر چلتے ہوئے نیچے اترنے لگے۔ جہاں پہاڑی کے دامن میں نصب ایک خیمہ نظر آرہا تھا۔

"کرنل جاگورا کہاں ہے، اسے لازماً باہر آنا چاہیئے تھا" عمران نے نیچے اترتے ہوئے ہونٹ چبا کر کہا۔

"ہو سکتا ہے وہ انہیں چھوڑ کر آگے نکل گیا ہو" صفدر نے جواب دیا۔ اور عمران نے سر ہلا دیا۔

تھوڑی دیر بعد وہ سب خیمے میں پہنچ گئے۔ خیمہ واقعی خالی پڑا ہوا تھا۔ اندر کوئی آدمی موجود نہ تھا۔ البتہ سامان وہاں موجود تھا۔ عمران نے سامان کو چیک کیا۔ اسے زیرو میٹل کیس کی تلاش تھی۔ لیکن ایسی کوئی چیز وہاں موجود نہ تھی جس پر اسے شک ہوتا کہ اس میں زیرو میٹل ہو سکتا ہے کیونکہ وہ جانتا تھا کہ زیرو میٹل کو مخصوص دھات کے برتن میں بند کیا جا سکتا ہے۔

"اس کا مطلب ہے کرنل جاگورا واقعی فرار ہو گیا ہے" عمران نے خیمے سے باہر نکلتے ہوئے کہا۔ اس کے چہرے پر پریشانی کے آثار ابھر آئے تھے۔

"ہو سکتا ہے وہ کہیں قریب ہی کسی غار میں چھپ گیا ہو تاکہ ہم اس کی تلاش میں آگے بڑھیں تو وہ کسی اور راستے سے نکل جائے" صفدر نے کہا۔

"بالکل ایسا ہی ہو گا۔ ویسے اب ہمارے لئے زیادہ پریشانی

ہو گی۔ کیونکہ ان پہاڑیوں میں ایک آدمی کو تلاش کرنا بہت مشکل ہو گا۔ بہرحال تم سب لوگ ادھر ادھر پھیل کر چیک کرو شاید وہ کہیں جاتا ہوا یا چھپا ہوا نظر آجائے۔ میں یہیں رکتا ہوں" عمران نے چند لمحے خاموش رہنے کے بعد کہا۔ اور وہ سب سر ہلاتے ہوئے مختلف سمتوں کی طرف بڑھ گئے۔

انہیں گئے ہوئے ابھی چند ہی لمحے گزرے ہوں گے کہ اچانک عمران کو خیمے کی عقبی سمت سے ہلکی سی آہٹ سنائی دی وہ بری طرح چونکا اور پھر پردہ ہٹا کر خیمے کے اندر داخل ہوا تو خیمے کا عقبی پردہ حرکت میں تھا۔

اور پھر ——— دیکھتے ہی دیکھتے ایک آدمی تیزی سے خیمے کے اندر داخل ہوا۔ وہ کوئی یوگی تھا۔ اور عمران کے لبوں پر مسکراہٹ ابھر آئی۔

عمران کی تیز نظریں میک اپ کو اچھی طرح پہچانتی تھیں۔ اندر داخل ہونے والے آدمی نے جیسے ہی سامنے کھڑے عمران کو دیکھا، وہ بری طرح اچھل پڑا۔ اور حیرت کی شدت سے اس کی آنکھیں پھیلتی چلی گئیں۔

"یوگ اختیار کرنا مبارک ہو کرنل جاگورا ——— سنا ہے مہا یوگی کے درجے تک پہنچ گئے ہو" عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"اوہ ——— اوہ ——— تم عمران ہو۔ لیکن تم تو ہیڈ کوارٹر میں ......" کرنل جاگورا نے بری طرح حیرت زدہ ہو کر پوچھا۔

" بقول جولیا میں نے آبِ حیات پی رکھا ہے کرنل جاگورا۔ تم نے خواہ مخواہ اپنا ہیڈ کوارٹر تباہ کیا۔ " عمران نے سر ہلاتے ہوئے جواب دیا۔

" اوہ ——— واقعی مجھ سے غلطی ہو گئی۔ میں نے کیرٹن کی بات پر اعتماد کر لیا۔ حالانکہ میں جانتا ہوں کہ تمہاری موت آسان نہیں ہے۔ "

کرنل جاگورا نے بری طرح ہونٹ کاٹتے ہوئے کہا۔ وہ اب سنبھل چکا تھا۔

" بڑی آسان ہے جاگورا ——— جب اللہ کا حکم ہو گا تو ایک لمحے کی بھی دیر نہیں ہو گی ——— بہرحال اب وہ زیرو میٹل کہاں ہے۔ تم تو اب دنیا داری چھوڑ کر یوگی بن گئے ہو۔ تمہیں اب ان بکھیڑوں میں نہیں آنا چاہیئے۔ "

عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

" زیرو میٹل ——— وہ کیا ہوتی ہے۔ " کرنل جاگورا نے منہ بناتے ہوئے کہا۔ اس کے چہرے پر اب سختی کے آثار نمودار ہو گئے تھے۔

" دیکھو کرنل جاگورا ——— تم ایکریمین سیکرٹ ایجنسی کے پرانے اور خاص ایجنٹ ہو۔ اس لئے بچوں جیسی باتیں مت کرو۔ ایسی باتیں تمہارے منہ سے نکلتی اچھی نہیں لگتیں تمہارے سب ساتھی ختم ہو گئے ہیں۔ تم نے ہمیں ٹریپ کرنے کی پوری کوشش کر لی۔ اس لئے اب حوصلہ مندی اسی کا

نام ہے کہ تم اپنی شکست تسلیم کر لو اور زیرو میٹل میرے حوالے کر دو ——— میں تمہیں یقین دلاتا ہوں کہ تمہیں زندہ رکھا جائے گا۔ " عمران نے سپاٹ لہجے میں کہا۔

" جیسے تم نے پہلے کہا ہے کہ زندگی اور موت خدا کے ہاتھ میں ہے۔ اس لئے تم مجھے زندہ رکھو یا مار ڈالو، مجھے اس کی کوئی پرواہ نہیں ہے ——— سمجھے ——— لیکن یہ میرا آخری اور حتمی فیصلہ ہے کہ زیرو میٹل تمہیں نہیں مل سکتی۔ کبھی نہیں کسی قیمت پر بھی نہیں۔ "

کرنل جاگورا نے بڑے فیصلہ کن لہجے میں کہا۔

اسی لمحے عمران کے عقب میں پردہ ہٹا اور صفدر اور کیپٹن شکیل اندر داخل ہوئے۔ عمران نے مڑ کر نہیں دیکھا۔ البتہ وہ دونوں ایک یوگی کو کھڑے دیکھ کر ٹھٹھک گئے۔

" صفدر ——— " عمران نے مڑے بغیر صفدر سے مخاطب ہو کر کہا۔

" یس " ——— صفدر نے جواب دیا۔

" مارسیلا کو بلاؤ " عمران نے سرد لہجے میں کہا اور صفدر مڑ کر خیمے سے باہر نکل گیا۔

" ہوں ——— تو یہ لارڈ کی لڑکی مارسیلا تمہارے ساتھ ہے۔ اسی لئے تم ان پہاڑیوں میں ایسے گھوم رہے ہو جیسے یہاں کے چپے چپے سے واقف ہو " کرنل جاگورا نے سر ہلاتے ہوئے کہا۔ وہ اب اپنے کھڑے ہونے کے انداز سے لیکر

چہرے کے تاثرات تک انتہائی مطمئن نظر آ رہا تھا۔ جیسے وہ دشمنوں کی بجائے دوستوں میں موجود ہو

" ہاں ——— اور وہ آثار قدیمہ کی ماہر بھی ہے۔ اس لئے میں نے اسے یہاں بلایا ہے" عمران نے جواب دیا۔

" اوہ ——— تو تم اس کے ساتھ مل کر آثار قدیمہ تلاش کرو گے" کرنل جاگورا نے طنزیہ انداز میں ہنستے ہوئے کہا۔

" ظاہر ہے جب آثار جدید کچھ بتانے سے انکار کر دیں تو پھر ان جدید کو قدیم میں بدل کر ہی ان سے پوچھ گچھ کی جا سکتی ہے اور مارسیلا ماہر آثار قدیمہ ہے"

عمران نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

" یہ تمہاری خوش فہمی ہے ——— جو چاہے کر لو۔ تم کرنل جاگورا سے زندہ یا مردہ کچھ حاصل نہیں کر سکتے۔" کرنل جاگورا کا لہجہ حتمی تھا۔

اسی لمحے خیمے میں مارسیلا اور جولیا داخل ہوئیں۔ اب عمران ذرا سا سائیڈ پر ہو چکا تھا اس لئے وہ انہیں اندر داخل ہوتے ہوئے دیکھ سکتا تھا۔

" اوہ ——— یہ ہے کرنل جاگورا" جولیا نے چونک کر کہا۔

اور اسی لمحے جوزف، جوانا اور ٹائیگر بھی اندر آ گئے۔

" ہاں ——— یہ صاحب جو ہبایوگی کے میک اپ میں ہیں کرنل جاگورا کہلاتے ہیں ——— مارسیلا اس نے زیرو میٹل

کیں کہیں چھپا دیا ہے۔ تم ماہر آثار قدیمہ ہو۔ کیا تم اسے تلاش کر سکتی ہو" عمران نے مسکراتے ہوئے مارسیلا سے کہا۔

" تلاش کرنے کی کیا ضرورت ہے ——— یہ خود بتائے گا باس" جوانا نے مارسیلا سے پہلے جواب دیتے ہوئے کہا۔

" اوہ ——— تو تم جوانا ہو ——— ماسٹر کلرز کے جوانا۔ تم ان کے ساتھ کیسے ہو ——— تم تو ایکریمین ہو" کرنل جاگورا نے بری طرح چونکتے ہوئے کہا۔

" کبھی تھا ——— اب میں پاکیشیائی ہوں اور علی عمران میرے باس ہیں" جوانا نے منہ بناتے ہوئے جواب دیا۔

" ہونہہ ——— تو تم اپنے وطن سے غداری کر رہے ہو" جاگورا نے ہونٹ بھینچتے ہوئے کہا۔

" وطن وہی ہوتا ہے کرنل جاگورا جہاں انسان کو عزت ملے ایکریمیا میں رہتے ہوئے میں مجرم تھا پیشہ ور قاتل تھا، لیکن پاکیشیا میں آکر میں باعزت آدمی ہوں۔ اس لئے پاکیشیا میرا وطن ہے ——— اور سنو تم مجھے اچھی طرح جانتے ہو اس لئے بہتر یہی ہے کہ تم زیرو میٹل کے متعلق سچ سچ بتا دو" جوانا نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

" آخ تھو" کرنل جاگورا نے بڑے حقارت آمیز لہجے میں یکلخت سامنے کھڑے ہوئے جوانا کے منہ پر تھوک دیا۔

اور پھر اس سے پہلے کہ عمران یا دوسرے ساتھی جوانا
کو روکتے، جوانا بجلی کی سی تیزی سے اچھلا اور اس نے
اس قدر قوت سے کرنل جاگورا کے سینے پر فلائنگ کک
جمائی کہ کرنل جاگورا چیختا ہوا پشت کے بل زمین پر جا گرا۔

" ارے۔ ارے ——— اتنے غصے میں آنے کی کیا
ضرورت ہے ——— یہ کہیں بھاگا جا رہا ہے " عمران نے
قلابازی کھا کر سیدھے ہوتے ہوئے جوانا کو روکنے کی کوشش
کی لیکن جوانا کا چہرہ تو غصے کی شدت سے بری طرح مسخ
ہو چکا تھا۔

اس نے عمران کی بات ہی نہ سنی اور سیدھا ہوتے ہی وہ
اس قدر تیزی سے ہوا میں اچھلا جیسے بجلی کا کوندا لپکتا ہے۔
اور پلک جھپکنے میں اس کے دونوں جڑے ہوئے پیر نیچے
گرے ہوئے کرنل جاگورا کے سینے پر پڑے اور کرنل جاگورا
جو شاید نیچے گر کر ابھی اٹھنے کی سوچ ہی رہا تھا۔ اس بری طرح
چیخا جیسے اس کے جسم سے چیخ کے ساتھ اس کی روح بھی باہر
نکل رہی ہو۔

جوانا اتنی قوت سے اس کے سینے پر کودا تھا کہ چیخ کے
ساتھ ہی چٹاک کی آواز ابھری اور کرنل جاگورا کا سینہ اس طرح
پچک گیا جیسے غبارہ ہوا نکلنے کے بعد پچک جاتا ہے اور اس
کے ساتھ ہی کرنل جاگورا کے منہ اور ناک سے خون فوارے

کی طرح باہر نکلا اور ساتھ ہی اس کی گردن ڈھلک گئی۔

جوانا اچھل کر دوبارہ ہوا میں اچھلا ہی تھا کہ عمران نے
یکلخت ہاتھ بڑھا کر اس کے جسم کو تھپکی دی اور ہوا میں اچھلتا
ہوا جوانا کا بھاری جسم یکلخت مڑ کر ایک طرف جا گرا۔ اور مارسیلا
کی آنکھیں خوف اور حیرت سے پھیلنے لگیں۔

عمران کی ہلکی سی تھپکی نے جوانا جیسے دیوہیکل آدمی کو اس طرح
سائیڈ پر اچھال دیا تھا جیسے جوانا گوشت پوست کی بجائے ربڑ کی
گیند ہو۔

" بس تمہارا کام ختم ہو گیا۔ جدید اب قدیم میں بدل چکا ہے
اس لئے اب مارسیلا کا کام شروع ہو گا۔"

عمران نے جوانا کو تھپکی دیتے ہوئے سخت لہجے میں کہا۔
اور جوانا فرش پر گرا حیرت بھرے انداز میں عمران کو اس
طرح دیکھ رہا تھا جیسے اسے یقین نہ آ رہا ہو کہ اسے اس طرح
گرانے میں عمران کا ہاتھ حرکت میں آیا ہے۔

" ب ——— ب ——— باس یہ تم نے کیا کیا تھا۔ مجھے تو
یوں لگا جیسے میرے جسم سے چٹان ٹکرا گئی ہو "

جوانا نے حیرت بھرے انداز میں کہا۔ وہ اب اٹھ کر کھڑا
ہو رہا تھا۔

" جاگورا کی فطرت میں جانتا ہوں ——— اس کی ایک ایک
بوٹی بھی علیحدہ کر دی جاتی تب بھی وہ کچھ نہ بتاتا۔ اور اس قسم کے
آدمی پر ہپناٹزم کا عمل بھی نہیں کیا جا سکتا۔ اس لئے وہ میرے

لئے بیکار ہو چکا تھا ـــــ لیکن لاشوں پر تشدد شریف آدمیوں کا کام نہیں ہے۔ اس لئے مجبوراً مجھے تمہیں ہٹانا پڑا۔ ورنہ تم شاید باقی ساری عمر اس کی لاش پر کودنے میں گزار دیتے۔"

عمران نے اس طرح مطمئن لہجے میں کہا۔ جیسے اس نے معمول کی کارروائی کی ہو۔

"لیکن عمران ـــــ آخر وہ انسان تھا۔ اگر اس پر تشدد کیا جاتا تو کسی نہ کسی موقع پر وہ شکست کھا جاتا۔ اب ان پہاڑوں میں نہ معلوم اس نے زیرو میٹل کہاں چھپایا ہوگا۔"

جولیا نے ہونٹ کاٹتے ہوئے کہا۔

"تو میں نے تو اسے نہیں کہا تھا کہ وہ جوانا کے منہ پر تھوک دے۔ اب اگر جوانا اس سے انتقام نہ لے سکتا تو پھر جوانا کا ضمیر ساری عمر زخمی رہتا اور میرے لئے زیرو میٹل سے ساتھی زیادہ قیمتی ہیں۔"

عمران نے سرد لہجے میں جواب دیا اور قدم بڑھاتا خیمے کی عقبی طرف بڑھ گیا۔ اس نے پردہ ہٹایا اور خیمے کی عقبی سمت سے باہر آ گیا۔ اس طرف سیدھی اور اونچی پہاڑی تھی۔ لیکن ایک پگڈنڈی اسے اوپر جاتی صاف دکھائی دے رہی تھی۔

"آؤ بھئی ـــــ اب زیرو میٹل تلاش کرنے کی مہم شروع کریں۔" عمران نے اپنے ساتھیوں کو آواز دیتے ہوئے کہا اور وہ سب پردہ ہٹا کر عقبی سمت سے باہر آ گئے۔

"یہ زیرو میٹل کیا ہے اور کس شکل کی ہوگی۔"

جولیا نے پوچھا۔

"یہ میرے خیال میں کسی کیپسول نما چیز میں بند ہوگی۔ لازماً چھوٹے میزائل جتنی ہوگی۔"

عمران نے سوچتے ہوئے کہا۔

"اس نے یقیناً اسے کسی غار میں چھپایا ہوگا۔ لیکن پہاڑیوں میں تو سینکڑوں بلکہ ہزاروں غاریں ہوں گی۔" کیپٹن شکیل نے کہا۔

"یہ اس عقبی طرف سے واپس خیمے میں آیا تھا اور ادھر ہی ایک پگڈنڈی جا رہی ہے ـــــ یہ لازماً ادھر سے آیا ہوگا۔"

عمران نے سر ہلاتے ہوئے کہا اور پھر آگے اس پگڈنڈی کی طرف بڑھ گیا۔

تنگ ٹریک سے گزر کر وہ سب اس جگہ پہنچ گئے جہاں سامنے گہری وادی تھی۔

"میرے خیال میں جاگورا نے اسے اس وادی میں چھپایا ہوگا۔ کیونکہ ادھر سے کوئی اور راستہ باہر کو نہیں نکلتا۔"

عمران نے کچھ سوچتے ہوئے کہا۔

"تو پھر یہاں موجود سب غاریں دیکھ لی جائیں۔"

صفدر نے کہا اور عمران نے سر ہلا دیا۔

چنانچہ عمران سمیت وہ سب ہی اس وادی میں اتر گئے اور پھر انہوں نے بکھر کر ارد گرد پھیلی ہوئی تمام چھوٹی بڑی غاریں چیک کرنی شروع کر دیں لیکن مسلسل تین گھنٹوں

کی تلاش کے باوجود کسی غار میں کوئی ایسی چیز نہ ملی جسے زیرو میٹل کیس کہا جا سکتا۔ یا تو اکثر غاریں خالی تھیں یا وہاں جانوروں کی ہڈیاں وغیرہ بکھری ہوئی تھیں۔

" واقعی مجھ سے غلطی ہوئی ہے ورنہ جاگورا ہی بتا سکتا تھا کہ اس نے زیرو میٹل کو کہاں چھپایا ہے۔"

جوانا نے افسوس بھرے لہجے میں کہا۔

وہ تلاش سے تھک کر خیمے میں واپس آ گئے تھے۔

سب کے چہروں سے تھکن اور مایوسی نمایاں تھی۔ عمران کے چہرے پر بھی پریشانی کے آثار نمایاں تھے۔ کیونکہ مہم کا اصل مقصد ہی ختم ہو گیا تھا۔

"اب کیا کیا جائے ؟" جولیا نے مایوسی سے کہا۔

" میرے خیال میں اب اس کا ایک ہی حل ہے کہ اس وادی میں جگہ جگہ بم مارے جائیں۔ شاید الٹ پلٹ سے کہیں سے وہ زیرو میٹل نکل آئے۔ ٹائیگر نے کہا۔

" نہیں ——— اس طرح زیرو میٹل تباہ ہو سکتی ہے اور اس کی تباہی کا مطلب ہو گا کہ آسام کی یہ ساری پہاڑیاں ہی ریزے ریزے بن کر فضا میں بکھر جائیں ——— ہمیں اسے تلاش کرنا ہو گا۔"

عمران نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

" لیکن کہاں تلاش کریں ؟"

جولیا نے جھنجھلا کر کہا۔

" وہ کیا شاعر کہتا ہے کہ اپنے من میں ڈوب کر پا جا سراغ زندگی ——— تو ہمیں بھی وادی میں ڈوب کر سراغ زیرو میٹل لگانا پڑے گا۔ میرے خیال میں اب تھکن بہت زیادہ ہو گئی ہے اور پھر شام بھی ہونے والی ہے۔ اس لئے رات کو آرام کریں۔ صبح تازہ دم ہو کر پھر اسے تلاش کریں گے"

عمران نے کہا اور اس کی اس بات کی سب نے تائید کر دی۔

اور پھر وہ سب خیمے میں ہی بیٹھ گئے۔

" آخر اس نے اسے کہاں چھپایا ہو گا ؟" مارسیلا نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

" کہیں نہ کہیں تو چھپایا ہو گا چونکہ تم آثار قدیمہ کی ماہر ہو۔ اس لئے لازماً اسے تلاش کر لو گی۔ اس لئے میں نے جوانا کو بھی نہ روکا تھا ؟"

عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

" ارے ——— اوہ ——— ٹھیک ہے۔ بالکل ٹھیک ہے ؟"

مارسیلا عمران کی بات کا جواب دینے کی بجائے یکلخت اچھل کر کھڑی ہو گئی۔ اس کے چہرے پر شدید جوش کے آثار ابھر آئے تھے۔

" کیا ہوا ——— ؟" جولیا نے چونک کر پوچھا۔ باقی ساتھی بھی حیرت سے مارسیلا کو دیکھنے لگے تھے۔

" مجھے اب عمران کی بات پر خیال آیا ہے کہ ہم سے واقعی

حماقت ہوئی ہے ——— ہم کھلی غاروں میں اسے تلاش
کرتے رہے ہیں۔ پرانے زمانے کے لوگ خزانے ایسی جگہوں
پر چھپایا کرتے تھے جو بظاہر بند نظر آتی تھی۔"

مارسیلا نے کہا اور عمران بھی اس کی بات سن کر اچھل
کر کھڑا ہو گیا۔

"تم ٹھیک کہہ رہی ہو ——— یہ ہوئی نا بات ——— آؤ
اب میں اسے تلاش کر لوں گا"۔ عمران نے کہا اور تیزی سے
پردہ ہٹا کر عقبی طرف کو باہر نکل گیا۔

مارسیلا اس کے پیچھے تھی۔ ظاہر ہے باقی لوگ تجسس کے
ہاتھوں مجبور تھے۔ اس لئے انہیں بھی ان کے پیچھے جانا پڑا
وہ سب ایک بار پھر وادی میں پہنچ گئے۔ عمران اور مارسیلا
اب بڑی بڑی چٹانوں کے عقب میں جھانکتے پھر رہے تھے
اور ان کے دوسرے ساتھی بھی اس کام میں مصروف ہو گئے
لیکن آخر کار نتیجہ وہی نکلا پہلے جیسا۔ اور اب تو واقعی وہ تھک
کر چور ہو چکے تھے۔

"کہیں ایسا نہ ہو کہ اس نے زیرو میٹل کیس کسی آدمی کو
دے کر آگے بھجوا دیا ہو"۔ کیپٹن شکیل نے واپس آتے
ہوئے کہا۔

"نہیں ——— وہ اس قدر قیمتی ہے کہ کرنل جاگورا اپنے
سوا کسی اور پر اعتبار نہیں کر سکتا"۔ عمران نے سر ہلاتے ہوئے
جواب دیا۔

"تو پھر آخر اس نے اس کا کیا کیا ہے"۔ جولیا نے جھلائے
ہوئے انداز میں کہا۔

لیکن کسی کے پاس بھی اس بات کا جواب نہ تھا۔ اب
عمران بھی دل میں پچھتا رہا تھا کہ اگر جاگورا زندہ ہوتا تو شاید
اس سے معلوم ہو جاتا۔

اس سے پہلے اس کا خیال یہی تھا کہ کرنل جاگورا نے
لازماً اسے کہیں قریب ہی چھپا دیا ہوگا۔ اس لئے وہ اسے
آسانی سے تلاش کر لے گا۔ لیکن اب یہ آسان بات سب سے
بڑی مشکل میں تبدیل ہو چکی تھی۔

کرنل جاگورا کی لاش خیمے سے باہر نکال دی گئی اور پھر
انہوں نے اپنے اپنے تھیلوں میں موجود خوراک کے بند
ڈبے نکالے اور کھانے میں مصروف ہو گئے۔

خیمے میں پانی کی بوتلیں خاصی تعداد میں موجود تھیں۔ اس لئے
انہیں کہیں سے پانی لانے کے لئے بھی نہ جانا پڑا۔

"جوزف اور جوانا باری باری پہرہ دیں گے"۔

عمران نے کہا اور ایک طرف ہٹ کر اس نے اس طرح
آنکھیں بند کر لیں جیسے اس نے یہ ساری مہم یہاں سونے کے
لئے طے کی ہو۔

ماریسلا کی آنکھوں سے نیند غائب تھی۔ لیکن وہ آنکھیں بند کئے ہوئے لیٹی تھی۔

وہ سوچ رہی تھی کہ اگر وہ کسی طرح اس زیرو میٹل کو تلاش کر لے تو عمران کی نظروں میں اس کا درجہ بے حد بلند ہو جائے گا۔ لیکن زیرو میٹل تو گدھے کے سر سے سینگوں کی طرح غائب ہو چکی تھی۔ نجانے اس شیطان جاگورا نے اسے کہاں چھپا دیا تھا۔ اس نے بہت سوچا، بہت غور کیا لیکن اس کے ذہن میں کوئی ایسی جگہ نہ آئی جہاں وہ اسے تلاش کرتی۔ یہی سوچتے سوچتے نجانے اسے کس وقت نیند آگئی۔

پھر جب اس کی آنکھ کھلی تو خیمے میں اچھی خاصی روشنی پھیل چکی تھی۔ وہ تیزی سے اٹھ کر بیٹھ گئی۔

خیمے میں اس کے سوا اور کوئی آدمی موجود نہ

تھا۔

"اوہ ـــــ تو یہ سب مجھے چھوڑ کر چلے گئے"۔ ماریسلا نے سوچا اور اس کے چہرے پر بے اختیار خوف کے سائے سے رینگنے لگے۔

وہ اٹھ کر بھاگتی ہوئی خیمے سے باہر آئی اور پھر اس نے اطمینان کی طویل سانس لی۔ کیونکہ وہ سب لوگ خیمے کے باہر موجود تھے۔

وہ شاید شکار کر کے لائے تھے اور جولیا آگ جلا کر شکار کو بھوننے میں مصروف تھی۔ اور وہ سب ارد گرد کی چٹانوں پر بیٹھے جنگل کی آب و ہوا سے لطف لے رہے تھے۔ عمران جولیا کے ساتھ بیٹھا اسے اس طرح ہدایات دے رہا تھا۔ جیسے ماہر باورچی ہو۔

"آؤ۔ آؤ ـــــ تم بھی آجاؤ ـــــ میں نے سوچا کہ کہ بند ڈبوں کی خوراک کھاتے کھاتے شاید ہمارے ذہن بھی ڈبوں میں بند ہو چکے ہیں۔ اس لئے تازہ خوراک کھانی چاہیئے"۔ عمران نے مسکراتے ہوئے ماریسلا سے کہا۔

دن خاصا چڑھ آیا تھا اور ہر طرف روشنی پھیلی ہوئی تھی۔

"میں تو ساری رات یہی سوچتی رہی کہ جاگورا نے زیرو میٹل کہاں چھپائی ہو گی"۔

ماریسلا نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"اوہ ـــــ تو پھر خواب میں کوئی بزرگ ضرور آیا ہو گا۔

اور اس نے وہ جگہ بتادی ہوگی ——— ویری گڈ" عمران نے بڑے مسرت بھرے لہجے میں کہا اور مارسیلا بے اختیار کھلکھلا کر ہنس پڑی۔

" بزرگ تو نہیں آئے البتہ نیند ضرور آگئی۔" مارسیلا نے ہنستے ہوئے کہا۔

" اوہ ——— ایک تو یہ بزرگ بھی جانے اب چھٹی پر چلے گئے ہیں۔ پہلے زمانے کے لوگوں کو تو وہ روزانہ خواب میں آکر بتادیتے تھے "

عمران نے منہ بنا کر کہا۔ اور اس بار جولیا بھی مارسیلا کے ساتھ ہنس پڑی۔

اور پھر تھوڑی دیر بعد سب اکٹھے بیٹھ کر خوب جی بھر کر بھونا ہوا شکار کھانے میں مصروف ہو گئے

" میرا خیال ہے اب واپس چلا جائے۔" جولیا نے بوتل سے پانی کا گھونٹ لیتے ہوئے پوچھا۔

" کیوں ——— کیا تنویر یاد آرہا ہے ؟"

عمران نے چونک کر کہا اور سب عمران کی بات پر قہقہہ مار کر ہنس پڑے۔

" بکواس بند کرو " جولیا نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

" یا الٰہی تیرا شکر ہے۔ ایک رقیب کا کانٹا تو درمیان سے نکلا ——— آج تنویر بکواس ہو ہی گیا۔"

عمران نے منہ آسمان کی طرف کرتے ہوئے کہا، اور دوسرے

لمحے وہ یکلخت اچھل کر ایک طرف کو ہو گیا۔ ورنہ جولیا کی پھینکی ہوئی پانی کی بوتل اس کے سر پر لگتی۔

" تنویر کون ہے ؟"

مارسیلا نے بڑے تجسس بھرے لہجے میں جولیا سے مخاطب ہو کر پوچھا۔ اور عمران سمیت سب قہقہہ مار کر ہنس پڑے۔ جولیا بھی مارسیلا کے اس انداز سے پوچھنے پر خفیف سی ہو گئی۔

" میرے خیال میں ہمیں دوبارہ اس زیرو میٹل کی تلاش شروع کر دینی چاہیے "

کیپٹن شکیل نے سنجیدہ لہجے میں کہا۔

" کہاں تلاش کریں اسے ——— البتہ ایک بات ہے۔ ٹھیک ہے بس ایک ہستی اسے تلاش کر سکتی ہے "

عمران نے یکلخت سنجیدہ ہو کر کہا تو سب بے اختیار چونک پڑے۔

" کون ——— کس کی بات کر رہے ہو ؟"

جولیا نے پوچھا۔

" کرنل جاگوار کی بیوی ——— اوہ ——— میرا مطلب ہے بیوہ۔ کیونکہ بیویوں کو شوہروں کی خفیہ چیزیں تلاش کرنے کا بڑا ہنر آتا ہے "

عمران نے کہا اور سب ہی ہنس پڑے۔

" تو آپ اس کی بیوہ کو جا کر لے آئیں۔" صفدر نے کہا۔

"بیوی ہی بیوہ بنتی ہے ۔۔۔ اور جس کی بیوی نہ ہو۔"
عمران نے منہ لٹکاتے ہوئے کہا۔
"تو کرنل جاگورا نے شادی نہیں کی تھی؟"
جولیا نے اس طرح حیران ہو کر پوچھا جیسے اسے عمران کی بات پر یقین نہ آ رہا ہو۔
"ایک سیکرٹ سروس ہی کافی ہوتی ہے۔ دوسری سیکرٹ سروس کے چکر میں کون پھنسے۔"
عمران نے منہ بناتے ہوئے جواب دیا۔
"دوسری سیکرٹ سروس ۔۔۔؟"
جولیا نے چونک کر پوچھا۔
"بیوی بھی تو مکمل سیکرٹ سروس ہی ہوتی ہے۔"
عمران نے کہا اور اس بار جولیا ہنس دی۔
"سنو عمران ۔۔۔ اگر میں زیرو میٹل ڈھونڈ دوں تو کیا انعام دو گے؟"
اچانک مارسیلا نے سنجیدہ لہجے میں کہا۔
"جو تم مانگو گی۔"
عمران نے بڑے شاہانہ انداز میں جواب دیا۔
"وعدہ ۔۔۔؟" مارسیلا کا لہجہ واقعی بے حد سنجیدہ تھا۔
"بالکل وعدہ ۔۔۔!"
عمران نے اسی لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

"اب میں کھل کر بات کر رہی ہوں ۔۔۔ اگر میں زیرو میٹل تلاش کر دوں تو کیا تم مجھ سے شادی کرو گے۔"
مارسیلا کا لہجہ بے حد سنجیدہ تھا۔
"شادی ۔۔۔!" عمران نے بری طرح چونک کر کہا۔ اس کا انداز ایسا تھا جیسے اس کے تصور میں بھی نہ ہو کہ مارسیلا ایسی بات کرے گی۔
"ہاں شادی ۔۔۔ پہلے میں سمجھی تھی کہ جولیا تمہاری بیوی ہے ۔۔۔ پھر میں سمجھی کہ وہ تمہاری منگیتر ہے۔ اس لئے میں خاموش رہی ۔۔۔ لیکن اب مجھے معلوم ہو گیا ہے کہ جولیا تو شادی شدہ ہے۔ اس لئے میں نے یہ بات کی ہے۔"
مارسیلا نے کہا۔
"کیا بکواس کر رہی ہو ۔۔۔؟"
جولیا نے کاٹ کھانے والے لہجے میں کہا۔
"کیا مطلب ۔۔۔ کیا تنویر تمہارے شوہر کا نام نہیں؟"
مارسیلا نے حیران ہو کر کہا۔
اور اس بار عمران سمیت سب ممبرز کے حلق سے اس قدر زوردار قہقہے بلند ہوئے کہ پوری وادی گونج اٹھی۔
"ہوش میں رہ کر بات کیا کرو ۔۔۔ سمجھیں ۔۔۔ اور اگر آئندہ تم نے ایسا کوئی لفظ منہ سے نکالا تو گولی مار دوں گی۔"
جولیا نے غصے کی شدت سے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔
"اوہ سوری ۔۔۔ پھر میں اپنے الفاظ واپس لیتی ہوں۔"

لیکن جولیا تم اتنے عرصے سے عمران کے ساتھ ہو۔ آخر تم اس سے شادی کیوں نہیں کر لیتیں —— میں تمہارے حق میں دستبردار ہونے کو تیار ہوں"

مارسیلا نے بڑے پر خلوص لہجے میں کہا۔

"مجھے کیا ضرورت پڑی ہے اس احمق سے شادی کرنے کی"

جولیا نے پیر پٹختے ہوئے کہا۔

"میں کھڑا رہوں یا جاؤں"

عمران نے کہا اور وادی ایک بار پھر قہقہوں سے گونج اٹھی۔ عمران نے دراصل اس مشہور لطیفے کا حوالہ دیا تھا کہ دو عورتیں آپس میں لڑ رہی تھیں کہ ایک آدمی وہاں سے گزرا تو دونوں عورتیں لڑائی کی شدت میں اس آدمی کو ایک دوسری کا ہونے والا شوہر کہنے لگیں۔ وہ آدمی یہ باتیں سن کر رک گیا۔ جب عورتوں کا غصہ ٹھنڈا ہوا اور وہ اپنے اپنے گھروں کو واپس جانے لگیں تو اس آدمی نے بڑی معصومیت سے پوچھا کہ "میں کھڑا رہوں یا جاؤں"

لیکن مارسیلا اور جولیا دونوں نے شاید یہ لطیفہ نہ سنا تھا اس لئے وہ باقی ممبرز کو بری طرح ہنستا دیکھ کر انہیں حیرت سے دیکھنے لگیں۔

"عمران صاحب —— میرے خیال میں اب کافی تفریح ہو گئی ہے۔ اب ہمیں اپنے مشن کی طرف توجہ کرنی چاہیئے"

کیپٹن شکیل نے ایک بار پھر مداخلت کرتے ہوئے کہا۔

"یار شادی سے بڑا مشن کیا ہو سکتا ہے؟"

عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"تو پھر مجھے اجازت دیجئے۔"

کیپٹن شکیل نے برا سا منہ بناتے ہوئے کہا۔

"اجازت —— بالکل اجازت۔ ایک کی نہیں بلکہ چار کی اجازت ہے۔"

عمران نے کہا اور اس بار کیپٹن شکیل جیسا سنجیدہ آدمی بھی بے اختیار ہنس پڑا۔

"بات کو گھمانا آپ کے آگے ختم ہے"

کیپٹن شکیل نے ہنستے ہوئے کہا۔ اور مڑ کر خیمے کی طرف بڑھنے لگا۔

"یار اس میں اتنا ناراض ہونے کی کیا بات ہے۔ اچھا چلو بھائی اب تلاش شروع کریں —— اچھی بھلی بات بن رہی تھی کیپٹن شکیل نے راہ مار دی"

عمران نے طویل سانس لیتے ہوئے کہا۔ اور وہ خود بھی خیمے کی طرف مڑ گیا۔

باقی ساتھی بھی ہنستے ہوئے خیمے کی طرف چل پڑے کیونکہ اس وادی میں جانے کے لئے خیمے والی جگہ سے گزرنا ضروری تھا۔

اور ایک بار پھر وہ اس وادی میں پہنچ کر زیرو میٹل کی تلاش میں مصروف ہو گئے۔

عمران بڑے اطمینان سے ایک چٹان پر بیٹھا وادی کو صرف دیکھنے میں مصروف تھا۔

تھوڑی دیر بعد مارسیلا آہستہ آہستہ چلتی ہوئی اس کے قریب آئی اور عمران چونک کر اسے دیکھنے لگا۔

" آئی ایم سوری عمران —— جولیا تمہارے لئے انتہائی شدید جذبات رکھتی ہے۔ مجھے ایسی بات نہ کہنی چاہیئے تھی لیکن تم جولیا سے شادی کیوں نہیں کر لیتے۔ "

مارسیلا نے کہا۔

" ارے —— اسی لئے تو زیرو میٹل تلاش کر رہا ہوں۔ "

عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

" کیا مطلب —— زیرو میٹل کا شادی سے کیا تعلق ہے "

مارسیلا نے چونک کر کہا۔

" کمال ہے —— آجکل شادی بغیر دولت کے کیسے ہو سکتی ہے —— اور زیرو میٹل دنیا کی سب سے بڑی دولت ہے۔ میں اسے بیچ کر شادی کے اخراجات کی آس لگائے ہوئے تھا۔ لیکن وہ کم بخت ملنے میں ہی نہیں آ رہی۔ "

عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

" ٹھیک ہے —— اگر ایسی بات ہے تو میں اس دولت کو تلاش کر کے ہی دم لوں گی۔ اور اس کے بعد اگر تم نے جولیا سے شادی سے انکار کر دیا تو اپنے ہاتھوں سے تمہارا گلا گھونٹ دوں گی۔ " مارسیلا نے کہا اور تیز تیز قدم اٹھاتی

ایک طرف بڑھ گئی۔

" اس کے دماغ پر بجائے شادی کا کیا بھوت چڑھ گیا ہے "

چند لمحوں بعد جولیا نے عمران کے پاس آ کر منہ بناتے ہوئے کہا۔

" وہ تم سے شادی کرنے کی سفارش کرنے آئی تھی "

عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

" بکواس مت کرو —— میں دیکھ رہی ہوں کہ تم اس کے ساتھ بھی بلی چوہے والا کھیل کھیل رہے ہو —— وہ معصوم اور سیدھی سادی لڑکی ہے۔ اب اگر تم نے اس کی حوصلہ افزائی کی تو واقعی میں تمہیں شوٹ کر دوں گی "

جولیا نے غصیلے لہجے میں کہا۔ اور واپس پلٹ گئی۔

عمران بے اختیار ہنس پڑا۔ وہ جولیا کی نفسیات کو اچھی طرح سمجھتا تھا۔ اس لئے اسے معلوم تھا کہ جولیا صرف اپنا راستہ صاف رکھنے کے لئے ایسی بات کر رہی ہے۔

" میرے ہاتھ میں شادی کی لکیر ہی نہیں ہے مس جولیانا فنٹرواٹر —— اس لئے مجبوری ہے "

عمران نے بڑبڑاتے ہوئے کہا۔

اور پھر پتھر سے اٹھ کر وہ اس طرف کو بڑھ گیا جدھر صفدر اور کیپٹن شکیل باتیں کرنے کے ساتھ ساتھ پہاڑی چٹانوں کے پیچھے جھانکتے پھر رہے تھے۔

" میرے خیال میں اب زیرو میٹل ڈھونڈنے کے لئے کسی

نجومی کی خدمات حاصل کرنی پڑیں گی۔
عمران نے ان کے قریب پہنچ کر کہا۔
" میں خود حیران ہوں کہ آخر اس کرنل جاگورا نے اسے کہاں چھپایا ہے ——— ہو سکتا ہے ہم اسے غلط جگہ پر تلاش کر رہے ہوں "۔
صفدر نے جواب دیا۔
" نہیں ——— جگہ تو یہی ہے۔ اگر وہ کسی اور طرف جاتا تو پھر وہ عقبی طرف سے خیمے میں داخل نہ ہوتا "۔
عمران نے سر ہلاتے ہوئے کہا۔
" اب اگر زیرو میٹل نہ ملی تو پھر ہمارا سارا ورک تو بیکار چلا جائے گا "۔
کیپٹن شکیل نے کہا۔
" ظاہر ہے "۔ عمران نے بھی سنجیدہ لہجے میں کہا۔
" عمران صاحب ——— آپ کی ریڈی میڈ کھوپڑی کوئی کام نہیں دکھا رہی ——— کیا بات ہے؟ "
صفدر نے اچانک مسکراتے ہوئے کہا
" واقعی عمران صاحب ——— صفدر کی بات درست ہے میرا خیال ہے آپ اس کی تلاش میں کچھ سنجیدہ نہیں ہیں "۔
کیپٹن شکیل نے کہا اور عمران ہنس دیا۔
" تمہاری بات درست ہے کیپٹن شکیل "۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

" کیا مطلب ——— کیا آپ واقعی نہیں چاہتے کہ زیرو میٹل ہمیں حاصل ہو جائے۔ "
صفدر نے حیران ہو کر پوچھا۔
" دیکھو صفدر ——— زیرو میٹل ہمارے ملک پہنچی تو اس سے تباہ کن ہتھیار بنیں گے ——— اور تباہ کن ہتھیاروں سے لوگ مریں گے ——— اس لئے سچی بات یہ ہے کہ میں یہاں صرف اس لئے آیا تھا کہ یہ زیرو میٹل ایکریمیا کے پاس نہ پہنچنے دوں اور ایسا ہو گیا ہے ——— اس لئے میرا خیال ہے کہ یہ جہاں چھپی ہوئی ہے وہاں ہمیشہ چھپی ہی رہے "۔
عمران نے جواب دیا۔
اور وہ دونوں اس طرح حیرت سے عمران کو دیکھنے لگے جیسے وہ عمران کی شکل پہلی بار دیکھ رہے ہوں۔
" ایسا بھی تو ہو سکتا ہے کہ ہمارے جانے کے بعد ایکریمیا کو کرنل جاگورا کی موت کی اطلاع ملے اور اسے یہ بھی اطلاع ملے کہ ہم بھی زیرو میٹل تلاش نہیں کر سکے تو وہ اسے دوبارہ تلاش کرنے کی کوشش کرے اور جدید سائنسی آلات سے اسے تلاش کرنے میں کامیاب ہو جائے تب "۔
صفدر نے کہا۔
" ہاں ——— تمہاری بات بھی درست ہے ——— مجھے اس کا خیال نہیں آیا تھا۔ واقعی اسے یہاں سے نکال لینا چاہیئے پھر چاہے اسے کسی کھائی میں ہی پھینک دیا جائے۔ " عمران

نے سر ہلاتے ہوئے کہا۔ اس کے لہجے میں بے پناہ سنجیدگی طاری تھی۔

" لیکن وہ تو مل ہی نہیں رہی "

صفدر نے معنی خیز لہجے میں کہا۔

" مل نہیں رہی ——— کمال ہے ——— کیسے نہیں مل رہی ——— میں دیکھتا ہوں، کیسے نہیں ملتی "

عمران نے کہا اور واپس مڑ گیا۔

" اب مل جائے گی ——— بلکہ مل کیا جائے گی اچھل کر خود بخود باہر آجائے گی "

صفدر نے مسکراتے ہوئے کیپٹن شکیل سے کہا۔

اور کیپٹن شکیل نے بھی اس طرح سر ہلا دیا جیسے اسے صفدر کی بات پر سو فیصد یقین ہو۔

عمران تیز تیز قدم اٹھاتا واپس اس پگڈنڈی کی طرف چلا جا رہا تھا جو اوپر تنگ ٹریک کی طرف جاتی تھی۔

اسے اس طرح جاتا دیکھ کر ٹائیگر، جوزف، جوانا جولیا اور مارسیلا بھی رک کر حیرت سے اسے دیکھنے لگے۔

" کیا ہوا ——— یہ عمران اس طرح واپس کیوں جا رہا ہے "

جولیا نے حیران ہو کر صفدر اور کیپٹن شکیل سے پوچھا جو اس دوران ان کے پاس پہنچ چکے تھے۔

اور پھر صفدر نے مسکراتے ہوئے ساری بات جولیا کو

بتا دی۔

" اوہ ——— واقعی ——— مجھے اب خیال آ رہا ہے کہ عمران اس کی تلاش میں زیادہ سنجیدہ نہ تھا "

جولیا نے طویل سانس لیتے ہوئے کہا۔

" تو کیا اب وہ اسے ڈھونڈ لائے گا "

مارسیلا نے حیران ہو کر پوچھا۔

" بالکل ——— عمران کا ذہن شیطان کا کارخانہ ہے "

جولیا نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

اس دوران عمران پگڈنڈی پر چڑھ کر تنگ ٹریک میں غائب ہو چکا تھا۔

" وہ تو شاید واپس چلا گیا ہے "

مارسیلا نے کہا۔

" نہیں ——— واپس نہیں جا سکتا۔ میرا خیال ہے کہ وہ شاید خیمے میں گیا ہے۔ اس نے وہاں لازماً کوئی ایسی چیز دیکھ لی ہوگی جس سے اس زیرو میٹل کا سراغ لگ سکتا ہوگا لیکن اس نے جان بوجھ کر اسے استعمال نہیں کیا۔

جولیا نے کہا۔

اور دوسرے لمحے وہ سب چونک پڑے۔

کیونکہ عمران دوڑتا ہوا اس تنگ ٹریک سے نمودار ہوا اور خرگوش کی سی تیزی سے اس پگڈنڈی سے اترتا ہوا وادی میں پہنچا ——— ایک لمحہ وہاں رک کر اس نے دائیں بائیں اور

سامنے دیکھا اور پھر دائیں طرف کو بھاگنے لگا۔
بھاگتا بھاگتا وہ ایک چٹان کے پاس آ کر رک گیا۔

جولیا اور دوسرے ساتھی اسے اس طرح دیکھ رہے تھے جیسے وہ کسی ڈرامے کے تماشش بین ہوں۔ اور ڈرامے میں کام کرنے والے کردار کو دیکھ رہے ہوں۔

اور عمران نے ایک بڑی سی چٹان پر ہاتھ رکھے اور پھر پوری قوت سے اسے دوسری طرف دھکیلنے میں مصروف ہو گیا۔

چند لمحے زور لگانے کے بعد واقعی چٹان اپنی جگہ سے کھسک گئی۔ اور لڑھکتی ہوئی ایک دھماکے سے آگے ایک بڑی چٹان سے ٹکرا کر گر پڑی۔

اور ان سب کی آنکھیں حیرت سے پھیلتی چلی گئیں کیونکہ جس جگہ وہ چٹان موجود تھی اس کے پیچھے ایک غار کا تنگ سا دہانہ صاف نظر آ رہا تھا۔

عمران غار کے اندر داخل ہو گیا اور پھر چند لمحوں بعد جب وہ باہر آیا تو اس کے ہاتھ میں سرخ رنگ کا ایک بیگ نظر آ رہا تھا۔ جس میں بند مبنڈائل نما کوئی چیز صاف دکھائی دے رہی تھی۔

اور پھر وہ سب بے اختیار چیختے چلاتے اور شور مچاتے اس کی طرف بھاگ پڑے۔

"تم نے اسے کیسے ڈھونڈ نکالا۔ اس چٹان کو تو میں نے

کئی بار چیک کیا تھا لیکن مجھے تو وہاں کوئی ایسی تبدیلی محسوس نہ ہوئی تھی جس سے یہاں غار ہونے کا شبہ ہوتا۔

مارسیلا نے حیرت بھرے انداز میں کہا۔

"صفدر نے میری ریڈی میڈ کھوپڑی کو چیلنج کر دیا تھا۔ اس لئے کھوپڑی کی بیٹریاں غیرت کے مارے حرکت میں آ گئیں۔

عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"ویسے عمران صاحب آپ کو کیسے شک پڑا کہ اس چٹان کے پیچھے غار ہے —— اور پھر آپ پگڈنڈی سے اتر کر سیدھے اس چٹان کی طرف ہی آئے۔ آپ کسی اور طرف بھی جا سکتے تھے —— کیا آپ نے کرنل جاگورا کو یہ بیگ یہاں رکھتے ہوئے تو نہیں دیکھ لیا تھا اور پھر ہمارے خیال کے مطابق کل سے آپ واقعی اس کی تلاش میں سیریس نہیں تھے۔"

صفدر نے کہا۔

"ارے نہیں —— میں نے کرنل جاگورا کو یہ بیگ چھپاتے ہوئے نہیں دیکھا تھا —— بلکہ بڑی آسان سی بات تھی۔ مجھے حیرت ہے کہ تمہیں پہلے اس کا خیال کیوں نہیں آیا —— ظاہر ہے کرنل جاگورا جلدی میں ہو گا۔ اس لئے پگڈنڈی سے اترتے ہی اس نے ایک نظر پوری وادی کا جائزہ لیا ہو گا —— اور پھر اس نے بیگ کو ایسی

جگہ چھپانے کا فیصلہ کیا جہاں اسے پہلی نظر میں تلاش نہ
کیا جا سکے اور یہ چیز کسی غار میں ہی چھپائی جا سکتی تھی
غاریں ہم پہلے ہی چیک کر چکے تھے چنانچہ منطقی نتیجہ
یہی نکلتا ہے کہ کسی غار کا دہانہ مصنوعی طور پر بند کر دیا گیا
ہو گا۔

ان سب باتوں کو ذہن میں رکھتے ہوئے میں جب
پگڈنڈی سے نیچے اتر رہا تھا تو میں نے نیچے اترتے ہوئے
ایک نظر ہر طرف ڈالی۔ بائیں طرف کی غاروں کا
اس پگڈنڈی سے فاصلہ کافی زیادہ ہے۔ اور کوئی بھی آدمی
جلدی میں زیادہ فاصلے کی طرف نہیں دوڑتا۔ سامنے والی غاروں
کا فاصلہ بھی بہت زیادہ ہے۔ اس لئے اب ایک ہی سمت
رہ گئی تھی یعنی دائیں طرف۔

وہ جگہ اس پگڈنڈی سے کافی نزدیک ہے چنانچہ میں
اس طرف کو دوڑ پڑا۔

اب چونکہ ہو سکتا ہے کرنل جاگورا کو بہت جلدی ہو۔ اس
لئے ظاہر ہے وہ اوپر جانے کے لئے ان سیدھی اور دشوار
گزار چٹانوں پر نہیں چڑھ سکتا تھا اور اس کے قد کے مطابق
اس پوری دیوار میں کوئی غار سرے سے موجود ہی نہیں ہے
اور آخری بات یہ کہ جب میں کرنل کے انداز میں دوڑتا
ہوا اس چٹان کے پاس پہنچا تو ایک چیز پر میری نظر
پڑ گئی ——— اس چٹان سے ذرا اوپر والی جگہ پر ایسے

نشانات موجود ہیں جن سے ظاہر ہوتا ہے کہ یہاں کسی زمانے
میں کوئی چٹان رہی ہو گی۔ اور حال ہی میں یہاں سے اٹھائی
گئی ہو۔ ایسے نشانات ماہر آثار قدیمہ کا اصل سبجیکٹ ہوتے ہیں
لیکن پتہ نہیں مارسیلا کی نظریں ان نشانات پر کیوں نظر نہیں
پڑ سکی حالانکہ یہ بھی آثار قدیمہ کی ماہر ہے۔

بہرحال ان نشانات کو دیکھ کر میں نے اس چٹان کو دیکھا
تو اس کے ارد گرد بھی ویسے ہی نشانات نظر آگئے۔ اس سے
میں نے یہی اندازہ لگایا کہ یہ چٹان اپنی اصل جگہ سے لڑھکائی
گئی ہے اور وہ لڑھک کر یہاں آکھڑی ہوئی ہے اور ساتھ
والی باہر نکلی ہوئی چٹان کے ساتھ رک گئی ہے۔ کیونکہ اس کے
لڑھکنے کی وجہ سے اس چٹان کا نچلا حصہ اوپر آگیا تھا۔

چنانچہ میں نے اس چٹان پر زور آزمائی شروع کر دی اور
نتیجہ آپ کے سامنے ہے۔"

عمران نے مسکراتے ہوئے اس طرح تفصیل بتائی جیسے کوئی
شعبدہ باز اپنے شاگردوں کو اپنے شعبدے کی اصل تفصیلات بتاتا
ہے۔

جولیا نے اس دوران اس سے بیگ لے کر اسے کھولا
اور اس میں سے وہ میزائل نکال لیا۔

"اوہ ——— یہ نشانات میں نے دیکھے تھے لیکن اس
آئیڈیئے کی طرف میری توجہ ہی نہیں گئی تھی" مارسیلا نے
شرمندہ سے لہجے میں کہا۔

"میں تو کل سے پیٹ رہا تھا کہ اسے کوئی ماہر آثار قدیمہ ہی تلاش کر سکتا ہے۔ لیکن آخر کار مجھے ہی ماہر بننا پڑا۔" عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"یہی کام تم کل نہ کر سکتے تھے۔ خواہ مخواہ ہمیں تھکاتے رہے ہو۔" جولیا نے بُرا سا منہ بنا کر کہا اور میزائل کو دوبارہ بیگ میں ڈال کر اسے اپنے کاندھے پر لادنے لگی۔

"ارے ۔۔۔ ارے۔ کیوں وزن اٹھا رہی ہو۔ ادھر مجھے دو۔ تمہاری نازک سی کمر میں بل آ گیا تو ۔۔۔۔" عمران نے ہاتھ بڑھا کر بیگ اس سے مانگتے ہوئے کہا۔

"مجھے صفدر نے بتا دیا ہے۔ تم اسے ضائع کرنا چاہتے ہو لیکن ایسا نہیں ہو سکتا۔ یہ پاکیشیا جائے گی اور اس سے پاکیشیا کی فوجی طاقت میں اضافہ ہوگا۔" جولیا نے انتہائی سرد لہجے میں کہا۔

"مگر میں فیصلہ کر چکا ہوں کہ اسے ضائع ہو جانا چاہیئے۔" عمران کا لہجہ بھی یکلخت سرد پڑ گیا تھا۔

"تمہارے فیصلے کی کیا اہمیت ہے۔ میں سیکرٹ سروس کی سیکنڈ چیف ہوں۔ سمجھے ۔۔۔ اور اب یہ زیرو میٹل پاکیشیا سیکرٹ سروس کے قبضے میں ہے۔ اگر تم نے اب اسے چھیننے کی کوشش کی تو میں تمہیں گولی مار دینے کا حکم بھی دے سکتی ہوں۔" جولیا نے کاٹ کھانے والے لہجے میں کہا۔ اس کا لہجہ اس طرح بدل گیا تھا کہ وہ پہلے والی جولیا نظر ہی نہ آ رہی تھی۔

مارسیلا حیرت سے آنکھیں پھاڑے جولیا کو اس طرح دیکھ رہی تھی جیسے وہ کوئی عجوبہ ہو۔

"تم ۔۔۔ تم ۔۔۔ سیکرٹ سروس کی سیکنڈ چیف ہو کیا مطلب ۔۔۔ کیا یہ عمران تمہارا ماتحت ہے۔" مارسیلا نے حیرت سے آنکھیں پھاڑتے ہوئے کہا۔

"ماتحت ۔۔۔ ہونہہ ۔۔۔ یہ تو سیکرٹ سروس کا ممبر بھی نہیں ہے۔ کرایہ پر کام کرتا ہے۔" جولیا نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"یہاں تمہاری سیکرٹ سروس سے زیادہ میرے پرائیویٹ ساتھی موجود ہیں مس جولیا۔ اس لئے بہتری اسی میں ہے کہ یہ میزائل مجھے دے دو۔ میں بیحد سنجیدہ ہوں۔" عمران نے ہونٹ کاٹتے ہوئے کہا۔ اس کے چہرے پر واقعی بے پناہ سنجیدگی طاری تھی۔

"تم پاکیشیا سیکرٹ سروس کو چیلنج کر رہے ہو۔" جولیا نے شعلہ بار نظروں سے عمران کو دیکھتے ہوئے کہا۔

"بالکل کر رہا ہوں ۔۔۔ تم میں ہمت ہے تو یہ چیلنج قبول کر لو۔" عمران بھی شاید ضد پہ اتر آیا تھا۔

"عمران صاحب پلیز اس طرح جھگڑنے کی کیا ضرورت ہے۔ چیف باس آپ کی بات نہیں ٹال سکتا۔ آپ چیف باس سے کہہ کر اپنی بات منوا لیں۔" صفدر نے بیچ بچاؤ کراتے ہوئے کہا۔

"اور اگر جولیا نے چیف باس کی بات بھی نہ مانی تو۔"
عمران نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

"میں اس کی ماتحت ہوں۔ میں اس کی بات کیسے نہیں مانوں گی۔" جولیا نے فوراً جواب دیا۔

"سوچ لو ——— ایسا نہ ہو کہ پھر انکار کر دو۔ میں اس سے منوا لوں گا۔ بس وہ ذرا کنجوس آدمی ہے۔ اس لئے چھوہاروں کا بندوبست مجھے خود ہی کرنا پڑے گا۔" عمران نے کہا اور اس کی آخری بات سنتے ہی سب کے تنے ہوئے چہرے یکلخت کھل اٹھے۔ البتہ مارسیلا انہیں اس طرح مسکراتے دیکھ کر حیران ہو رہی تھی۔

"تم پھر بکواس پر اتر آئے ہو۔" جولیا نے بھی دھیرے سے مسکراتے ہوئے کہا۔ اور واپس چل پڑی۔

"کیا ہوا ——— کیا بات ہوئی۔" مارسیلا نے حیرت بھرے انداز میں عمران سے مخاطب ہو کر پوچھا۔

"بات تو ہو گئی ہے۔ لیکن یہ عین موقع پر مکر جاتی ہے۔ اب دیکھو شاید ......" عمران نے اس طرح شرماتے ہوئے کہا جیسے کوئی کنواری لڑکی اپنی شادی کی بات پر شرما رہی ہو۔

"اوہ ——— اوہ ——— تمہارا مطلب ہے جولیا شادی پر مان گئی ہے ——— مگر ......"
مارسیلا نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"ارے ——— ارے ——— اس مگر کو درمیان میں

نہ لے آؤ ——— اس مگر نے تو مجھے اب تک کنوارہ رکھا ہے ———!"
عمران نے کہا اور سب لوگوں کا زوردار قہقہہ وادی میں گونج اٹھا۔

ختم شد